

## بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ ۱۸ اکتوبر ۲۰۰۷ء بمقابلہ ۳ رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ بروز مواری وقت صبح گیارہ بجکر میں منٹ پر زیر صدارت جناب اسپیکر الحاج جمال شاہ کا کڑ بلوچستان صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔  
جناب اسپیکر: السلام علیکم! کارروائی کا آغاز باقاعدہ تلاوت قرآن پاک سے کیا جاتا ہے۔  
 تلاوت قرآن پاک و ترجمہ۔

از

مولوی عبدالستین آخوندزادہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

يَبْنَىٰ أَدَمُ خُدُّوْزِيْتُكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَ كُلُوْا وَ اشْرَبُوْا وَ لَا تُسْرِفُوْا حِلْمَه  
 لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ ۝ صَدَقَ اللَّهُ الْعَظِيْمُ ط

(سورہ الاعراف آیت نمبر ۳۱)

ترجمہ: اے بنی آدم! ہر عبادت کے موقع پر اپنی زینت اور لباس سے آراستہ رہو، اور خوب کھاؤ اور پیو لیکن حد سے آگے مت نکلو، بے شک اللہ حد سے آگے نکل جانے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

جناب اسپیکر: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ (وقفہ سوالات) کچکوں علی صاحب اپنا سوال نمبر دریافت کریں۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل: point of order: جناب اسپیکر صاحب! مشترکہ تحریک التواء نمبر ۱۳۸ جو نقطہ سال کے حوالے سے جو بہت اہم نوعیت کی عامل تھی پھر مولانا واسع صاحب سینئر منستر نے یہی فرمایا تھا کہ یہ دو تحریک التواء ہے ایک جنگلات کے حوالے سے ہے ضلع موسیٰ خیل اور دوسرا خشک سالی کے حوالے سے یہ دونوں ایک ہی نوعیت کے ہیں لہذا ۱۳۸ کو ٹیبل ہونا چاہیے جناب اسپیکر صاحب! میرے اندازے کے مطابق اور آج یہ بحث کے لیے ٹیبل نہیں ہوا ہے۔

جناب اسپیکر: مولانا واسع صاحب نے رو لگ دی تھی۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل: رو لگ نہیں دی تھی کی نشاندہ ہی کی تھی کہ ایک ہی نوعیت کے ہے۔ دونوں کو کیجا کر کے اس پر بحث کی جائے۔

جناب اپیکر: سردار صاحب یہ ٹیبل ہوا ہے۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل: جناب اپیکر صاحب! بہت مہربانی دوسری گزارش یہ ہے یہ جو ٹیبل ہوتے ہیں ہمارے یہ کاغذات تحریک التواء ہو۔ قرارداد ہوا جلاس شروع ہونے سے امنٹ پہلے ہمیں دیا جاتا ہے پھر ان کی برمار ہوتی ہے زیادہ ہوتے ہیں ان کو پابند کیا جائے جناب اپیکر صاحب! آپ کے نوٹس میں ایک بات اور لانا چاہتا ہوں یہ رخصت کی درخواستیں جو پڑھی جاتی ہیں اس بدلی میں یہ قانونی طور پر اسکونہیں پڑھا جاتا ہے میرے اندازے کے مطابق قواعد و انصباط کے مطابق جو بندہ جو منظر جو ایم پی اے غیر حاضر ہوتا ہے ان کی وجہ بیان کی جاتی ہے کہ فلاں بیمار ہے یا ملک سے باہر ہے یا عمرے پگیا ہوا ہے یا امریکہ چلا گیا ہے لیکن اس کی کوئی وضاحت نہیں ہوتی ہے سب کو بکجاوے کر کے پڑھا جاتا جو قانون violation ہوتی ہے۔

جناب اپیکر: او کے جی (وقفہ سوالات) کچکول صاحب اپنا سوال نمبر دریافت کریں۔

☆ ۵۹۹ کچکول علی ایڈ ووکیٹ: (مورخہ ۲۱ اگست اور ۶ راکتوبر ۲۰۰۷ء کے اجلاس میں موخر شدہ)

کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ،

محکمہ مواصلات میں سب انجینئر زکی کل کس قدر اسامیاں موجود ہیں اور ان اسامیوں پر کل کتنے سب انجینئر ز خدمات سرانجام دے رہے ہیں ان کی تاریخ تعیناتی اور مدت ملازمت کی ضلع وار تفصیل دی جائے؟

آن فیصل داؤد (وزیر مواصلات و تعمیرات): جواب ضخیم ہے لہذا اس بدلی لاہوری میں ملاحظہ فرمائیں۔

جناب اپیکر: سوال نمبر ۵۹۹ نشر کون ہے؟

حافظ محمد اللہ (وزیر صحت): سر! منستر صاحب کی مشکل تو آپ کو معلوم ہے اگر اس مشکل کو شرعی جواز اور قانونی ضابطہ کے مطابق، میرے خیال میں کچکول صاحب کو بھی یہ مانا پڑے گا کہ ان کی ایک مجبوری ہے وہ اس مجبوری کی بنیاد پر حاضر ہو سکے۔

عبدالجید خان اچنی: point of order جناب اپیکر! یہ پچھلے سیشن میں بھی ایسا ہوا تھا کہ ہمارے وزیر موصوف صاحب آخر تک وہ نہیں آئے اور وہ آئیں گے بھی نہیں یہ اس بدلی اگر ۳ سال اور بھی چلی تو وہ

نہیں آئیں گے تو ایک ہماری request ہے جتنے بھی ہمارے question مواصلات کے ہیں آئندہ آنے والے سیشن میں جس ممبر کے ہیں سب کو ٹیبل کیا جائے۔

شفیق احمد خان: point of order: جناب والا! سیکرٹری گولہ صاحب کی طرف سے ۲۸ ستمبر ۲۰۰۴ء کو سی اینڈ ڈبلیوڈیپارٹمنٹ سے ایک نوٹیفیکیشن جاری ہوا ہے کہ سرپلس اسٹاف کوفارغ کر دیا جائے تقریباً ۲۸ سو آدمی بنتے ہیں جس میں چوکیدار، نائب قاصد اور سونپرزر ایسے لوگ ہیں جناب اسپیکر! یہ لست میرے پاس ہے میں آپ کو پیش کرتا ہوں اگر اس طریقے سے نوکریوں سے فارغ کریں گے تو بہت بڑے مسائل ہمارے لیے پیدا ہونگے ہم سمجھتے ہیں جب سے ہم اسیلی میں آئے ہیں ہم نے تو کسی کو روزگار پہ لگایا نہیں اگر ہم نکالیں گے تو ہمارے لیے بڑا problem ہو گا ہم یہ چاہتے ہیں کہ اسکو آپ اسپیشلی اجازت دیں جو اگلہ اجلاس ہے اس میں اس کو روکا بھی جائے اور اس وقت تک یہ لست بھی آپ کو کریں کہ وجہ کیا ہے جبکہ فائلس ڈیپارٹمنٹ نے ان کی approval دی ہوئی ہے یہ کام کر رہے ہیں۔ already

جناب اسپیکر: یہ سوال موجود ہے ادھر؟

شفیق احمد خان: اسپیکر صاحب میں point of order پہ کھڑا ہوں۔

جناب اسپیکر: نوٹیفیکیشن جاری ہوا ہے اس میں کیا ہے؟

کچوں علی ایڈوکیٹ (قائد حزب اختلاف): سر! اگر اجازت ہو تو میں پڑھوں۔

جناب اسپیکر: جی اجازت ہے۔

کچوں علی ایڈوکیٹ (قائد حزب اختلاف): In section of the previous order (قائد حزب اختلاف) issued from time to time the break up of the sanctions posts contained in the finance department budget book volume No-3 2004 -2005 for the post of C & W department to the set up appended below.

جناب اسپیکر: ٹوٹل کتنے ہیں؟

کچوں علی ائمہ و کیٹ (قاائد حزب اختلاف): جناب! اگر یہ ساری پوسٹوں کو آپ جمع کریں تو یہ تقریباً ۸۱۵ ہو گے۔

جناب اسپیکر: یہ صحافی حضرات کہاں جا رہے ہیں؟

کچوں علی ائمہ و کیٹ (قاائد حزب اختلاف): ہم لوگ اچھا دے دیں گے آپ لوگ بیٹھ جائیں تو جناب والا! تو یہ تقریباً ۲۸۵۶ پوسٹ ہے۔ آپ گورنمنٹ والوں کے کہیں کہ اخبار والوں کو جا کر لائے۔  
کچوں علی ائمہ و کیٹ (قاائد حزب اختلاف): سر! اگر یہ مسئلہ ہے پھر ہم لوگ جا کر C & W ڈیپارٹمنٹ کے سیکرٹری سے یہ کہہ دیں گے کہ یہ کس طرح ہوا ہے البتہ یہ گورنمنٹ کی طرف سے بھی ہو یہ رابط کریں کہ اگر ان لوگوں کو نکال دیں تو میں کہتا ہوں کہ یہ ایک بڑی نا انصافی ہے۔

میر عبدالرحمٰن جمالی (وزیر ایس ائینڈ جی اے ڈی): جناب اسپیکر! اگر اجازت ہو کیونکہ منشیر صاحب تو یہاں نہیں ہیں تو سیکرٹری صاحب نے یہ لکھا ہے کہ یہ لوگ نکالے نہیں گئے ہیں بلکہ redistribute کیا گیا ہے اسکا مطلب different section ہو گئے ان میں کیا گیا ہے۔

شفیق احمد خان: اگر ایسی بات ہے تو اعتراض والی کوئی بات نہیں ہے۔

میر عبدالرحمٰن جمالی (وزیر ایس ائینڈ جی اے ڈی): اگر ایسی بات ہے تو ہم ان کو کہیں گے دیکھ لیں گے۔

جناب اسپیکر: اب سوالات۔ وزیر صاحب بھی تو نہیں ہیں۔

کچوں علی ائمہ و کیٹ (قاائد حزب اختلاف): جناب! آج جو تینوں منشیروں کے سوالات ہیں وہ موجود نہیں ہیں اور آپ جناب والا نے انہیں بار بار تاکید کی ہے رونگ بھی دی ہے ہم کہتے کہ جناب والا! حکومت کو پابند کیا جائے۔

جناب اسپیکر: کون کون ہیں؟

کچوں علی ائمہ و کیٹ (قاائد حزب اختلاف): ایک جناب! ایکری کلچر ہے دوسرا داخلہ ہے۔

میر عبدالرحمٰن جمالی (وزیر ایس ائینڈ جی اے ڈی): کچھ وزرا کی ایکشن کمیشن کی وجہ سے suspend ہے۔ ایک تو ہے آغا فیصل۔

کچوں علی ائمہ و کیٹ (قاائد حزب اختلاف): جناب! یہ ان میں سے نہیں ہیں۔ آغا فیصل تو اس کے

علاوہ بھی نہیں ہوتے ہیں۔ اور دوسرے دونوں suspend نہیں ہیں۔

جناب اسپیکر: ایک مولانا فیض اللہ صاحب ہیں۔ فیصل صاحب اور تیسرا کون ہے؟

سردار محمد عظم موسیٰ خیل: جناب والا! ایک تو ہوم منستر ہیں ایک تو آغا صاحب ہیں یہ تو کچڑائی نہیں دیتے ہیں یہ بی اینڈ آر کا ملکہ بڑے گڑ بڑا کا ملکہ ہے۔

جناب اسپیکر: سوال نمبر ۲۳۲، ۲۵۳، ۲۷۲، ۲۵۲، ۲۴۲، ۲۰۶، ۱۹۵۵ اور ۱۹۵۵ اگلے اجلاس کے لئے موخر کئے جاتے ہیں۔

جناب اسپیکر: او کے وقفہ سوالات ختم۔ اگر رخصت کی درخواست ہو تو سیکرٹری صاحب پڑھیں۔

رخصت کی درخواستیں۔

محمد خان مینگل (سیکرٹری اسمبلی): میر بختیار خان ڈوکی وزیر جنگلات اپنے حلقے کے دورے پر ہیں آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست دی ہے۔

جناب اسپیکر: سوال یہ ہے کہ رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟ (رخصت نامنظور کی گئی)

سیکرٹری اسمبلی: میر عبدالغفور ہبھی اپنے حلقے کے دورے پر گئے ہیں وزیر موصوف نے آج کے اجلاس سے رخصت کی درخواست دی ہے۔

جناب اسپیکر: سوال یہ ہے کہ رخصت کی درخواست منظور کی جائے؟ (رخصت نامنظور کی گئی)

میر عبدالرحمن جمالی (وزیر ایں اینڈ جی اے ڈی): گزارش کروں گا کہ ان منستر کو اتنا احساس ہونا چاہئے کہ آج اسمبلی کا آخری دن ہے اور میں آپ سے درخواست کروں گا کہ ان کی درخواست بالکل نہیں ماننی چاہئے۔ باقی آپ کی مرضی۔

جناب اسپیکر: (رخصت نامنظور ہوئی)

ابھی حکومت کی طرف سے کہہ دیا گیا ہے۔ اب کیا ووٹنگ کریں۔

محمد اسلم بھوتانی (ڈی اسپیکر): جناب اسپیکر صاحب! یہ ایک بہت غلط روایت پڑ جائے گی آپ مہربانی کر کے اس کو review کریں۔ کیونکہ اکثر وزراء اور ممبر صاحبان سرکاری کام کے سلسلے میں باہر جاتے

رہتے ہیں۔

جناب اسپیکر: جو رخصت کے حق میں ہیں وہ ہاتھ اٹھائیں۔

جونا منظوری کے حق میں ہیں وہ ہاتھ اٹھائیں۔ (رخصت نام منظور ہوئی)

آج چونکہ اجلاس کا آخری دن ہے اور گیارہ تحریک التوا ہے بحث کے لئے بھی منظور نہیں ہو سکتی اس کے لئے کیا طریقہ کار اختیار کیا جائے۔ اب اس پر میں ہاؤس سے رائے لوں گا جمالی صاحب آپ سنیں۔ صرف محرك پیش کرے اور admissibility پر بات کرنے نمٹا تے رہیں گے۔ اور کوئی طریقہ تو نہیں ہے۔

میر عبدالرحمٰن جمالی (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی): اس کے لئے میں آپ سے روئیسٹ کروں گا چونکہ تین تین چار چار محرکین ہیں تو آپ مہربانی کریں۔ کئی تحریک التوا پر کئی ممبران نے نام دیئے ہیں اگر آپ نے ٹائم کی بچت کرنی ہے تو ایک تحریک التوا پر ایک محرك کو وقت دیں وہ admissibility پر بات کرے پھر آگے دیکھتے ہیں کہ آیا وہ ایڈ میزبل ہے یا نہیں ہے۔ کیونکہ اگر ایک تحریک یا التوا پر چار محرکین ہیں چاروں تقریر کریں گے تو یہ بہت دیر ہو جائے گی۔

جناب اسپیکر: میں یہ روئیسٹ کر رہا ہوں آپ اندر سٹینڈنگ کے تحت صرف ایک ایک بات کریں۔ ریکارڈ پر بات آئے گی اور اس کو نمٹائیں گے اور آج گیارہ تحریک التوا ہیں۔ اور آج سب کو فائیں کریں گے۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل: جناب اسپیکر! آج ایوان آپ کا مہمان ہے آپ نے اس کو مدعو کیا ہے آج مغرب تک اس اسمبلی کو چلاتے ہیں۔

میر عبدالرحمٰن جمالی (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی): یہ ان کی بات ہے آپ چلا گئیں دیکھیں کتنی ایڈ مت ہوتی ہے اور کتنی نہیں ہوتی ہے۔

جان محمد بلیدی: جناب اسپیکر صاحب! ایک بہت ہی اہم مسئلہ ہے چونکہ آج اسمبلی کا آخری دن ہے۔ اور ایک اہم اشوٹھا اور میں سمجھتا ہوں کہ اس کو نمٹانا انتہائی ضروری ہے اس لئے اس حوالے سے میں چند گزارشات آپ کے سامنے پیش کروں گا وہ یہ کہ آپ سب کو پتہ ہے جب ہمارے پچے تعلیم حاصل کرتے ہیں ایف ایس سی کا امتحان دیتے ہیں تو وہ مختلف یونیورسٹیوں اور مختلف انجینئرنگ کالجوں میں

جاتے ہیں تو اس سلسلے میں چونکہ فیڈرل گورنمنٹ کی طرف سے اور انجینئرنگ کو نسل کی طرف سے یہ پالیسی ہے پورے پاکستان کے حوالے سے کہ جب تک وہ بچہ پچاس فیصد نمبر حاصل نہ کرے ۔۔۔۔۔ جناب اسپیکر: بھوتانی صاحب! پریس والوں کو واپس لا لائیں۔

جان محمد بلیدی: فیڈرل گورنمنٹ کی طرف سے پالیسی ہے کہ جو بچے پچاس فیصد نمبر حاصل نہیں کرتے ہیں اور اب تو جو آئی ٹی کے داخلہ ٹیکسٹ ہوتے ہیں اس میں نہیں بیٹھ سکتے ہیں اور اس پالیسی کے حوالے سے جو اس وقت صورتحال ہے اور گز شستہ سال آپ نے دیکھا جو خاص طور پر تربت کے دولڑ کے اس اہل ہوئے انہوں نے اس کے لئے apply کیا انظری ٹیکسٹ دیا اور داخلہ لیا باقی تمام سیٹیں ہماری خالی گئیں اور یہی صورتحال ابھی بولان میذ یکل کا لج کی بن رہی ہے جس میں کوئی نہ کے علاوہ جو ہمارے دیکھی ایریاز ہیں وہاں چونکہ تعلیمی سہولیات نہیں ہیں لیکچر انہیں ہیں لیبارٹری نہیں ہے تو وہاں ہمارے اسٹوڈنٹس اس قابل نہیں ہوتے ہیں کہ وہ پچاس فیصد نمبر لے آئیں اور انظری ٹیکسٹ کے لئے بیٹھیں۔ تو میں سمجھتا ہوں یہ انتہائی اشوب ہے اور ٹیکسٹ ہور ہے ہیں اور ہمارے بچے متاثر ہور ہے ہیں ابھی میں آپ کو بتاؤں کہ لا ہور میں ہماری بیس انجینئرنگ کی سیٹیں ہیں پہچلنے سال صرف دولڑ کے گئے۔ یعنی اٹھارہ کی اٹھارہ سیٹیں خالی گئیں۔ اور یہ صورتحال این ای ڈی کی ہے اس میں صرف چھٹا کے گئے ہیں باقی مہران یونیورسٹی جو کہ رہ گئے ہیں۔ خضدار میں جو ستر سیٹیں ہیں اس میں بیشتر رہ گئی ہیں ابھی یہ جو صورتحال ہے جو پنجاب سرحد سندرھ میں ہے۔

میر عبدالرحمن جمالی (وزیر ایں اینڈ جی اے ڈی): پیٹھک ہے صرف the point to the point بات کر لیں۔

جان محمد بلیدی: جناب! میں انتہائی مختصر بولوں گا۔ آپ کی attention چاہئے۔ جناب اسپیکر! جس طرح منسٹر ایس اینڈ جی اے ڈی نے انتہائی مختصر الفاظ میں اور صاف طور پر ----

جناب اپسیکر: یہ کیا ہورہا ہے یہ کیوں ٹیبل نہیں ہے کیا پریشانی ہے آپ لوگوں کو۔ خدا کے بندوں اگر ہم کچھ کر لے تو پھر آپ لوگوں کی چیخ آسمان تک جائے گی۔ جی حان محمد صاحب آپ یولیں۔

جان محمد بلیدی: تو جناب اسپیکر! جس طرح وزیر موصوف نے بات کی اور ایجوکیشن منسٹر صاحب بھی بیٹھے ہوئے ہیں اس صورتحال سے پورا ابو چستان متاثر ہے بات پر ہے کہ انجینئرنگ کوسل نے پورے پاکستان

میں پالیسی بنائی ہے جب تک ایف ایس سی کے ایگزام میں اسٹوڈنٹس ۵ فیصد نمبر حاصل نہیں کریں گے وہ انٹری ٹیسٹ جوانجینر نگ کے لیے ہو رہے ہیں آئی ٹی کے لیے ہو رہے ہیں اور ابھی تو پالیسی یہ ہے کہ بولان میڈیکل کالج کے لیے ہو رہے ہیں اس میں نہیں بیٹھ سکتا اس سے یہ نتیجہ نکل رہا ہے کہ ہمارے جو دیکھی علاقوں کے اسٹوڈنٹس ہیں وہ ۵ فیصد مارکس نہیں لارہے ہیں تو اس وجہ سے ہماری تمام سیٹیں خالی جا رہی ہیں تو اسکی بنیادی وجہ یہ پھر ارکی کمی اور لیباڑی زمانہ ہونا کا الجھوں میں دیگر سہولیات کی کمی یہ تمام مسائل مل کے یہ صورتحال پیدا ہو گئی ہے ہم یہ چاہتے ہیں کہ ایوان اسکو اور آپ کے توسط سے میں کہتا ہوں کہ اسکو قرارداد کی شکل میں آپ منظور کرائیں تاکہ جوانجینر نگ کو نسل میں یہ بات جائے کہ بلوچستان میں تعلیمی صورتحال یہ ہے تو اسکو بلوچستان کے لیے relieve کر کے بلوچستان کے طلباء کو سینڈ جو حاصل کرتے ہیں انکو یہ سہولت دی جائے کہ وہ انٹری ٹیسٹ میں بیٹھیں اور وہ کو ایفا کی اگر کر سکتے ہے تو جوانجینر نگ اور آئی ٹی اور میڈیکل کے لیے ان کے داخلے ہو تو یہی میری گزارشات ہیں جناب اسپیکر! آپ کی اور دوستوں کی توجہ درکار ہے کیونکہ یہ انہی اہم مسئلہ ہے اور آج اسمبلی کا آخری دن ہے تو ہم چاہتے ہیں کہ آپ روانگ دیں تاکہ اسکو قرارداد کی شکل میں وفاقی حکومت کو بھیجا جائے thankyou جناب اسپیکر: آئی ٹی یونیورسٹی کے بارے میں کوئی اور بولنا چاہیں گے؟

میر جان محمد جمالی: جناب اسپیکر! مجھے اجازت دیں میں اسی چیز کو آگے بڑھاتا ہوں یہ جو موٹا پوائنٹ انہوں نے اٹھایا ہے کہ ۲۵ فیصد سینڈ ڈویژن ہے بلوچستان کے بچے تو صرف ۲۵ فیصد حاصل کر سکتے ہیں انکو اجازت دی جائے یہ ریزو لیشن منقادعامہ کے ہے بلوچستان اسمبلی کے سب اراکین کے حلقة اس سے فائدہ حاصل کر سکتے ہیں میں آپ کو ایک بات بتاتا چلو مارشل لاء کا دور تھارزلٹ آیا ایف ایس سی یا انٹر میڈیکل کا ایم ایل اے میں سیکرٹری ہوم کی بچی دوسرے نمبر پر اور سیکرٹری ایجوکیشن کا بچا تیسرے نمبر پر تھا اس طرح کے رزلٹ بھی ہمارے صوبے میں آتے رہے تو اصول یہ ہونا چاہیے کہ ۲۵ فیصد اجازت ہونے چاہیے ہم بہت پچھے ہیں میرا خیال میں یہ بات مشترکہ ہوئی چاہیے سینڈ ڈویژن کا شکریہ!

جناب اسپیکر: جی حافظ صاحب!

حافظ محمد اللہ (وزیر صحت): اس میں ایک پوائنٹ ہے جس کا تعلق میرے ڈیپارٹمنٹ سے ہے میڈیکل

کانج کی انہوں نے بات کی میرے خیال میں، ہم ایک طرف معیار تعلیم کو بہتر بنانے کی بات کرتے ہیں دوسری طرف ایسی خوبصورت انداز میں معیار تعلیم کو خراب کرنا چاہتا ہے میرے خیال میں جو معیار رکھا گیا ہے وہی مناسب ہے جہاں تک میرٹ کی بات کرتے ہیں قابلیت کی بات کرتے ہیں اور یہ چاہتے ہیں کہ ہمیں ایسے میڈیکل افراد ملے تاکہ لوگوں کی خدمت کر سکیں جو معیار کرائیٹریا گورنمنٹ بلوجستان نے رکھا ہے میری خیال میں یہ مناسب ہے میرے اندازے کے مطابق اگر ہم اس طرح ۲۵ فیصد پر جائیں تو تعلیمی معیار پیچھے ہوتا جائیگا تو اگر اپنے لوگوں کو قابلیت کا درس دیتے ہیں اور انہیں معیار کا درس دیتے ہیں تو اس کا مناسب طریقہ یہ ہے کہ آپ اس کو ۶۰ فیصد یا ۵۰ اور ۴۰ کے درمیان میں رکھے اگر ۲۵ میں ہم لاے میں گے تو میرے خیال میں اس طرح تعلیمی معیار کو ہم کمتر کر رہا ہے، بہتر نہیں کر رہا ہے تو اس سلسلے میں ہم کسی بھی قرارداد کی حمایت نہیں کرتے ہیں۔

جناب اسپیکر: ایک بندہ بولے جی رند صاحب آپ بولیں۔

شاہ زمان رند: جناب اسپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں صرف بلوجستان میں جو کلیپیٹل سٹی ہے ہمارا کوئیہ اسکا میں نہیں کہتا ہوں کہ وہاں پر جو تعلیم کا معیار ہے اور وہاں پر ہمارے بچے تعلیم حاصل کرتے ہیں وہ صحیح طریقے سے اور اس کے لیوں کی تعلیم ہے جو ریکوائیرمنٹ جو ۵۰ فیصد مانگ رہے ہیں لیکن اسکے علاوہ یہ ہم سب کو معلوم ہے جناب اسپیکر صاحب! ہماری جو دیکھی علاقے ہیں یا ہمارے بلوجستان کے تمام ڈسٹرکٹس میں وہاں پر تعلیم کی پسمندگی کو سب بہتر جانتے ہیں لیکن اس میں قباحت کی کوئی بات نہیں ہے پریشانی کی بات نہیں ہے میں سمجھتا ہوں کہ منستر صاحب اسکی مخالفت کریں یہ ایک حقیقت ہے جناب اسپیکر صاحب! اگر ہم اس حقیقت سے منہ موڑیں گے تو ہم اپنے ہی بچے یا جن کی خواہش ہوتی ہے کہ ہم اپنے گھے کا جوں میں اچھے اسکولوں میں ۔۔۔۔۔

جناب اسپیکر: رند صاحب آپ تقریر نہ کریں مشورہ دے دیں۔

شاہ زمان رند: ٹھیک ہے جناب! تو میں اس کی حمایت کرتا ہوں یا ایک اچھا اقدام ہے یہ ہمارے بچوں کے لیے اچھا اقدام ہے مہربانی!

جناب اسپیکر: جی جان جمالی صاحب!

میر جان محمد جمالی: جناب اسپیکر! نقطہ یہ ہے کہ ۲۵ فیصد جو بچہ لیتا ہے اس کو امتحان میں میں بیٹھنے کی اجازت دی جائے یہ ہے نقطہ اور تعلیم کا معیار وہ دوبارہ امتحان میں اسپیکر ہو گا اور ۲۵ فیصد والا پاس کرتا ہے اسکو داخل مل جائے گا اگر نہیں پاس کرتا ہے تو رہ جائیگا یہ نقطہ ہے یہ تو نہیں ہے کہ تعلیم کم یا زیاد ہے۔

جناب اسپیکر: جی لانگو صاحب!

اختر حسین لانگو: جناب اسپیکر! میرا اپنا تعلق انجینئرنگ یونیورسٹی خضدار سے رہا ہے میں وہی کا اسٹوڈنٹ رہا ہوں پچھلے سال اور اس سے پچھلے سال کے اگر آپ رزلٹ دیکھ لیں تو صرف اور صرف اسی ایک نقطے کی وجہ سے ہماری جتنے بھی انجینئرنگ یونیورسٹی میں مسائل ہوئے تھے جیسے جان محمد صاحب نے کہا کہ ۵ سے سیٹیں ہیں ہماری انجینئرنگ یونیورسٹی کی جو بعد میں انہوں نے اوپن میرٹ کی اور ۵ سے سیٹوں پر کوئی کی لڑ کے آگئے تو پورے بلوجستان پر صرف کوئی کی لڑکوں نے قبضہ جمایا جس کی وجہ سے پوری یونیورسٹی میں ہڑتال ہوئی اور لڑائی جھگڑے تک نوبت آ کے پہنچ گئی تھی جناب اسپیکر! گزارش یہ ہے کہ کوئی کے اسٹوڈنس کو ہم کمپیئرنہیں کر سکتے دیہی علاقوں کے اسٹوڈنس کے ساتھ جیسے ہمارے مشترصاحب نے کہا کہ ہر خاص و عام آ کے سیٹوں پر بیٹھ جائے گا تو میرے خیال میں جناب اسپیکر! تعلیم ہر خاص و عام کا حق ہے تعلیم صرف ایک مخصوص طبقے کے لیے نہیں ہوتی ہے ہماری حکومت کی یہ ذمہ داری بنی ہے کہ وہ بلوجستان میں اس صوبے میں رہنے والے ہر غریب بچے کو بھی تعلیم کا حق ہے۔

جناب اسپیکر: اختر حسین صاحب آپ تقریر نہ کریں۔

اختر حسین لانگو: جناب اسپیکر! نقطہ یہی ہے کہ یہ ضروری ہے۔

جناب اسپیکر: مطلب نقطہ یہی ہے کہ یہ ضروری ہے بس ٹھیک ہے آپ تشریف رکھیں جی راحیلہ درانی صاحبہ آپ بولیں لیکن منحصر۔

محترمہ راحیلہ درانی: جناب اسپیکر! اجازت ہے جی بالکل میں مختصر کہوں گی چونکہ میں سنڈیکیٹ کی ممبر بھی ہوں یونیورسٹی میں اس قسم کے بہت مسائل اس وقت آ رہے ہیں پرستیج کے حوالے سے میں سمجھتی ہوں چونکہ امتحانی میں اس قسم کے بہت مسائل اس وقت آ رہے ہیں اور اس میں امتحانی میں اسیکریٹری ایک ایکزام ہوتا ہے اور اس میں جب تک آپ مناسب پرستیج نہیں لیتے تو تک آگئے نہیں جا سکتے ہیں تو میں جہاں تک یہ سمجھتی

ہوں کہ اس حوالے سے میں اس پوائنٹ کی حمایت کرتی ہوں کیونکہ جب تک ہم انکو اس لیول کی facility نہیں دے سکتے تعلیمی لحاظ سے ہم ان سے وہ رزلٹ بھی قبول نہیں کر سکتے۔ شکریہ!

جناب اسپیکر: جی صدیقی صاحب!

عبد الواحد صدیقی (وزیر تعلیم): جناب اسپیکر! معيار تعلیم کمزور ہے اور اگر ہم مزید اس کو کم کرنا چاہتے ہیں۔ جب ہم اساتذہ کے لئے ٹیسٹ اٹھو یو کر رہے تھے تو ہماری لئے سب سے بڑا مسئلہ یہ تھا کہ ہم لوگوں نے تھرڈ ڈویژن کو نہیں کیا تھا تو ہمیں اس کے لئے بندے نہیں مل رہے تھے لیکن بعد میں جب ہم لوگوں نے تھرڈ ڈویژن کی شرط ختم کرائی کہ ہمیں کسی پوسٹ کے لئے کوایغا یہ بندے مل جائیں اس طرح اگر ہم شرط کو ختم کر لیں گے پھر میرے خیال میں نہ معيار رہے گا جس طرح پہلے ہمارا معيار ختم ہو چکا ہے اور اس شرط کو ختم کرنے سے ہماری تعلیم کا معيار بہت گر جائے گا اس صوبے کے ساتھ یہ نیک نیت نہیں ہے اگر آپ اس صوبے کو تعلیم کے حوالے سے آگے لے جانا چاہتے ہو اس کے لئے معيار ہو اور معيار پر آپ ضرب نہ لگائیں بلکہ اس معيار کو بہتر رکھنے کے لئے اس شرط کو اور جو پالیسی حکومت نے بنارکھی ہے اس کو برقرار رکھیں یہ تھرڈ ڈویژن کا مسئلہ ختم نہ کیا جائے۔ پچاس پرسنٹ کا اس طرح سے ہماری تمام یونیورسٹی میں جو ہماری پچاس پرسنٹ کی شرط ہے اس کو برقرار رکھیں جو بچہ جو طالب علم ایک پرچہ کو پڑھ نہیں سکتے ہیں تو پھر اس کا کیا معيار رہے گا پھر سب کو چھٹی ہو گی کوئی آجائے یا جائے تو کوئی معيار نہیں رہے گا یہ جو اصول رکھا ہے معيار تعلیم کے لئے یہ ضروری ہے اس کو برقرار رکھا جائے اس شرط کو ختم نہ کیا جائے۔ شکریہ!

کچوں علی ایڈو و کیٹ: جناب اسپیکر! یہ جو اشوہ ہے طالب علموں کے لئے آپ لوگوں نے اٹھایا ہے ہم لوگ جو ground reality ہیں ہم لوگ اس کو دیکھ لیں ایک تو جو ہمارے سنیئر پروفیسر ہیں وہ کہتے ہیں کہ ہم مساوئے کوئی نہ کے ہم دوسری جگہ تو جاتے ہیں نہیں ہیں آیا پشین میں یا جیونی میں وہ ہمیں اچھے پروفیسر دیئے گئے ہیں یا نہیں اس سے جو پچاس فیصد مارکس ہیں وہ ہم حاصل کر لیں اور دوسری بات یہ ہے کہ جہاں تک ایجوکیشن کا معاملہ ہے اس کے لئے دروازے ہر ایک کے لئے کھلنے چاہئیں ہم نہیں کہتے ہیں ہم یہ دیکھ رہے ہیں کہ جو لوگ ان سیٹوں پر آتے ہیں میں ایمانداری سے کہتا ہوں یہاں کے لوکل

بہت کم ہیں اور ابھی لوگوں کے لئے ایک ہی چانس تھا، م اس کیلئے اتنی پرواز نہ کریں کہ پہنچ نہ سکیں اور وہاں سے گریں یہ تو میں کہتا ہوں کہ ہمارے لڑکے چپاس فیصلہ مارکس دیہاتوں میں حاصل نہیں کر سکتے ہیں بلوچستان کا جو رقبہ ہے وہ ہماری ساری دیہاتوں پر مشتمل ہے کوئی آواران کا لڑکا ایک کوئٹہ کے لڑکوں میں ان کے آئی کیوں میں وہاں کے لیکھاروں میں فرق ہے وہاں لیبارٹری کا سامان نہیں ہے وہاں سارے ایکواپہنچ نہیں ہیں اگر ہم یہ لے آئیں دیہات کے کالج کوئٹہ کے کالجوں کے برابر نہیں ہیں پھر ان کے لئے پروفیسر پیدا کریں تو میں یہ بھی کہہ دوں کہ جو ہمارے پروفیسر ہیں ہمیں تجربہ ہیں جو بے روزگار ہیں جب وہ اپونٹمنٹ کرائے لیکھار بنتے ہیں وہاں سے پی سی ایس سی ایس کی تیاری کر کے وہ بعد میں جو دیہاتوں میں وہ وہاں سے چھوڑ دیں گے اور ہمیں جو اچھے ٹیپروں کی ضرورت ہے وہ بھی نہیں ہے اور ہم یہ دیکھ رہے ہیں کہ ہمارے صلاح مشورہ کے بغیر یہ فیڈرل گورنمنٹ کا ایک فیصلہ ہے جیسا کہ راحیلہ صاحب نے فرمایا ہے کیونکہ وہ اس ادارے کا ایک ذمہ دار ممبر ہیں ساری چیزیں ان کے سامنے آئیں گی اور ڈبیٹ کر لیں گے ڈسکس کر لیں گے کہ یہ دیہات کیا ہیں میں کہتا ہوں کہ ہمارے لوگوں کے اس مسئلے پر خیالات تو بہت اچھے ہیں لیکن reality کو دیکھ لیں کہ ہم لوگ وہاں میچ کر سکتے ہیں ہم لوگ compete کر سکتے ہیں ان حالات کے تحت ہم کہتے ہیں یہ ہونا چاہیے۔

جناب اسپیکر: شکریہ او کے جی رحیم صاحب!

محمد اسلام بھوتانی (ڈپٹی اسپیکر): جناب! یہ جو ہمارے ممبر کہہ رہے ہیں وہ جائز ہے اور ہماری دیہات میں وہ تعلیمی سہولتیں ابھی نہیں ہیں کہ ہم compete کر سکیں۔ میں منظر صاحب سے گزارش کروں گا کہ وہ اس کو consider کرے کچھ سالوں کے لئے اسکو رکھے پھر جب ہم اس معیار پر آ جائیں پھر equality اس کو ترتیب کرے۔ حقیقتاً لسبیلہ اور حب اس وقت کراچی کے قریب ہیں نیا کالج بنائے ہے نہ وہاں لیبارٹری ہے نہ وہاں لیکھر زیں تو وہ کیسے compete کریں گے تو پہلے ہم وہاں یہ سہولیات پہنچائیں اس تاد پہنچائیں لیب کا سامان پہنچائیں اس معیار پر لے آئیں کوئٹہ کے معیار پر لے آئیں پھر ہم equality کیلئے میری گزارش یہ ہے۔

جناب اسپیکر: او کے جی زیارت وال صاحب!

عبدالرحیم زیارتوال ایڈوکیٹ: شکریہ جناب اپسیکر! جو نکتہ پیش کیا ہے، ہم شروع سے اس ہاؤس میں آ کر یہ دعویٰ کرتے رہے ہیں کہ میرٹ ہونا چاہئے اور اس میرٹ کے ہوتے ہوئے آج ہم یہ بہانہ بنارہے ہیں جناب! یہ کہ کوئی شہروالے ساری سیٹیں لے جائیں گے۔ مسئلہ یہ ہے کہ کوئی شہروالے سیٹیں نہیں لے جائیں گے کہ آواران کا جو کوٹ ہے آواران والے پچاس فیصد والے لڑکے ہی مقابله کریں گے اب جو ہم رعایت مانگ رہے ہیں اور ہم اس وقت جو اسمبلی میں بحث کر رہے ہیں وہ ہے صرف پانچ نمبروں کی یعنی پینتالیس فیصد مارکس جو ہیں وہ سینیٹ ڈویژن کے ہیں اور اس سے پانچ فیصد مارکس اس سے زیادہ رکھ دیئے ہیں یعنی پچاس پرسٹ۔ اب پچاس پرسٹ جس کے مارکس بھی پورے نہ ہوں تو جناب اپسیکر! وہ انٹرو یو کے لئے میڈیکل ٹیسٹ کے لئے انجینئرنگ کا الج میں پڑھنے کے لئے وہ کیسے جاسکے گا تو اس میں ہم میرٹ کو یا ایجوکیشن کی بہتری کے معیار کو ہم کیسے آ گے لے جاسکتے ہیں ہمارے سامنے اس وقت ایچنڈا یہ ہونا چاہئے اور لیکچر ارز اسکولز کو ٹھیک کرنا اور اس کو بہتر بنانا جب تک ہم لوگ ان چیزوں کے پیچھے نہیں پڑیں گے جناب اپسیکر! انہ اسکول ٹھیک ہو گانہ کا الج ٹھیک ہو گا جب لڑکے رہ جائیں گے تو والدین کھڑے ہو جائیں گے کہ ہماری سیٹیں خالی جاتی ہیں اور ہمارے پاس لیکچر نہیں ہیں اور ہمارے پاس ٹیچر نہیں ہیں ہمارے پاس سرکاری اسکول با قاعدگی سے چلنہیں رہے ہیں تو اس بنیاد پر میں جناب بلیدی صاحب سے یہ کہنا چاہوں گا کہ یہ جو کام ہے اس کے لئے آپ پیچھے کی طرف نہ جائیں اب مزید آگے بڑھنے کا وقت ہے پچاس پرسٹ سے اگر دو سال کے بعد ساٹھ پر لے جاتے ہیں تو بھی ٹھیک ہے۔ ہمیں ایجوکیشن کی بہتری کے لئے معیار کی بہتری کے لئے سخت step اٹھانے ہیں ہم ایک دو سال خسارے میں رہیں گے لیکن ہم ہمیشہ کے لئے نہیں رہ سکتے ہیں بچے خود اس قابل ہو گئے کہ وہ یہ معیار لیکر پھر مقابلے کے امتحان میں بیٹھ سکیں گے۔ تو میں گزارش کرتا ہوں کہ اس نکتے کو اس بنیاد پر نہ اٹھانا چاہئے جان محمد بلیدی صاحب کو یہ چھوڑ دینا چاہئے اور بچوں کو کمپیشن کے لئے چھوڑ دینا چاہیئے۔ شکریہ جناب اپسیکر!

جناب اپسیکر: جی محترمہ ثمینہ سعید!

محترمہ ثمینہ سعید: جناب! جب آپ معیار کو پیچھے کی طرف لے کر جائیں گے تو ہم کبھی بھی ترقی کی راہ پر

نہیں چل سکتے ہیں جناب اپسکر! ہم نے اپنے مدارس میں بھی پچاس فیصد کی بجائے ستر اور اسی فیصد کر دیا ہے تو ہمارے پاس ایسی مثالیں بھی ہیں ہماری ان دیہاتوں کے بچے مقابلہ کئے ہیں اور وہ ان سیٹوں پر آئے ہیں میں اس چیز کا ساتھ دیتی ہیں ہوں کہ اگر ہمیں بلو چستان میں کوئی ایسے کام کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے بجائے ہم اس کی حمایت کریں، ہم یہ کہہ رہے ہیں کہ نہیں جی اس کو پچھے لے جائیں میں اس کی تحریک کی حمایت نہیں کرتی ہوں۔ شکریہ!

جناب اپسکر: یہ وقت ایک ممبر بولے سب کو موقع دیں گے۔ جی رو بینہ عرفان!

محترم رو بینہ عرفان: جناب! میں سمجھتی ہوں کہ جان محمد بلیدی صاحب کا یہ پوائنٹ نہایت اہمیت کا حامل ہے چونکہ ہماری بلو چستان میں جو تعلیم کا معیار ہے بہت ہی کم ہے، ہم صرف ایک سیٹ کی بات نہیں کر رہے ہیں، ہم ٹیسٹ کی بات کر رہے ہیں یہ ٹیسٹ میں پینتالیس فیصد نمبر دینے کا۔ اور پچیس فیصد کی بات ہو رہی ہے پچھتر فیصد تو پنجاب میں بھی وہ لیتے ہیں ٹیسٹوں میں بیٹھتے ہیں ہمارے پاس وہ معیاری ٹیچر نہیں ہیں کہ وہ ان کو پڑھائیں۔ معیاری اساتذہ پہلے ہونے چاہئیں۔ شکریہ!

جناب اپسکر: ڈاکٹر شمع اسحاق!

ڈاکٹر شمع اسحاق بلوچ: جناب اپسکر صاحب! میں یہ سمجھتی ہوں کہ جس طرح تحریک جان محمد صاحب لے کر آئے ہیں یہ ہمارے لئے بڑی ایک اچھی opportunity ہے ہمارے بچوں کے لئے ہمارے بچے جو خاص کر گاؤں میں رہتے ہیں جیسے کچکوں صاحب نے کہا ہے کہ گاؤں میں وہ opportunity نہیں ہے کیونکہ ہم اس وقت صرف کوئی کوئی شہر کہتے ہیں اور بلو چستان کا دارالخلافہ اور سب کچھ۔ خود کوئی کے حساب سے جو ہمارے گاؤں ہیں ان میں وہ موقع نہیں ہیں وہاں پر کوئی سہولیات میسر نہیں ہیں کہ بچے اتنے زیادہ نمبر لے کر آسکیں۔ یہاں پر بات صرف انٹری ٹیسٹ کی ہے شاید یہ بات ان کی سمجھ میں نہیں آ رہی ہے انٹری ٹیسٹ جب بچے دینے آتے ہیں جو امتحان لینے والے ہوتے ہیں وہ ہائی کوالیفیکیڈ ڈاکٹر ہوتے ہیں ہائی کوالیفیکیڈ پروفیسر ہوتے ہیں اور پی ائچ ڈی پروفیسر ہوتے ہیں وہ انٹر ویوبھی کرتے ہیں اور سلیکٹ بھی کرتے ہیں تو بات یہاں پر صرف انٹری ٹیسٹ کی ہو رہی ہے یہاں پر بات پچھے ہونے کی یا آگے جانے کی نہیں ہو رہی ہے سب کو موقع

دینا چاہئے ہمارے پچ تعلیم کا بہت شوق رکھتے ہیں ان کو opportunity نہیں ہے ان کو opportunity ضرور دیا جائے۔ شکریہ!

محترمہ راحیلہ درانی: اسپیکر صاحب! آسمیں میں صرف ایک point اور ڈالنا چاہتی ہوں جیسے کہ ڈاکٹر شمع نے کہا۔

جناب اسپیکر: جی۔

محترمہ راحیلہ درانی: کہ اس طرح سے انٹری ٹیکسٹ کی بات ہو رہی ہے اس طرح سے صرف اُتنے پچ ہمارے آسمیں حصے لے سکیں گے پچیس فیصد زیادہ سے زیادہ۔ جو کہ ٹیوشن پڑھتے ہیں۔ جن کو مراعات حاصل ہیں جن کو ہر طرح کی سہولیات حاصل ہیں جو کہ اچھے اسکولوں میں پڑھتے ہیں ۵۷ فیصد اسٹوڈنٹس کو آپ انٹری ٹیکسٹ کے حق سے ہی محروم کر دیں گے۔

جناب اسپیکر: حبیب الرحمن!

شاہ زمان رند: جناب اسپیکر صاحب! ایک ضروری پوائنٹ آسمیں add کرنا ہے۔

جناب اسپیکر: جی۔

شاہ زمان رند: آسمیں یہ ہے کہ اگر بلوچستان اور دوسرے صوبوں کو ہم دیکھ لیں جناب اسپیکر صاحب! وہاں الگ الگ بورڈز ہیں۔ وہاں ان کا ایک دوسرے کے ساتھ competition ہوتا ہے اسلئے وہاں کے پچے marks ایک دوسرے سے زیادہ لیتے ہیں۔ یہاں بلوچستان میں ایک ہی بورڈ ہے اور اسکی باقاعدہ شاخ ہے لیکن یہاں پر وہ boards کا competition بھی نہیں ہے۔ اس وجہ سے بھی ہماری بچوں کو marks کم ملتے ہیں۔ یہ بھی ایک اہم چیز ہے۔

جناب اسپیکر: او کے حبیب الرحمن!

میر حبیب الرحمن محمد حسنی (وزیر جیل خانہ جات): جناب اسپیکر! یہ تو صرف انٹری ٹیکسٹ ہے۔ اگر آسمیں قابلیت نہیں ہو گی وہ تو آسمیں ویسے ہی رہ جائے گا۔ آسمیں میرے خیال میں موقع ملنا چاہیے۔

جناب اسپیکر: جی بست لعل!

بست لعل گاشن: جناب اسپیکر! ایک بات ہو رہی ہے انٹری ٹیکسٹ کی۔ میرا خیال ہے کہ سب کو موقع ملنا

چاپیئے جن کے marks ۲۵ فیصد تک ہیں۔ اگر وہ qualify کریں گے تو ان کو آگے موقع ملے گا۔ میں اپنی مثال دیتا ہوں کہ ۱۹۸۰ء میں جب ہماری selection ہوئی انجینئرگ میں۔ تو میرے بھی ۲۹ فیصد تھے۔ اور جب انجینئرگ ہم نے پاس کی تو اسوقت میری ۸۶ پر سنتھ تھی۔ جو کہ پنجاب والوں سے زیادہ بہتر تھی۔ تو میرے خیال میں ہماری interior کے بچے ہیں کسی بھی طرح نالائق نہیں ہیں۔ سہولیات نہیں ہیں اسلئے ان کے پر سنتھ کم آتی ہے۔ تو ان کو موقع دیں گے اچھا ماحول ملے گا تو وہ improve کریں گے۔ بہت بہت شکریہ!

جناب اسپیکر: جی جمالی صاحب!

میر عبدالرحمٰن جمالی (وزیر ایں اینڈ جی اے ڈی): میرے خیال میں جناب! ۲۵ فیصد جوانظری ٹیسٹ ہے وہ بالکل ہونا چاپیئے۔ ویسے ہمارے میں سے بھی اگر ہمیں test دیں تو شاید ہم بھی ۲۵ فیصد میں qualify نہیں کریں گے میری۔۔۔۔۔

جناب اسپیکر: نہیں rules کو دیکھنا پڑے گا۔ جی جمالی صاحب!

میر عبدالرحمٰن جمالی (وزیر ایں اینڈ جی اے ڈی): میرے خیال میں اس کو آپ قرارداد کی شکل میں لے آئیں تو بہتر ہے جی۔

جناب اسپیکر: قرارداد کی شکل میں تو آج نہیں ہو سکتا ہے۔

میر عبدالرحمٰن جمالی (وزیر ایں اینڈ جی اے ڈی): آپ رولنگ دے سکتے ہیں کہ اسمبلی نے پاس کر دی ہے۔

جناب اسپیکر: آپ مجھے rule بتا دیں میں کیسے رولنگ دوں گا۔

میر عبدالرحمٰن جمالی (وزیر ایں اینڈ جی اے ڈی): میں ابھی دیکھ کر آپ کو بتا دوں گا۔

کچکوں علی ایڈ ووکیٹ (قائد حزب اختلاف): قرارداد جناب! میں نے تیار کی ہے۔

جناب اسپیکر: ہم ذرا rule کو چیک کرتے ہیں کہ ہم کر سکتے ہیں کہ نہیں۔ کچکوں صاحب بھی وکیل ہیں وہ بھی دیکھ لیں۔ اگر یہ پیش ہو سکتا ہے پھر آپ کو اجازت دیں گے کہ پیش کریں پھر اس کے بعد پاس کرنے کا مرحلہ آئے گا۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈوکیٹ: تحریک التوا پیش کرنے سے پہلے جناب اپسکر! چھلی اسمبلی نے جو ۱۹۹۷ء کی کمیٹی کی تھی اور assembly rules regulations کے حوالے سے ایک کمیٹی بنی تھی اور اس پر اچھا خاصا کام ہوا تھا۔ اور وہ اسمبلی dissolve ہونے کے بعد وہ کام ادھورا رہ گیا ہے۔ گزارش یہ کرنی ہے کہ اس کے لئے دوبارہ سے ایک کمیٹی تشکیل دی جائے۔ کیونکہ ۲۰۱۶ء کے ہمارے rules ہیں ان کو update کرتے ہوئے ایک ایسی کمیٹی ہوتا کہ اس پر جو کام ہوا ہے وہ شاید آپ کے پاس پڑا بھی ہو گا اور اس پر کام کر کے اس کو آگے بڑھائیں۔

جناب اپسکر: جی۔ میرے خیال میں یہ ہمیں بتا رہا ہے کہ already وہ اسٹینڈنگ کمیٹی کے حوالے ہو چکا ہے۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈوکیٹ: کون سی اسٹینڈنگ کمیٹی؟

جناب اپسکر: یہ جو ابھی بن گئی ہے۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈوکیٹ: اسٹینڈنگ کمیٹیاں نہیں ہیں۔ نہ چیزِ میں بنتا ہے جناب! تو یہ کیسے کمیٹی کے حوالے ہو چکا ہے؟

جناب اپسکر: رحیم صاحب یہ اسٹاف بتا رہا ہے کہ جوں کے اجلاس میں وہ already کمیٹی کے حوالے ہو چکا ہے۔ کمیٹی ہے چیزِ میں نہیں ہے۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈوکیٹ: کمیٹی ہے جناب! چیزِ میں نہیں ہے تو its mean it is not functioning یہ کام، ہم آگے لے آئیں گے جناب!

میر جان محمد جمالی: جناب عبدالرحیم مندوخیل صاحب نے بہت تفصیلی طور پر اس کا جائزہ لیا تھا اور انہوں نے نکات بھی اٹھائے تھے۔ میری گزارش ہے اسوقت قائد ایوان موجود نہیں تھے لیکن سنیئر وزیر صاحب ہیں وزیر قانون اور قائد حزب اختلاف اور کچھ اور ٹیکنیکل ممبرز جنہوں نے وکالت پڑھی ہوئی ہے۔ ایڈوکیٹ جزل کی ضرورت نہیں رحیم مندوخیل صاحب نے اتنا کام کیا ہوا ہے کہ وہ فائل استیج میں لا آئیں گے۔ جس سے کہ اسمبلی اور با اختیار ہو جائے گی اور اسکا وقار بڑھے گا اتنا کام ہو چکا تھا۔ آپ کے

rules and regulations for the assembly اپنا احسان شاہ۔  
عبدالرحیم مندوخیل بناتے تھے آپ کے ذریعے احسان شاہ صاحب کے نوٹس میں لانا چاہتا ہوں۔ وہ یاد  
ہوا آپ کو یاد ہو کر نہ ہو۔

عبدالرحیم زیارت وال ایڈ ووکیٹ: جناب اسپیکر! کمیٹی بنادیں جو کام مرد گیا ہے۔۔۔

جناب اسپیکر: اس میں میرے خیال میں سینئر جو ہمارے معزز اراکین ہیں ایک تو عبد الرحمن جمالی صاحب  
ہوں گے۔ ایک۔۔۔

میر عبد الرحمن جمالی (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی): جناب! یہ ایک rule ہے اس میں اگر آپ  
یہ ۲۲۵ ہے۔ جناب! قواعد کا معطل کیا جانا۔ ”جب کبھی قواعد ہذا کے اطلاق کے سلسلہ میں کوئی  
دشواری یا غیر مطابقت پیدا ہو جائے تو کوئی رکن اسپیکر کی رضامندی سے یہ تحریک پیش کر سکتا ہے۔ کہ  
اس بیلی کے رو برو پیش کردہ کسی تحریک کے سلسلے میں کسی قاعدة کا اطلاق معطل کر دیا جائے، اور اگر تحریک ہذا  
منظور ہو جائے، تو قاعدة مذکور معطل مقصود ہو، اُس کے تحت یہ کر سکتے ہیں۔

جناب اسپیکر: یعنی قاعدة معطل کرنا پڑے گا؟

میر عبد الرحمن جمالی (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی): آپ دیکھ لیں جی ۲۲۵ میں اسی وجہ سے ذرا گیا تھا۔

۔۔۔ رضامندی تو آپ سب کی بھی ہے میرے خیال میں۔

جناب اسپیکر: جمالی صاحب! اس پر بھی ہم لوگ وہ کام کر رہے ہیں لیکن۔۔۔

میر عبد الرحمن جمالی (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی): گزارش تھی جناب اسپیکر اگر یہی point  
جان محمد بلیدی چند دن پہلے کسی اجلاس میں لے آتے۔ اب اُس میں یہ ہے کہ جی جو نشتر صاحب ہیں تو  
اُس کو تین دن کا نوٹس دینا پڑتا ہے اور ممبر جو ہیں ان کو دن کا نوٹس دینا پڑتا ہے۔ تو مگر اس میں آپ کا  
discretionary power ہے۔ اگر یہ چند دن پہلے لے آتے تو یہ مسئلہ حل ہو سکتا تھا۔ اب بھی  
ہو سکتا ہے۔ آپ صواب دیدی اختیارات اپنے اگر استعمال کریں۔ کیونکہ اس کو زیادہ lengthy نہ  
کریں آج چونکہ کارروائی بہت لمبی چوڑی ہے۔ تو میں بھائیوں سے یہ request کروں گا۔ چونکہ  
adjourment motions ہیں دوسرے ہیں۔ کوئی تقاضا یہ ہوں گی۔

جناب اپیکر: جمالی صاحب اجلاس تو کافی دریتک چلے گا۔ ظہر کی نماز کے لئے جب وقفہ ہو گا اس دوران میں اس کو دیکھتا ہوں پھر بعد میں اسپر رونگ دے دوں گا۔ ایک اور مسئلہ درپیش ہے رحیم صاحب نے پوانٹ آؤٹ کیا کہ اسمبلی قواعد و انضباط کارکیلئے سابقہ دور میں ایک کمیٹی بنائی تھی جس نے اس پر کافی کام بھی کیا لیکن اسمبلی معطل ہونے کے بعد وہ کام وہیں رہ گیا اب رحیم صاحب کہہ رہے ہیں کہ پھر سے ایک کمیٹی تشکیل دی جائے تاکہ اس کام کو آگے بڑھائیں۔

میر عبدالرحمن جمالی (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی): کس طرح کمیٹی، میں سمجھا ہیں۔

عبدالرحیم زیارت وال ایڈوکیٹ: پچھلی جو اسمبلی تھی اس میں اسمبلی رولز اینڈ ریگولیشن کو up to date کرنے یا نئے سرے سے دیکھنے کیلئے کمیٹی بنی تھی اور اس پر اچھا خاص کام ہوا تھا۔ اور وہ کام اسمبلی ٹوٹ جانے کی وجہ سے اسکو finalize کر سکے میری گزارش یہ ہے کہ ایک کمیٹی بنائی جائے جو سابقہ دور میں قواعد و انضباط کارپر جو کام ہوا ہے اس کو آگے بڑھایا جائے۔

میر جان محمد خان جمالی: جناب اپیکر! سابقہ کمیٹی نے قواعد و انضباط کارپر جو کام کیا ہوا ہے اس کو آپ کے چیمبر میں پیش کر کے اس میں منسٹر لاء اینڈ پارلیمانی امور کا ہونا لازمی ہے قائد ایوان کی وہ نمائندگی کریں گے قائد حزب اختلاف خود ہو گے۔ جناب اپیکر! شیخ رشید صاحب کا بیان ہے جو سرکاری spokesman بھی ہے کہ صدارتی نظام موزوں ہے اس لئے جلدی کام کرالیں جو بھی کرنا ہے۔

عبدالرحیم زیارت وال ایڈوکیٹ: جناب اپیکر! یہ کام ہو چکا ہے صرف کمیٹی اس کو دوبارہ سے دیکھ کر submit کرادیں۔

جناب اپیکر: اس میں عبدالرحمن جمالی صاحب ہو گے میر جان محمد جمالی صاحب، حافظ حمد اللہ عبدالرحیم زیارت وال اور چکوال علی صاحب۔

میر عبدالرحمن جمالی (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی): جناب! اس میں دو جمالی نہ ڈالیں تو بہتر ہے۔

جناب اپیکر: آپ چونکہ منسٹر ہیں اور جان صاحب سابقہ چیف منسٹر۔ اس کے علاوہ سابقہ کمیٹی میں بھی وہ ممبر رہے ہیں۔

میر عبدالرحمن جمالی (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی): جناب! آپ کمیٹی بنادیں۔

جناب اسپیکر: کیا کرے جمالی زیادہ اچھے لوگ ہیں۔ میں ایک دفعہ پھر دوہر اتا ہوں کہ اس کمیٹی میں آپ ہو گئے بحثیت وزیر قانون و پارلیمانی امور، حافظ حمد اللہ، جان جمالی صاحب، رحیم زیارت وال اور کچکول علی صاحب یہ پانچ اراکین اس میں ممبر ہو گئے وہ اس کو چیک کریں اس کے بعد ہاؤس کے سامنے لا کمینگے۔ سردار محمد اعظم موسیٰ خیل، کچکول علی ایڈوکیٹ، شفیق احمد خان، میر من سپوزمی، محمد نسیم تریالی اور عبدالجید خان اچکزئی میں سے کوئی ایک اپنی مشترک تحریک التوانہ نمبر ۱۳۶ پیش کریں۔

### مشترک تحریک التوانہ نمبر ۱۳۶

کچکول علی ایڈوکیٹ (قائد حزب اختلاف): ہم اسیملی کے قواعد و انصباط کا رجسٹری ۲۰۰۷ء کے قاعدہ نمبر ۰۷ کے تحت ذیل تحریک التوانہ کا نوٹس دیتے ہیں۔ تحریک یہ ہے کہ مورخہ ۲۱ اکتوبر ۲۰۰۳ء کو پی اینڈ ڈی کی جانب سے حزب اختلاف سے تعلق رکھنے والے ممبر ان اسیملی کو ایک مراسلہ نمبر (P&D-Ro)(PMSDP)1/2003/224 جاری ہوا (کاپی نسلک ہے) جس میں وزیر اعظم کے اپیشن ڈرائٹ پیکچر کے لئے ہر ممبر صوبائی اسیملی سے ۰۰ ملین روپے کی اسکیمات کی نشاندہی کے لئے کہا گیا جبکہ خط کے مطابق یہ اسکیمات ۳۱ دسمبر ۲۰۰۴ء سے قبل مکمل ہونی ہیں۔ حزب اختلاف کے اراکین نے مذکورہ ۰۰ ملین روپے کی اسکیمات کی بروقت نشاندہی کی اور انکی منظوری مکملہ پی اینڈ ڈی نے بھی دی۔ مگر افسوس کی بات ہے کہ مذکورہ رقم میں سے پانچ ملین روپے ابھی تک ریلیز نہیں ہوتے۔ اور حزب اختلاف کے اراکین نے اسیملی فلور پر زبانی و تحریری وزیر اعلیٰ، وزیر خزانہ اور متعلقہ وزیر و حکام کو آگاہ کیا۔ وزیر اعلیٰ اور متعلقہ وزیر نے اسیملی فلور پر اپنی تقریروں میں مذکورہ فنڈ ریلیز کرنے کے وعدے کئے لیکن اس کے باوجود مذکورہ فنڈ اب تک ریلیز نہیں ہوئے خدا شہ ہے کہ ۳۱ دسمبر ۲۰۰۴ء کو یہ فنڈ ضائع (lapse) ہو جائیں گے۔ لہذا اسیملی کی کارروائی روک کر اس اہم نواعتت کے مسئلے پر بحث کی جائے۔

جناب اسپیکر: تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ مورخہ ۲۱ اکتوبر ۲۰۰۳ء کو پی اینڈ ڈی کی جانب سے حزب اختلاف سے تعلق رکھنے والے ممبر ان اسیملی کو ایک مراسلہ نمبر (P&D-Ro)(PMSDP)1/2003/224 جاری ہوا (کاپی نسلک ہے) جس میں وزیر اعظم کے اپیشن ڈرائٹ پیکچر کے لئے ہر ممبر صوبائی اسیملی سے ۰۰ ملین روپے کی اسکیمات کی نشاندہی کے لئے

کہا گیا جبکہ خط کے مطابق یہ اسکیم ۳۱ دسمبر ۲۰۲۱ء سے قبل کامل ہونی ہیں۔ حزب اختلاف کے اراکین نے مذکورہ ۰۰ ملین روپے کی اسکیم کی بروقت نشاندہی کی اور انکی منظوری ملکہ پی اینڈ ڈی نے بھی دی۔ مگر افسوس کی بات ہے کہ مذکورہ رقم میں سے پانچ ملین روپے ابھی تک ریلیز نہیں ہوئے۔ اور حزب اختلاف کے اراکین نے اسیبلی فلور پر زبانی و تحریری وزیر اعلیٰ، وزیر خزانہ اور متعلقہ وزیر و حکام کو آگاہ کیا۔ وزیر اعلیٰ اور متعلقہ وزیر نے اسیبلی فلور پر اپنی تقریروں میں مذکورہ فنڈ ریلیز کرنے کے وعدے کئے لیکن اس کے باوجود مذکورہ فنڈ اب تک ریلیز نہیں ہوئے خدا ہے کہ ۳۱ دسمبر ۲۰۲۱ء کو یہ فنڈ ضائع (lapse) ہو جائیگے۔ محرکین میں سے اگر کوئی اس پر بولنا چاہیے؟

کچوال علی ایڈوکیٹ (قائد حزب اختلاف): جناب اپنیکر! یہ لیٹر ہمیں پی اینڈ ڈی کی طرف سے لکھا تھا اور اس کے پیچھے تاریخ سارے لیٹر کی ہے اس کے علاوہ جو بجٹ سیشن ہوا تھا ہمارے سینئر وزیر نے کہا تھا کہ اپوزیشن جو یہاں ہمارے ساتھ زیادتیاں ہو رہی ہیں اور اس نے بھی حوالہ دیا وہ ڈاکمینٹس اس وقت ہمارے پاس موجود نہیں لیکن اس دن جو کمیٹی کی میٹنگ تھی میں نے آپ کو دکھادیا تھا کہ اس فلور پر سینئر منستر نے کہا ہے کہ ہم نے ہر ایک ایم پی اے کو ایک کروڑ روپے ریلیز کیے ہیں جناب والا! جب پی اینڈ ڈی پارٹمنٹ سے ہمیں اسکیم کے بارے میں کہا جائیگا تو ظاہر ہے کہ ہم لوگ جا کر کے اپنے حلے میں میٹنگ کر کے یا کہ مختلف یونیون کونسلوں میں ان پیسوں کو تقسیم کر کے کسی کو پانی دینے کی کو اپنیکشن کی اسکیم دینے کسی کو اسکول کا ہم لوگوں نے سرا جب ایک کروڑ روپے کی اسکیم دی تھی اسکیم یہاں سے approved ہے اور انہوں نے کیا کیا کہ پچاس لاکھ یا چالیس لاکھ روپے ریلیز کیے باقی انہوں نے روکے رکھا ہے جس کی وجہ سے سرابوچستان کے جو amounts ہے حالانکہ ان پیسوں کے بارے میں جو سابقہ جو ہمارے وزیر اعظم صاحب تھے انہوں نے کہا تھا کہ آپ لوگ جتنی جلدی ممکن ہو سکیں پیسوں کو خرچ کریں کہ میں مزید آپ لوگوں کو پیسہ دیدون گا لیکن ناقص کارکردگی کی وجہ سے اور ہم لوگ جو فیصلہ کرتے ہیں پھر تزلزل کا شکار ہوتے ہیں ان کی وجہ سے یہ پیسے ریلیز نہیں ہوئے ہیں اور ہم لوگ جو ایم پی ایز حضرات نے اپنے علاقوں میں اعلان کیا تھا تو وہاں تو ہمیں یہی کہیں گے کہ آپ لوگ جھوٹ بولتے ہیں یہاں آ کر کہتے ہیں ایمانداری سے میں کہتا ہوں کہ ہم نے ان پیسوں میں دو تین جگہ چھوٹی

واٹر سپلائی اسکیم چار پانچ لاکھ کے دیے ہیں وہ لوگ کہتے ہیں کہ آپ لوگ غلط بیانی سے کام لیتے ہیں اس کی وجہ سے ہم لوگوں کو آپ لوگوں پر بھروسہ ہی نہیں میرا کہنا یہ ہے کہ جب پی اینڈ ڈی ڈی پارٹمنٹ نے ہمیں لیٹر دیا، ہم نے اسکیم پروپوز کی پی اینڈ ڈی نے ان اسکیموں کو منظور کیا اس میں آپ لوگوں نے ادھ پیسے رکھ لیے اور ادھ پیسے ریلیز کیے ہیں میرے خیال میں اس سلسلے میں سارے ہماری ٹریش روئی بتیج کے دوست ہیں یا کہ ہماری اپوزیشن کے دوست ہیں سارے متاثر ہو چکے ہیں یا ایک اہم مسئلہ ہے یہ حل طلب ہے اور ہماری اسپیکر صاحب نے پرسوں جو ہم لوگوں کی میٹنگ ہوئی تھی وہاں بھی اس نے minutes میں میرے خیال میں یہ لکھا دیا تھا اس کمیٹی کے کہ ان پیسوں کو ریلیز کیا جائے ہم یہی کہتے ہیں اس وقت ہماری پارلیمنٹ کے منظر بھی بیٹھے ہوئے ہیں وہ اس سلسلے میں یقین دہانی کرائے کیونکہ اس کی بحث کے لئے کوئی گنجائش نہیں آج last date ہے لیکن یہ ایک مسئلہ ہے اور یہ مسئلہ سارے علاقوں کے لئے ہیں اس پر میں کہتا ہوں کہ ثابت فیصلہ کرے۔

سردار محمد اعظم موی خیل: سرا! پوائنٹ آف آرڈر محکم کے حوالے سے میں بھی گزارش کرنا چاہوں گا جناب اسپیکر صاحب! جیسے کہ ہمارے قائد حزب اختلاف کچکوں علی صاحب فرمائچے ہیں امیسہ تو یہ ہے کہ ایک دفعہ ہمیں فنڈ زدیتے ہیں پھر ہم علاقے میں جاتے ہیں وہاں ان سے تجوادیز لے کے آتے ہیں جب تجوادیز ہم یہاں submit کرتے ہیں اس کے بعد فنڈ زغایب ہوتے ہیں جناب اسپیکر صاحب! یہ بہت اہم مسئلہ ہے ہماری عزت کا مسئلہ ہے ایمان کے تقدس کا مسئلہ ہے جب فنڈ ز آ جاتے ہیں پھر ان کو روک دیا جاتا ہے پتہ نہیں کیا ہو رہا ہے ہمارے صوبے میں یہ فناں منسٹری سب فنڈوں کو بلا وجہ روک لیتی ہے اس کی وجوہات معلوم کی جائیں کیا وجہ ہے جناب اسپیکر صاحب! اور یہ واٹر سپلائی کے حوالے سے میری واٹر سپلائیاں جو تھیں موی خیل میں ڈیرہ پروگرام کے حوالے سے اگست ۲۰۱۴ء کو ٹینڈر ہوا ہے میری واٹر سپلائیاں جن کے نام یہ ہے نخلہ دیزی، ناغربہ معدود زمی، روغندیزی ملک آدم خان، چسن نوزی، ولگوں عمر زمی، وادہ مزادی - ۱۸ اگست کو ٹینڈر ہوئے ہیں لورالائی میں جب ان کو پرسنٹ ملا جب ان کو acceptance ملا اس کے بعد کوئی پیش رفت نہیں ہے جناب اسپیکر! ہم کس کے پاس جائے بار بار میں نے شکایت کی ہے میں نے سیکرٹری پیک ہیلتھ کے نوٹس میں بھی چار پانچ مرتبہ یہ معاملہ لے آیا ہے

- ایسین کو میں نے کہا ہے حتیٰ کہ کل پرسوں میں نے سی ایم کوشکایت کی ہے جناب اپیکر! کوئی پیش رفت نہیں ہے کوئی پوچھنے والا نہیں ہے ۱۸ اگست سے لیکر ابھی تک میرے ایک ہی واٹر سپلائی پر کام شروع نہیں ہوا ہے جناب اپیکر صاحب! کوئی چودہ لاکھ کا ہے کوئی اکیس لاکھ کا ہے کوئی آٹھ لاکھ کا ہے جناب اپیکر صاحب! ہم کس کے پاس جائیں۔

(اس دوران جناب ڈپٹی اپیکر صاحب کری صدارت پر منعقد ہوئے)

جناب ڈپٹی اپیکر: سردار صاحب! پہلے اس تحریک التوا پر فناں منستر کو دیکھتے ہیں پھر منستر پی ایچ ای سے پوچھتے ہیں۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل: جناب اپیکر! یہ بھی اس کا حصہ ہے اس پر آپ ذرا غور کرے کوئی رونگ دیدیں ممکنہ کو پابند کریں جو بھی آفیسر کام نہیں کرتا ہے اس کو سپنڈ کریں جو ٹھیکیدار کام نہیں کرتے ہیں جناب! اس کو بلیک لست کریں کوئی سزا و جزا مقرر کریں۔

جناب ڈپٹی اپیکر: منستر فناں آپ اس تحریک پر کچھ روشنی ڈالیں گے؟

سید احسان شاہ (وزیر خزانہ): شکریہ جناب اپیکر! معزز ارکین نے جو تحریک پیش کی یقیناً اس کا تعلق بلوجہستان کی ترقی اور ان کے حلقوں سے متعلق ہے اس سلسلے میں پی اینڈ ڈی نے اگر کوئی اسکیمیں پاس کر کے فناں کو ریلیز کی ہیں تو اس میں ہم نے کوشش کی ہے کہ فنڈ ریلیز کیے جائے اور ہم نے کافی فنڈ ریلیز کی ہیں لیکن جن دوستوں کو یہ شکایت ہے کہ ان کی اسکیمیں مکمل نہیں ہوئی ہیں اور بعض کو تو یہ شکایت ہے کہ تمیں جوں کو جو پیسے دیے گئے تھے وہ مکمل نہیں ہے اپنے بھیج دیے حکومت کو دوبارہ اس کا اجراء نہیں ہوا تو اس کے اجراء کے حوالے سے میں عرض کروں کہ ابھی کوشش تو ہماری ہے کہ بلوجہستان کی پی ایم ڈی پی اور اس کے علاوہ drought package ہے اور دوسرے تمام فنڈ ز اجراء کیے جائے لیکن جس طرح ایوان کو معلوم ہے کہ بلوجہستان مالی بحران کا شکار ہے اس حوالے سے انشاء اللہ جو بھی ہمارے پاس فنڈ ز کی بہتر پوزیشن ہوگی تو ہم انشاء اللہ تمام اسکیمیوں پر بروقت پیسے ریلیز کر لیں گے لیکن اس کے ساتھ ساتھ میں یہ کہوں کہ جن دوستوں کے ریلیز زکم ہوئے ہیں وہ ہمیں بتا دیں کہ پی اینڈ ڈی کا authorization لے آئے کہ یہ اسکیم تھی اس حوالے سے ہماری فنڈ کم ریلیز ہوئے ہیں تو وہ ذاتی

طور پر مجھے بھیج دیں میں انشاء اللہ وہ کروں گا اچھا اس کے علاوہ جو سردارِ موسیٰ خل صاحب نے بات کی کہ فنڈر ک جاتے ہیں فناں میں آ کے یقیناً رکھتے ہیں مرکزی حکومت سے لیکر چاروں صوبوں میں یہی ہوتا ہے فنڈر ہم دیکھتے ہیں اسکیم کو دیکھتے ہیں اس حوالے سے پیسے ریلیز ہوتے ہیں اور آئندہ تو یہ بھی بختمی ہو گی کہ اگر کوئی اسکیم حکومت یہ سمجھے گی کہ یہ ٹھیک نہیں ہے تو شاہد اس کے لئے ہم فنڈر بھی نہ دیں بس یہی گزارش تھی۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: منسر پی ایچ ای سردارِ اعظم موسیٰ خل صاحب نے اپنی اسکیم کا اس کے بارے میں آپ محکمہ سے پڑھ کر لیں۔ یہی میں رو لنگ دے رہا ہوں کہ ممبر صاحب کی تسلی کرے۔

عبدالرحیم زیارت وال ایڈوکیٹ: جناب اسپیکر! یہ جو ہماری تحریک التوانگر ۱۵۶ اتو جناب اسپیکر! پہلی بات تو یہ ہے کہ آپ آ کے کرسی پر بیٹھ گئے پتہ نہیں ہم خیر کی توقع کھیلیں یا شر کی توقع کھیلیں۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: انصاف ہو گا، جائز بات ہو گی۔

عبدالرحیم زیارت وال ایڈوکیٹ: جناب اسپیکر! یہ مسئلہ ہے یہ جو دس ملین دہیے گئے تھے اس کے against ہم نے اسکیمات جمع کرائی ہیں اور ان اسکیمات کے بل بوتے پر ہمیں پچاس لاکھ روپے ریلیز ہو چکے ہیں پانچ ملین اور باقی پانچ ملین ابھی تک کسی کو بھی ریلیز نہیں ہوئے ہیں میں کل بھی ان کے پاس گیا ہوں میں نے اس کو کہا بدر صاحب اس کا نام ہے میں نے کہا کہ جام صاحب نے فلور پر سب کے سامنے کہا کہ یہ پیسے میں نے بند نہیں کیے ہیں اس نے کہا کہ پتہ نہیں کس نے بند کیا میری جو بے عزتی ہوئی ہے میرے لئے وہی کافی ہے آپ لوگ جب ریلیز کے آرڈر آ جائیگا میں آپ کو پیسے ریلیز کر کے دیدوں گا اس وقت تک نہیں ہو سکتا ہے تو جناب اسپیکر! مسئلہ یہ ہے یہ پتہ نہیں چلتا ہے کہ یہ پیسے کس نے کہاں پر رکھے ہیں اور کیوں رکھے ہیں اور کس بنیاد پر رکھے ہیں جام صاحب کہتے ہیں کہ کوئی پیسے ہم نے رکھنے نہیں ہے بلکہ ہم نے ریلیز کر دیے ہیں۔ ان کے پاس جب ہم جاتے ہیں تو وہ کہتے ہیں کہ جب ہمارے پاس آرڈر آ جائیگا تب ہم پیسے ریلیز کریں گے اب ہم حیران ہیں کہ بیچ میں کس سے کیا پوچھا جائے اور کون ذمہ دار ہو گا کس بنیاد پر ہو گا اور وہ آدمی کس بنیاد پر یہ کہہ رہا ہے کہ یہ پیسے جب آرڈر آئیں گے ہم آپ کو ریلیز کریں گے تو جام صاحب کہتے ہیں کہ ہم نے بند کیے ہیں تو کس نے بند کیے ہیں ہمیں یہ پتہ

نہیں کہ وہ آدمی کون ہے جس نے پسیے بند کیے ہیں کس کے بنیاد پر بند کیے ہیں تو اس میں جناب!۔۔۔۔  
جناب ڈیپی اسپیکر: زیارتوال صاحب! منشوفانس صاحب نے شاید آپ اس وقت نہیں تھے یا نہیں سنا  
 ہو یہی کہا کہ ہم نے بند نہیں کیے ہیں پسیوں کی قلت ہے فنڈز کی کمی ہے ہمارے پاس پسیے آئینگے ہم ان  
 کو priority پر ہم کریں گے۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ: جناب اسپیکر! آپ میری بات کو ذرا سن لیں میں یہ کہتا ہوں کہ آپ کا جو  
 بجٹ تھار گولر پی ایس ڈی پی تھے اس کا تعلق اس سے نہیں تھا یہ وزیر اعظم کے special drought package کے تھے جو کہ آگئے تھے اور آپ کے پاس پڑے ہوئے تھے تو ان پسیوں کو نفع میں کیا ہو گیا  
 کس کی نظر لگ گئی ہے کون اٹھا کے لے گیا یہ نہیں پتہ نہیں ہے جو آپ کی صوبائی گورنمنٹ کو اسی مدد میں  
 received ہو گئے ہیں جب یہ پسیے مل گئے ہیں اس کے بعد ہمیں بتائے کہ ان پسیوں کو کیا ہوا ہے  
 آپ اس کو دوسرا مدد میں خرچ نہیں کر سکتے ہیں ڈراؤٹ کی مدد میں آپ نے خرچ کرنے تھے اس میں ایم  
 پی ایز کو ایک ایک کروڑ روپے دیے تھے تو اس میں پچاس لاکھ روپے ابھی تک ریلیز نہیں ہوئے ہیں  
 پچاس ریلیز ہوئے ہیں اتنی سی گزارش ہے ہماری۔ تو اس بنیاد پر اگر پھر وزیر خزانہ صاحب وزیر موصوف  
 صاحب بتائیں گے تو بتائے کہ یہ پسیے جس کا پی ایس ڈی پی سے تعلق نہیں تھا جناب!

جناب ڈیپی اسپیکر: وزیر خزانہ تو بات کرچکے ہیں اور جی اگر آپ پھر چاہیے تو تسلی کر ادے نمبر صاحب کی۔  
سید احسان شاہ (وزیر خزانہ): شکر یہ جناب اسپیکر صاحب! گزارش یہ ہے کہ جو پسیے ڈراؤٹ کی مدد میں  
 آئے ہیں یقیناً وہ ڈراؤٹ کی مدد میں ہی استعمال ہونگے یہ کسی اور مدد میں جائیں گے لیکن ابھی ٹیکنیکل سی  
 بات ہے کہ اکاؤنٹ نمبر احکومت کے پاس اکاؤنٹ ایک ہوتا ہے جس سے تنخوا ہیں بھی دی جاتی ہیں  
 ڈراؤٹ کے پسیے بھی اس سے دیے جاتے ہیں اور اس کے علاوہ ڈولپمنٹ بھی اسی سے ہوتی ہے تو اس  
 وقت اس اکاؤنٹ کی کیش کی پوزیشن وہ ٹھیک نہیں ہے اور اس کا مطلب یہ نہیں کہ وہ پسیے کسی اور مدد میں  
 خرچ ہو گئے ہیں نہیں وہ پسیے جس کام کے لئے آئے اسی کام کے لئے خرچ ہو گئے لیکن اس کے باوجود  
 میں نے دوستوں سے یہی گزارش کی کہ اگر پی اینڈ ڈی نے پسیے ریلیز کیے ہیں۔ ہمارے پاس آگئے ہیں  
 تو وہ مجھے اطلاع دیں کہ یہ پی اینڈ ڈی نے ریلیز کیے ہیں میں انشاء اللہ کوشش کر کے وہ ڈراؤٹ کی مدد

میں جتنے پسیے ہیں ان کی کوشش کر کے ریلیز کر دیتا ہوں اور اس کے علاوہ ۔۔۔۔۔  
کچھوں علی ایڈ ووکیٹ: پوائنٹ آف آرڈر میں ایک بات یہ کہہ دوں کہ ہر ایک اپنے ڈیپارٹمنٹ کا وزیر نہ

بن جائے It is the responsibility of the cabinet to report the P&D minister and finance minister should why these funds is not been released.

اور وہ یہی کہہ رہے ہیں کہ میرے پاس نہیں ہے کیا پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ گورنمنٹ کا پارٹ اینڈ پارسل نہیں ہے کیا یہ کابینہ کی اجتماعی ذمہ داری نہیں ہے جناب والا! پی اینڈ ڈی نے ابھی تک یہ ریلیز نہیں کیے ہیں میں اس پر ایک بات اور کہہ دوں اس میں ایک بڑی کشمکش ہے پی اینڈ ڈی کا منستر کہتا ہے کہ زیادہ پسیے۔ ہمیں ایک ایک کروڑ روپے دیے کر پھر تمیں چالیس کروڑ روپے پھر بھی بچیں گے وہ کہتا ہے کہ میں یہ ریلیز کروں وہ کہتا کہ میں اپنے آدمیوں کو نوازوں ہم نے یہ بھی دیکھا ہے کہ اس بلوجسان کے فنڈز بلوجستان کے ایم پی اے کو نہیں دیتے ایم این اے کو دے رہے ہیں سنیٹر کو دے رہے رہے ہیں یہ سرا! سارے unjustice ہے ہمارے ساتھ ایک اخترائی نے یہ پسیے دیے ہیں بلوجستان کو پھر آپ لوگوں نے ڈسیشن لئے کہ ہر ایک ایم پی اے کو اتنے اتنے دینے گے اگر کچھ پسیے آپ لوگوں کو بچیں گے آپ لوگ اس بدلی کو اعتماد میں لے کر کہ اتنے پسیے بچے ہیں ان کو ہم ریکوولپی ایس ڈی پی میں لینے گے یا کہ اور کسی جگہ استعمال کریں گے یہاں تو ایک کشمکش ہے ہم لوگ بھی متاثر ہو رہے ہیں حکومت کی جو کارکردگی ہے وہ بھی ناقص ہے۔

جناب ڈی پی اسٹیکر: جی وزیر قانون!

میر عبدالرحمن جمالی (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی): میری گزارش یہ ہے کہ P&D کے وزیر صاحب بھی ادھری ہیں آپ اگر ان کو مہربانی کر کے بلوالیں تاکہ وہ پوزیشن کلیسا کر دیں کہ کیا پوزیشن ہے تاکہ ہمارے بھائیوں کو پتہ لگے اور وہ سمجھ رہے ہیں کہ وہ دے رہے ہیں پسیے دوسرے رکھ ہوئے ہیں حالانکہ یہ وہ ایک ارب روپے تھے جو کہ سابقہ وزیر اعظم صاحب نے ڈراؤٹ کے پروگرام میں دیے تھے بلوجستان والوں کے لئے اور اس میں جتنے ممبر صاحبائیں ہیں سب کو ایک ایک کروڑ روپے کی اسکیمات کے لئے کہا

گیا تھا اگر آپ میرے سے پوچھیں تو میری اسکیم بھی مکمل نہیں ہوئی ہے میں بھی ایمانداری سے بات کروں گا مگر یہ پیسے کہاں گئے بات یہ ہے بھئی آپ P&D پیکھیں۔ آپ اس کو بلا لیں تاکہ ایوان کے سامنے بات واضح ہو۔

جناب ڈیپلائی اسپیکر وزیر P&D ہاؤس میں تشریف لے آئیں۔

سید احسان شاہ (وزیر خزانہ): گزارش یہ ہے کہ ہم نے ہمیشہ یہی کہا ہے کہ کیبینٹ کی مشترکہ ذمہ داری ہوتی ہے۔ یہ تو اچھی بات ہے کہ قائد حزب اختلاف صاحب نے کہا کہ جی یہ سب کی مشترکہ ذمہ داری ہے لیکن جب ہم سوالوں کے جواب ایک منسٹر دوسرے کو دیتے۔

جناب ڈیپلائی اسپیکر thank you شاہ صاحب، جی جعفر مندوخیل صاحب!

شیخ جعفر خان مندوخیل: میرے خیال میں ہم اسمبلی چھوڑ کے نکل جاتے ہیں ڈھائی سو منٹر ہیں ہر ایک، ایک بار اٹھ کے بولیں گے ہم لوگوں کو تو بولنے کا موقع نہیں ملتا ہے۔ جناب! تین تین منسٹر اٹھ جاتے ہیں لوگوں کو تو بولنے کا موقع دیدو۔ جناب اسپیکر! یہ واقعی ایک تشویش کی بات ہے یہ drought کے پیسے جو آئے ہوئے ہیں ایک ارب روپے اول تو اس کی تقسیم ناجائز ہوئی ہے کہ محبرز کے اوپر ۲۵ کروڑ روپے تقسیم کر دیں ۳۵ کروڑ روپے پتہ نہیں کدھر گئے لیکن یہ ۳۵ کروڑ روپے گورنمنٹ کی priority میں تقسیم ہو جائے that is best لیکن میں پرسوں ہنہ گیا تھا ایک سب سے جو گرین وادی ہے بلوجتن کی سب سے ایک مثالی وادی ہے دہ سو کھنچی ہے نہ آج تک گورنمنٹ کا کوئی آدمی گیا ہے نہ گورنمنٹ نے اس کو دیکھا ہے نہ کوئی ٹیوب ویل فراہم کیا ہے نہ اس ڈیم کے اوپر کام کیا ہے آدھے درخت کٹ گئے اور آدھے کٹ رہے ہیں لوگ جیج رہے تھے کہ خدا کے لئے ہم بھی اس صوبے کا حصہ ہیں ٹھیک ہے ایک پی اے اس کا کمزور ہو گایا ایک پی اے نے اس کے لئے کام نہیں کیا ہو گا ایز گورنمنٹ جو ۳۵ کروڑ روپے رہ گئے تھے وہ ایسے ایریاز کو priority دی دیں ابھی وزیر اعظم صاحب آگئے انہوں نے ایک ارب روپے دیے اور پھر اسی طرح بندر بانٹ کر کے خراب کر دیں گے تو آخر ہم مطالہ کریں گے مرکز سے کہ مت دو پیسے ہم نااہل ہیں ہم خرچ نہیں کر سکتے ہیں تو یہ چیز آپ خود جائیں ہنہ کی وادی کو دیکھ لیں وہ ایک مثال ہے سب کے لئے کوئی نہیں میں نکلنے کی جگہ نہیں ہے یہ ایک ہنہ اور کہا جو سب لوگ جاتے تھے لیکن اس پر کسی نے توجہ

نہیں دی دوسرا یہ ہے کہ ابھی یہ فنڈز جو lapse ہو رہے ہیں آج تک ریلیز نہیں ہو رہے ہیں میں نہیں جانتا کہ فناں کا کوئی پر ابلم ہے یا نہیں انہوں نے روکا ہے یا نہیں روکا ہے لیکن اس کی لیٹ ریلیز ز کی وجہ سے یہ پر ابلم ہو رہا ہے کہ وہ فنڈز lapse ہو جائیں گے یا ان ایسا پر خرچ ہو جائیں گے چلو میرا ایک کروڑ روپے خرچ ہو جائیں گے یا اس میں سے پچاس لاکھ خرچ ہو جائیں گے دوسرے کے ایک کروڑ کی بجائے دو کروڑ خرچ ہو جائیں گے اس کی ریلیز ز اس کے اوپر بھی ڈیپارٹمنٹ کو ذمہ دار بنادیا اس میں صرف اکیلا پی اینڈ ڈی تمام لائن ڈیپارٹمنٹ بھی ہے کہ وہ جلدی estimate بنائے کے ان کو بھیجوادیں وہ جلدی پی سی ون بنائے کے ان کو بھیجوادیں تاکہ وہ جلدی ریلیز ہو کر ڈیپارٹمنٹ کے پاس چلے جائے، اور دوسرا زیارت وال صاحب نے آپ کے متعلق کہا کہ پتہ نہیں آپ کیا انصاف کریں گے یا نہیں کریں گے لیکن آپ کو ہم نے چیز پر اس وقت دیکھا جب controversial کوئی ایشو آ رہا ہوتا ہے۔

جناب ڈیپی اسپیکر: شکر یہ جعفر صاحب آپ تشریف رکھیں۔ چونکہ پی اینڈ ڈی منستر تشریف نہیں رکھتے ہیں میں اس تحریک اتو اپر اپنی رولنگ دینا چاہتا ہوں، جی۔

محمد نسیم تریالی: چونکہ یہ ۳۱ دسمبر کو یہ پیسے lapse ہو رہے ہیں اگر آپ نے۔۔۔۔۔

جناب ڈیپی اسپیکر: نسیم صاحب ایک پرالریڈی ایک کمیٹی تو ہے جو۔۔۔۔۔

محمد نسیم تریالی: اس پر اسپیکر صاحب نے منستر خزانہ نے اور پی اینڈ ڈی کے منستر نے تین دفعہ اس پر واضح کر چکے ہیں کہ یہ پیسے۔۔۔۔۔

جناب ڈیپی اسپیکر: آپ تشریف رکھیں۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل: جناب اسپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ آپ کی رولنگ ایسی ہونی چاہیے کہ ہمارے واک آؤٹ کا باعث نہ بنے۔

اختر حسین لانگو: جناب اسپیکر! چونکہ آپ رولنگ دے رہے ہیں اس لئے کچھ گزارشات تاکہ ہمارے ایوان کی توقعات کے مطابق رولنگ ہو جناب اسپیکر! ان محکموں کو تنبیہ کیا جائے خاص کر پی اینڈ ڈی کا محکمہ ہے جناب! آٹھارب روپے کو بیٹھ شہر کی واٹر سپلائی کے لئے آئے تھے واسا کے لئے اس پر اجیکٹ کا بیٹھ غرق اس کو کر کے بند کر دیا جناب اسپیکر! پی اینڈ ڈی کا ایک سینئر آفیسر میں بحیثیت ایم پی اے میں

ایک کروڑ کی اسکیمات دیتا ہوں میرے تو ریلیز نہیں ہوتے لیکن ایک سینئر آفیسر پی اینڈ ڈی کا صرف اپنے ایک روڈ کے لئے ایک کروڑ روپے کا اسٹریٹ لائٹ لیتا ہے جناب اپسیکر! اس طرح کی بعد عنوانیوں کا اس طرح کی زیادتیوں کا آپ اپنی رونگ کے ذریعے نوٹس لیں اور ان کو تنبیہ کیا جائے کہ اس علاقے میں عوامی نمائندوں کی موجودگی میں وہ بغیر کسی سے صلاح مشورہ کیے صرف ایک روڈ کے لئے ایک کروڑ روپے کے اسٹریٹ لائٹ لے جاتے ہیں اور ہماری جو جائز اسکیمات ہیں ایک کروڑ روپے کے جو ہمارا استحقاق بنتے ہیں جو ہمیں لیٹر لکھا گیا ہے ہمیں دیے گئے ہیں ہمارے وہ فنڈ زرک لئے جاتے ہیں۔

جان محمد بلیدی: پوائنٹ آف آرڈر جناب اپسیکر! یہ ایوان ان لوگوں کے لئے ہے جو مبرز ہوتے ہیں اور اسوقت ایسے ممبر ایوان میں داخل ہوئے ہیں جو معطل ہے لہذا آپ رونگ دیں ان کو باہر نکالیں۔

جناب ڈپٹی اپسیکر: کون ہے؟

جان محمد بلیدی: عاصم کر دیکھو، تین ہے ان کا کوئی نوٹیفیکشن نہیں آیا ہے سر! ایکشن کمیشن آف پاکستان نے ان کی ممبر شپ restore کر دی۔

جناب ڈپٹی اپسیکر: جی، اچکزی صاحب!

عبدالجید خان اچکزی: جناب! ہماری ایک قرارداد تھی آج اس کو انہوں نے ٹیبل نہیں کیا ہے کہ گیلو صاحب کی منسٹری معطل ہوئی ہے اب وہ آگئے ہیں آپ اس قرارداد کو ایوان میں پیش کر دیں۔

جناب ڈپٹی اپسیکر: جو پہلے اپسیکر صاحب کی رونگ ہو گئی اس کے مطابق ہو گا۔

عبدالجید خان اچکزی: جناب! میں نے اپسیکر صاحب سے ان کے چیبیر میں بات کی تھی انہوں کہا جب گیلو صاحب آئیں گے تو ہو گی۔

جناب ڈپٹی اپسیکر: آئندہ ایجندے میں آجائے گی۔

عبدالجید خان اچکزی: ایجندے کی بات جناب اپسیکر! یہ ہے کہ یہ دو تھاریک التواہیں اس کا ہم نے ذکر کیا تھا جنگل پیر علیزی والا۔ آپ اس کو قرارداد کی شکل میں لائیں اب گیلو صاحب آگئے ہیں۔

اختر حسین لانگو: جناب! ایک تحریک التواہی اس کو قرارداد کی شکل دی گئی تھی اب عاصم کر دیکھو صاحب آگئے ہیں اس کو اب باقاعدہ عوامی مفادات کی خاطر ایجندے کا حصہ بنایا جائے۔

جناب ڈیپی اسپیکر: اس وقت ایجنسٹے کا حصہ نہیں بنائی جاسکتی ہے۔

عبدالجید خان اچکزی: جناب اسپیکر! اس پر اسپیکر صاحب نے رولنگ بھی دی ہے کہ اٹھارہ تاریخ کے اجلاس میں اس کو پیش کیا جائے گا بیچ میں انہوں نے گوشوارہ جمع نہیں کیا اس لئے نہیں آئے تھے۔

جناب ڈیپی اسپیکر: آج یہ ایجنسٹے کا حصہ نہیں ہے میر محمد عاصم کر گیلو۔ میں ان کو بتا دوں کہ میں نے گوشوارے جمع کئے تھے وہ misplaced ہو گئے تھے اب ان کو پیش گئے ہیں۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل: جناب اسپیکر صاحب اس پر رولنگ دے چکے ہیں کہ ہم اس قرارداد کو اٹھارہ تاریخ کے اجلاس میں لاٹیں گے۔ یہ کارروائی کا حصہ ہے۔

جناب ڈیپی اسپیکر: لیکن سردار صاحب اس ایجنسٹے کو اسپیکر صاحب نے خود ہی approve کیا ہے اس میں اس وقت تبدیلی کرنا ممکن نہیں ہے۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل: جناب! وہ اس پر رولنگ دے چکے ہیں قرارداد آج کے ایجنسٹے کا حصہ ہے۔  
جناب ڈیپی اسپیکر: یہ سمیں اسوقت نہیں ہے پر ایبلم ہو رہا ہے۔

عبدالجید خان اچکزی: آپ اس میں کر سکتے ہیں اس پر ان کی رولنگ پڑی ہوئی ہے تحریک التوا کے ایک حصے میں یہ قرارداد آچکی ہے وہ ہماری ٹیبل پر موجود ہے جو چن چیک پوسٹ والی قرارداد ہے۔ دوسرے کو بھی اس میں شامل کر دیں۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈووکیٹ: پونٹ آف آرڈر جناب! اس میں جو بات ساتھی کہہ رہے ہیں وہ یہ ہے کہ یہاں اسپیکر صاحب نے رولنگ دی تھی اور انہوں نے کہا تھا کہ یہ اٹھارہ تاریخ کی کارروائی میں شامل ہو نگے۔ اور اس کے لئے انہوں نے کہا تھا آپ اس کو دوبارہ لکھ کر submit کریں۔ ہم نے اس کو لکھ کر submit کر دیا ہے اور submission کے بعد ہوا یہ ہے کہ گلیو صاحب کا دستخط تھا گلیو صاحب چونکہ جوان کے معطلی کا نوٹس آیا اس وجہ سے اس کو انہوں نے چھوڑ دیا ہے اس میں بنیادی بات یہ ہے کہ اس میں رولنگ یہ پاس ہوئی تھی کہ یہ اٹھارہ تاریخ کی کارروائی میں شامل ہوگی اور ہم نے اس کو دوبارہ submit کر دیا تھا بیکاری میں۔ اب گلیو صاحب کے آنے کے بعد وہ بحال ہے تو یہ آسکتا ہے اس دن کی رولنگ کے بعد یہ کارروائی کا حصہ ہے اس کو میں سٹڈی کر کے بعد میں فیصلہ دونگا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: منشی پی ایڈڈی آگئے ہیں۔

عبدالرحیم زیارتوال ایڈوکیٹ: واسع صاحب بات ہو رہی ہے کہ وزیر اعظم کے ڈراؤٹ پیکنچ ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: اوکے۔ تشریف رکھیں۔ چونکہ ملکہ منصوبہ بندی و ترقیات نے از خود معزز ممبر ان کو یہ مراسلہ بھیجا تھا کہ وہ ایک کروڑ کے برابر اتنی اسکیموں کی نشاندہی کریں اور میں حکومت کو ہدایت کرتا ہوں کہ ملکہ منصوبہ بندی و ترقیات کے اس لیٹر کو آنکھ کیا جائے اور ممبر صاحبان نے جو ایک کروڑ کی اسکیمیں دی ہیں ان پر فی الفور عمل کیا جائے۔

عبدالرحیم خان زیارتوال، سردار محمد اعظم موسیٰ خیل، محمد نسیم تریائی اور چکول علی ایڈوکیٹ صاحب میں سے کوئی ایک اپنی مشترکہ تحریک التوانبر ۱۴۲ پیش کریں۔

#### مشترکہ تحریک التوانبر ۱۴۲

محمد نسیم تریائی: ہم اسمبلی کے قواعد و انصباط کا مجریہ ۱۹۷۷ء کے قاعدہ نمبر ۷ کے تحت تحریک التوانہ کا نوٹس دیتے ہیں تحریک یہ ہے کہ ڈیمک پروگرام کے تحت صوبے میں پانچ سو ٹیوب ویل کے کنشن کی منظوری دی گئی تھی اور اس میں ممبر ان کو دس دس نام تجویز کرنے کو کہا گیا تھا ہم نے وہ نام حکومت کو جمع کروادیئے لیکن اس تجویز کے برعکس اپوزیشن ممبر کو تین تین جبکہ ایک صوبائی وزیر کو دوسو پندرہ کنشن الائٹ کئے گئے یہ سراسرنا انصافی اور اپوزیشن ممبر ان کی حق تلفی ہے لہذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس اہم نوعیت کے معاملے پر بحث کی جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: There is some technical problem , let me check

وزیر پارلیمانی امور اور لیڈر آف اپوزیشن چکول صاحب آپ چیئرمیٹ کی رہنمائی کریں کہ رول میں ہے کہ کوئی ایک تحریک التوانہ دن با ضابطہ قرار دی جائے تو اس دن باقی تحریک التوانہ پر غور نہیں ہوگی میں اس پر آپ لوگوں کی رائے اور راہنمائی چاہتا ہوں۔ رول ۲ کو quote کر رہے ہیں۔

میر عبدالرحمن جمالی (وزیر قانون و پارلیمانی امور): جناب! یہ جو پہلی تحریک ہے اگر رول ۲ کے اجازت دیتا ہے تو میں اس کو پڑھ لوں۔

جناب ڈیپلی اسپیکر: جی۔

میر عبدالرحمن جمالی (وزیر قانون و پارلیمانی امور):

The right to move an adjournment of the Assembly for the purpose of discussing a definite matter of recent occurrence and urgent matter of public importance shall be subject to these restrictions only.

جناب ڈیپلی اسپیکر: اگر اردو کی کوئی کتاب ہے تو اس سے پڑھیں تاکہ سب سمجھ جائیں۔ زیارت وال صاحب اس میں پر ابلم یا آر ہا ہے کہ اگر ایک تحریک التوا ب اضابطہ قرار دے دی جائے رونگ آجائے تو اس دن باقی تحریک اتو انہیں آ سکتیں۔ اس پر تو آپ سے راہنمائی لے رہے ہیں۔

عبد الرحیم زیارت وال ایڈو وکیٹ: جناب اسپیکر! اس میں یہ ہے کہ جو ہماری قرارداد ہے۔

کچکول علی ایڈو وکیٹ: اس پر بات نہیں ہوئی اور آپ نے جب اس پر cognizance لیا اور تحریک کی اور اس پر آپ نے رونگ دی۔ ابھی تک کوئی تحریک بحث کے لئے منظور نہیں ہوئی ہے۔

عبد الرحیم زیارت وال ایڈو وکیٹ: جناب! آپ نے اس پر صرف رونگ دی کہ گورنمنٹ اس پر صرف عمل درآمد کروائے۔ اور باضابطہ تحریک بحث کے لئے منظور نہیں ہوئی ہے۔

میر عبدالرحمن جمالی (وزیر قانون و پارلیمانی امور): جناب! روں ۲ ہے تحریک اتو اپیش کرنے کی حد پر قیود۔ حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے اور فوری اہمیت عامہ کے حامل کسی واضح معاملے پر بحث کرنے کی غرض پر کسی تحریک اتو اپیش کرنے کے حق پر مندرجہ ذیل قیود عائد ہوں گے۔

(الف) کسی دن ایک سے زائد تحریک اتو اپیش کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی لیکن ایسی تحریک اگر کوئی ہوں جن کے قبل منظوری ہونے کے بارے میں غور نہ ہوا ہوا گلے روز تک ملتوی کر دی جائے گی۔

اور ان پر ان تحریک سے پیشتر جن کے نوٹس بعد میں موصول ہوئے ہوں اس ترتیب سے غور کیا جائے گا جس ترتیب سے موصول ہوئے ہوں۔

(ب) تحریک کا تعلق ایک واحد متعین معاملے سے جو حال ہی میں وقوع پذیر ہوا ہو ہونا چاہئے۔

(ج) تحریک کی غرض و غایبیت یہ نہ ہو کہ کسی ایسے معااملے پر از سر نو بحث کی جائے جو اجلاس میں زیر بحث لا یا جا چکا ہو۔ میں گزارش یہ کروں گا کہ پوائنٹ میری سمجھ میں نہیں آیا ہے کہ اپسیکر صاحب نے کیا کہا ہے۔

جناب ڈیپی اپسیکر: جان محمد صاحب یہاں معااملہ ہے اس سے آئندہ بھی اسمبلی کی راہنمائی ہو گی لہذا انہیں مکمل کرنے دیں۔

جان محمد بلیدی: جناب! آج آخری دن ہے انہوں نے آج سب کے مشورہ سے یہ طے کیا کہ آج سب کو منتباً جائے گا اور سب کو پیش کیا جائے گا یہ تو انہوں نے باقاعدہ رولنگ دی ہے۔ میر عبد الرحمن جمالی (وزیر قانون و پارلیمنٹ امور): نہیں وہ ان کی رولنگ ہو گی مگر تھوڑا قانون کو بھی آپ دیکھ لیں۔ میری گزارش یہ ہے کہ ایجمنڈ اورغیرہ اپسیکر صاحب بھی بناتے ہیں مگر یہ نہیں کہ آخری دن میں آپ کی ۲۹۔۰ تحریک التوا آجائے وہ نہیں نہایتی جاسکتی جس سے آپ کی دل آزاری ہو گی تو وہ راستہ آپ کو اپنا ناچاہیے کہ اتنا درک لود ہو جو ہم سب کے لیے مناسب ہو میں اس لیے یہی گزارش کر رہا تھا اس میں روں ۲۹ پڑھنا پڑیں گے جناب اپسیکر صاحب! اگر اجازت دیں روں ۲۹ کے تحت ان کے اختتام پر باقی رہ جانے والا کام قواعدہ ہذا کے تابع جملہ کام جو کسی دن کے لیے مقرر کیا گیا ہو اور جو نہت کے اختتام سے پیشتر پایہ تینکیں تک نہ پہنچا ہو آئندہ دن تک ملتی رہے گا جو اس کام کی انجام دہی کے لیے قابل استفادہ ہو یا کام سے متعلقہ رکن کی خواہش کے مطابق اسکو کسی ایسے دیگر دن تک کے لیے ملتی رکھا جاسکے گا جو اس کام کے لیے قابل استفادہ ہو لیکن غیر سرکاری ارکان کا کام مساوئے مسودہ قانون کی جگہ پیش کر دیا گیا ہو جو باقی اسکو ایسے دن حاصل نہ ہو گا اسکا آغاز ہو چکا ہو اندر وہی حالات اسکو پیش کیے جانے والے مسودہ قانون کے مساوئے اس دن کے لیے مقرر نہ ہو غیر سرکاری ارکان کی کارروائی پر تقدم حاصل ہو گا۔

جناب ڈیپی اپسیکر: میرے خیال میں پورا ایجمنڈ اکر کے تھوڑا بہت confusion ہو گیا ہے lets go with the agenda میں ۷۲۷ کو پڑھتا ہوں جو نیم تریائی صاحب نے پیش کی ہے تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ ڈیمک پروگرام کے تحت صوبے میں ۵۰۰ ٹیوب ویل کے لیے بھلی کی لٹکشن کی منظوری دی

گئی تھی اور اس میں اپوزیشن ممبر ان کو دس نام تجویز کرنے کو کہا گیا تھا ہم نے وہ نام ملکہ کو جمع کر دیئے لیکن اس تجویز کے برعکس اپوزیشن کو صرف تین تین جب کہ ایک صوبائی وزیر کو ۲۱۵ کنکشن الٹ کیے گئے ہیں یہ سراسرنا انصافی اور اپوزیشن وہ دیگر ایم پی ایز کی حق تلفی ہے لہذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس اہم نو عیت کے مسئلہ پر بحث کی جائے movers میں سے کوئی ایک بولے But to be very relevant and precise .

عبدالرحیم زیارت وال ایڈ ووکیٹ: باکل relevant بولیں گے۔

جناب ڈیپی اسپیکر: and to be to the point:

عبدالرحیم زیارت وال ایڈ ووکیٹ: اور سب سے بڑی relevancy اس میں یہ ہے ملکہ کا منظر اسوقت جو ہماری کیبنت ہے جو بھی منظر رہے جناب اسپیکر! وہ ملکہ کو اپنے لیے نہ کھیں ملکہ صوبائی ملکہ ہے اور صوبائی ملکہ کے ہوتے ہوئے اسکے جتنے بھی فرائض اور کام اور انکے پاس صوبے کے لیے جو فنڈز ہوتے ہیں وہ اس پر تمام صوبے کا حق بتتا ہے اب ۲۱۵ اپنے لیے الٹ کر کے ہمارے منظر صاحب نے کونسا اچھا کام کیا ہے اور بات یہ ہے کہ ۵۰۰ بھی نہیں ہیں بلکہ اگر میں اس میں توسعی کرنا چاہوں یہ ۴۰۰ سے زیادہ ہیں اس میں ایم پی ایز کو تین اور باقی جناب اسپیکر! ایک ٹیوب ویل کا جو خرچ ہے وہ میرے خیال میں ۲ لاکھ ۵۰ ہزار ہے تو یہ اس لیے صوبے کو دیا گیا تھا کہ خشک سالی سے جو لوگ متاثر ہوئے تھے اور جو ٹیوب ویل ان کو دیئے گئے ہیں ان کی کنکشن ضرورت تھی اور انکشون کے لیے دیا گیا تھا اگر یہ آپ انھا میں گے میں انھاؤ نگاہ اپنے ایک حلے میں اس کو ڈال دوں گا اپنے حلے میں خرچ کر دوں گا تو کیا یہ انصاف ہو گا۔

جناب ڈیپی اسپیکر: آپ نے اپنی پوائنٹ بتا دی اب ministerwater یہیں ان کی رائے لیں concerned minister چکوں صاحب اب

minister planing and development جی & power

مولانا عبدالواسع (سینئر وزیر): جناب اسپیکر! میں اپوزیشن کے دوستوں کی خواہش سمجھوں کہ وہ اتنی بڑھ

گئی ہے میرے خیال میں۔

Please decorum in the house Mr Buledi.

جناب ڈیپی اسپیکر:

مولانا عبدالواسع (سینئر وزیر): جناب اپنیکر! میرے خیال میں نہ ہم نے اسکو بار بار کہا ہے کہ ہم نے دس دس ماںگے ہیں نہ ہم نے ان سے کوئی لست مانگی ہے کہ اتنے دے دونہ ہم نے کوئی لیسٹ دیا ہوا ہے دوسری بات یہ ہے کہ اگر ہم نے کسی اسکیم سے پہلے اگر ہم نے اسکیم پر فیصلہ کر لیا کہ یہ چھٹی وہاں گئی ہے اگر ہم کسی سے ایک دو اسکیم مانگے تو اس کا مطلب نہیں ہے جناب اپنیکر! جتنی بھی اسکیمات پہلے تھیں پی اینڈ ڈی کر دے یا فائننس کر دیں تو ہم ان کو دے سکتے ہیں دوسری بات یہ ہے کہ محکمہ ایریکیشن گورنمنٹ آف بلوجستان ٹیوب ویل جہاں لگنا چاہتا ہے تو ان کی اپنی مرضی ہے اور حکومت با اختیار ہے اور ہم نے جوان کو دیا ہوا ہے اگر ان کے لیے قابل قبول نہ ہو تو پینٹک وہ کہہ دیں اور ہمیں لکھے کہ یہ ہمارے لیے قابل قبول نہیں ہے اور ہم انکے nomination نہیں کر سکتے تو ہم اسی علاقے کو کسی دوسرے کو دیں گے جوان کے علاقے سے تعلق رکھتا ہو یا ہم اپنے طور پر گورنمنٹ تقسیم کر سکتی ہے کسی ایم پی اے سے تجویز نہ مانگے تو محکمہ اور منسٹر چیف منسٹر حکومت بلوجستان اپنے طور پر وہ کہتا ہے کہ ۲۵۰ منسٹر نے اپنے لئے رکھا ہے میں کہتا ہوں کہ منسٹر ۲۵۰ نہیں بلکہ ۴۰۰ کا حق رکھتا ہے اپنے طور پر تقسیم کر سکتا ہے محکمہ اور ایک حکومت ہے اور وہ تقسیم کر سکتے ہیں لیکن پھر بھی ہم نے اپنے دوستوں کو ساتھ لیکر چلا ہے ہم نے ان کی تجاویز کو بھی سامنے رکھ کر اور اپنے حکومتی ساتھیوں کو بھی سامنے رکھ کر اور ساتھ ہم یہ تقسیم کر رہے ہیں اور ۲۷۰ جو ہے وہ صرف منسٹر کے نہیں چیف منسٹر اور حکومت وہ اپنے صوابدید پر جہاں جہاں بھی ضرورت سمجھتے ہیں تو وہ لگاتے ہیں تو میں دوستوں سے گزارش کروں گا کہ ان معاملات کو اگر خواہ مخواہ اس طرح کرتے ہیں تو ان کو اپنی تاریخ اپنی حکومت وہ بھی ذرا دہرانے اگر انہوں نے سارے ریکارڈ ابھی سامنے لاائیں بار بار جو ہمارے امتحان لیے جا رہے ہیں کہ یہ لوگ کیا کر رہے ہیں یہ لوگ ہمیں کیا جواب دیں گے ہم اس پر کیا کریں گے تو ابھی اور آج فیصلہ کر لیں ان کی حکومتیں گزری ہیں انہوں نے اپوزیشن کی ساتھ جو رو یہ رکھا ہوا ہو تو ہم پانچ فیصد سے آگے جائیں گے اگر ان کی اپنی حکومتیں انہیں اپنی حکومتوں کا پتہ بھی ہے پھر بھی ہمارے ساتھ یہ کرتے ہیں جب آپ حزب اختلاف میں بیٹھے ہیں تو ظاہر بات ہے کہ حکومت کا کام اپنے طور پر صحیح ہے لیکن پھر بھی ہم نے آپ کو ایم پی اے نہ صرف ایم پی اے ہمارے ساتھ ہیں وہ حق رکھتے ہیں اور کسی بھی معااملے پر لیکن پھر بھی ہم نے ساتھ اسکو لیکر چل رہے ہیں اور پسیے ہمارے بھی رلیز

نہیں ہوئے ہیں انکا بھی رلیز نہیں ہوا ہے کیونکہ پیسوں کی کمی کا آپ کو بھی پتہ ہے کہ ہمارے صوبے میں فنڈ نہیں ہے ہماری اسکیموں کا بھی رلیز نہیں ہوا ہے ان کا بھی رلیز نہیں ہوا ہے بہت سے دوستوں کا رلیز نہیں ہوا ہے تو میں ان دوستوں سے کہتا ہوں کہ یہ معاملہ اگر اسی طرح حکومت پر چھوڑ دیں اور حکومت انشاء اللہ ہر حلقے میں انصاف کے تقاضے کو پورا کرتے ہوئے اپنا کام جاری رکھے گی اگر وہ چاہتے ہیں کہ منستر ہوا اختیارات کچکول صاحب کے ساتھ کہتے ہیں کہ ملکہ ہوا اور تقسیم مجھے دے دیں اور حکومت کا کوئی وہ نہ ہو تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ ہمارے ساتھ نا انصافی کرتے ہیں اور زیادتی کرتے ہیں میں ان سے گزارش کرتا ہوں کہ ہمارے ساتھ اتنی زیادتی اور بے انصافی نہ کریں مہربانی!

جناب ڈپٹی اسپیکر: زیارت وال صاحب! میری simple سی گزارش یہ ہے کہ منستر صاحب کہہ رہے ہیں کہ، ہم نے کوئی لیٹر لکھا نہیں ہے۔

منستر صاحب فرماتے ہیں شاید انہوں نے کوئی ایسا لیٹر نہیں لکھا ہے یا کوئی نہیں مانگا ہے۔ اگر کوئی ایسا لیٹر ہے تو میں منستر صاحب کو ہدایت کرتا ہوں کہ وہ آپ لوگوں کے ساتھ بیٹھے کہ یہ کس طرح کالیٹر آیا ہے وہ بیٹھ کر جو آپ کا جائز مسئلہ ہے حل کرے جو منستر صاحب کی مجبوریاں ہیں وہ آپ کو بتا دیں گے منستر صاحب کہتے ہیں کہ ہم نے لیٹر نہیں لکھا ہے۔ It is very clear.

عبد الرحیم زیارت وال ایڈو وکیٹ: میں آپ کو لیٹر بھی پڑھ کر سنادیتا ہوں اور میں آپ کو لٹیں بھی دکھاتا ہوں کیا دوسوپندرہ ٹیوب ویل صرف قلات میں حق ہے اور پورا صوبہ ایسے پھرتا رہے اگر آپ کا انصاف کہتا ہے تو ہمارا خدا حافظ ہے واسع صاحب ذرا سن لیں۔

مولانا عبدالواسع (شمیر وزیر): جناب! ہم ایک بات کریں گے دوسوچا سو قلات میں نہیں ہونگے اور اس پر ہم بیٹھ کر دیکھتے ہیں اور چیف منستر صاحب اور منستر ارگیکیشن اس پر بیٹھ جاتے ہیں اور چیف منستر صاحب نے منستر ارگیکیشن کو بلا یا ہے اس معاملے میں چیف منستر اور منستر ارگیکیشن کے درمیان معاملہ چل رہا ہے اور اب تک وہ تقسیم نہیں ہوا ہے اور باقی تقسیم وہ کنفرم ہے اور ہم نے تقسیم کی ہے اپنے صواب دیدا ختیارات کے مطابق کی ہے اس میں کوئی گنجائش نہیں ہے۔

عبد الرحیم زیارت وال ایڈو وکیٹ: کچکول صاحب ذرا میں ان کو لیٹر تو پڑھ کر سناؤ جو وہاں سے جاری ہوا ہے

میں اس کا نمبر آپ کو بتاتا ہوں۔ آپ پھر اس کی کنفرمیشن کروائیں۔

جناب ڈیپلی اسپیکر: آپ اس کی کاپی مولانا صاحب کو دے دیں۔

عبد الرحیم زیارت وال ایڈو وکیٹ: میں مولانا صاحب کو کیوں دوں اگر آپ اس کی تصدیق نہیں کرواتے ہیں نہ کروائیں آپ اس کو چھوڑ دیں۔

PAB/PS/Ds.2003 اور یہ جاری ہوا ہے ۲۳ جون ۲۰۰۷ء کو جاری ہوا ہے ابھی اس کو دیکھ لیں اور اگر یہ ایسا نہیں ہے اور اس کے علاوہ جو یہ لست attested ہے ہمیلٹھ انسپکٹر کی۔ میں یہ تینوں لسٹیں آپ کو دکھا دیتا ہوں۔

جناب ڈیپلی اسپیکر: جناب زیارت وال صاحب اگر یہ تمام ایم پی ایز کو گیا ہے تو کم از کم میری نظر وہ سے نہیں گزر رہے۔

مولانا عبد الواسع (سنیئر وزیر): پوانٹ آف آرڈر۔ جناب! میرا خیال واپڈا کی طرف سے ہر ایک کی طرف دوسو سے بھی زیادہ لسٹیں گئی ہیں خالی لست جانے سے وہاں کچھ نہیں ہے کیونکہ وہاں انہوں نے فیز بلڈی یا اسٹیمیٹ بنانے کے لئے کوئی انہوں نے لست دی ہے۔ لست بنانے سے کچھ بھی نہیں بنتا ہے اب تک اگر انہوں نے یہ ثابت کر دیا کہ دوسو ستر اگر قلات میں لگا ہوا ہے لیکن وہاں کوئی بھی کیس نہیں لگا ہوا ہے لیکن وہاں فیز بلڈی کی لست واپڈا کو دینے سے یا وہاں لست بھجوانے سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے کہ یہ معاملہ ہو گیا۔ لیکن میں نے آپ کو وضاحت کر دی کہ اس معاملے پر جو دوسو ستر پیش کوٹھ کے طور پر رکھا ہوا ہے اس معاملے میں وہ سارے اب تک پڑے ہوئے ہیں اور چیف منستر صاحب اور ارگیکیشن منستر کے درمیان اس پر جو ہدایت چیف منستر جاری کر دیں گے تو اس پر پھر عمل درآمد ہو گا۔

جناب ڈیپلی اسپیکر: میرے خیال میں منستر صاحب نے صاف کہہ دیا ہے کہ ان پر عمل درآمد نہیں ہوا ہے دوسو ستر یا دو سو پچاس جو آپ کہہ رہے ہیں۔ جی چکول صاحب!

چکول علی ایڈو وکیٹ: جناب اسپیکر صاحب! میرے خیال میں رمضان ہے اور آج جو ہمارے سینئر منستر نے جس انداز سے ہمیں یہ کہہ دیا کہ ہم جو کر لیں گے ہماری حکومت ہے اور اگر وہ یہ فیصلہ کر دیں بلا شک ان کی حکومت ہے۔ لیکن اس صوبہ کے حقوق کے لئے ہم دیکھ لیں اس وقت یہ جو سمبلی ہے ہم لوگ یہاں

بیٹھے ہیں اور بلوچستان کی جوزینت ہے یہ کن کی کوششوں پر آئی ہے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: سینئر منستر Decorum in the house please لیڈر آف اپوزیشن کو بات کرنے دیں۔ اختر لانگو صاحب آپ میٹھیں۔

چکول علی ایڈ ووکیٹ: جناب اسپیکر صاحب! جب ہماری حکومت تھی ذوق فقار علی گمسی سی ایم تھا آپ اس وقت منستر پر ایڈ ڈی تھے جام صاحب۔ ہم تو ایک دفعہ ہی گورنمنٹ میں رہے ہیں اور اس وقت جب بھی میں کابینہ میں بیٹھا ہوں کبھی ہم لوگوں نے یہ فیصلہ ہی نہیں کیا ہے کہ اپوزیشن کو بلڈ وز کیا جائے یا اپوزیشن کے علاقوں کو فنڈ نہیں دیا جائے اگر جناب! ہم نے اس طرح کا کوئی فیصلہ کیا ہے جام صاحب میرے لئے قبل احترام ہیں وہ خود پلانگ کے منستر ہے ہیں میرے خیال میں یہاں ایسا کبھی نہیں ہوا ہے یہاں بلاک الوکیشن بھی ہوا ہے یا پی ایس ڈی پی ہوا ہے یہ ایک پسمندہ صوبہ ہے یہاں ہر ایک علاقے کو ہر ایک ضلع کو یہ ساری اسکیمات وہاں دی گئیں کہ ہم کس طرح اس پسمندہ صوبے کو کس طرح develop کریں۔ جناب والا! یہ تو صرف کنکشن ہیں کہ اس نے اتنے سوکنشن لئے۔ تمام بورنگ ہمارے سینئر منستر لے گئے۔ اور وہاں جوانڈر گرا و ڈنڈ والٹر انٹا ڈیپ ہے۔ پانی کو تو آپ سطح تک ہی نہیں لاسکتے ہیں۔ ہم نے یہ چلا�ا کہ ہمارے علاقے میں سارے کاریز زخک ہیں ہمارے علاقے میں بھی قحط ہے وہاں ابھی تک ایک بورہ ہی نہیں لگا ہے۔ آیا ساری چیزیں ایسی ہیں۔

مولانا عبد الواسع (سنئر وزیر): جناب والا! ہم اس طرح develop کریں گے جس طرح ڈاکٹر مالک نو ہزار پوسٹس مکران لے گئے اگر وہ انصاف ہے تو ہم ان کے نقش قدم پر چلتے ہوئے صوبے کو develop کریں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: اس معاملے میں ایک دوسرے پر انعام تراشیوں سے گریز کریں میں قائد ایوان سے گزارش کروں گا کہ وہ اس مسئلے کو وہ خود اگر حل کر دیں۔ اپوزیشن لیڈر اس کے پاس جائیں گے۔

اختر لانگو صاحب آپ تشریف رکھیں جی قائد ایوان!

جامع میر محمد یوسف (قائد ایوان): شکریہ جناب! بہت مہربانی آپ نے مجھے موقع دیا کہ میں اس پر اپنی کچھ بتیں کر سکوں یہ سوال تو کچھ دن پہلے بھی اٹھا تھا اور میں نے اس کے لئے کوشش کی کہ ہم اس پر

ثبت اقدام کریں لیکن نہیں ہوا۔ جس طرح کہ مولا نا واسع صاحب نے فرمایا کہ میں نے منشی کو بھی پابند کیا ہے کہ اس معاملے میں بیٹھ کر افعام و تفہیم کے ساتھ مستلوں کو حل کیا جائے ویسے بھی ہر ایک ممبر اسمبلی کا اپنا حق ہوتا ہے وہ اسمبلی میں اپنی بات کہے یا بولے۔ اور میں یہ بھی کہوں گا اپنے دوستوں کو اور ٹریزری والوں کو کہ بیٹھ کر ہم اس پر افعام و تفہیم سے فیصلہ کریں تو بہتر ہے۔ کیا کوٹھ فکس ہونا چاہئے کتنا ایم پی ایز کو دینا چاہئے کوئی ایسی جگہ میں ہیں جہاں بھلی پچھی ہی نہیں ہے اور جہاں بھلی پچھی ہے اس کو کس طرح سے کنکٹ کیا جائے گا۔ ویسے میں یہ کہوں گا اس پر جب ہر کمیٹی کا فیصلہ ہوتا رہتا ہے جناب اسپیکر صاحب ہر اشوپ پہلے فیصلہ دے چکے ہیں میرے خیال میں اس مسئلے میں بھی کوئی مشکل نہیں ہے کہ اس پر کوئی آدمی ثبت فیصلہ نہ کر دے تو میں اپوزیشن والوں کو یہ ضرور کہوں گا کہ اس پر زیادہ زور نہ دیں میں انشاء اللہ بیٹھ کر دیکھ لوں گا اور مولا نا واسع صاحب اور احسان صاحب نے جو اس کی formalities بنائی ہیں مجھے اس کا پتہ نہیں ہے اتنا مجھے صرف اس کا پتہ چلا تھا جب پرسوں اس کا سوال اٹھا تھا اس پر میں نے ایک ضرور directive دیئے تھے کہ مجھے پتہ چلے کہ اس کے رونر گیو لیشن کیا ہیں اس پر کس طرح سے عمل درآمد کیا جائے تو میں اس پر بیٹھ کر انشاء اللہ مولا نا صاحب کے ساتھ بیٹھ کر ایک ثبت فیصلہ کر لیں گے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: شکریہ! قائد ایوان نے بڑی ثبت بات کی ہے۔ They have taken notice of it

عبدالرحیم زیارت وال ایڈ ووکیٹ، سردار محمد عظیم موسیٰ خیل اور جناب محمد نسیم تریائی صاحب میں سے کوئی ایک اپنی مشترک تحریک التوانہ نمبر ۱۲۸ پیش کریں۔

عبدالرحیم زیارت وال ایڈ ووکیٹ: جناب اسپیکر! اس میں point of order یہ بھی آج بحث کے لیے تھا پر لیں میں بھی آچکا تھا۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: کیونکہ I am going according to the agenda.

عبدالرحیم زیارت وال ایڈ ووکیٹ: اس پر بحث کر لیں گے جناب اسپیکر! ایک ہی نوعیت کی دونوں قراردادیں ہیں جو واسع صاحب نے بھی کہا تھا کہ اسکو بحث کے لیے منظور کر لینے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: Mr Jan Buledi will you mention a members name?

is mention with due respect.

جان محمد بلیدی: جناب اسپیکر! مولانا واسع صاحب سینئر منستر نے باقاعدہ کہا تھا کہ دونوں تحریکوں کو ایک ساتھ بحث کے لیے منظور کیا جائے۔

مولانا عبدالواسع (سینئر وزیر): جناب اسپیکر! دونوں ایک حصی تحریک التوا تھیں وہ بھی ڈراوٹ سے تعلق رکھتی تھیں۔ تو اس وجہ سے ہم نے دونوں کو ملایا اور ایک تحریک التوا بحث کے لئے منظور کیا تو دونوں پر ساتھ ساتھ بولتے رہے۔

جناب ڈی پی اسپیکر: کچکوں صاحب! یہ ۱۸ ایساری ڈراوٹ سے متعلق ہے اور اس پر ہم پہلے بحث کر چکے ہیں جو پہنچ تھا اس پر رونگ میں دے چکا ہوں میرے خیال میں اس پر ہم مزید بحث کر کے ہم اپنا وقت ضائع نہ کریں۔

کچکوں علی ایڈ ووکیٹ: جناب اسپیکر! اگر ہم گزشتہ proceeding کو دیکھ لیں۔۔۔ وہاں کچھ قرارداد ہے تحریک التوا ہے کہ اسپیکر صاحب نے کہا تھا کہ انہیں ۱۸ ایساری کی تاریخ کو لے آئیں گے میری بھی ایک قرارداد تھی لیکن اس وقت ہمارے آج کی proceeding میں نہیں تھی حالانکہ وہ خود مختاری کے سلسلے میں تھی اور اس وقت اگر اس مسئلے کو ہم لوگ اٹھا لیتے اس وقت سارے پاکستان میں خود مختاری کے بارے میں کمیٹی وغیرہ بھی تشکیل دی گئی ہے انہوں نے جان بوجھ کر اسکو نہیں لایا ہم تو مزید اس کو چھیڑنا نہیں چاہتے۔ اس پر ہمیں واسع صاحب نے یقین دہانی کرائی تھی اس لیے میں نے اس دن بحث نہیں کی میں نے ۱۸ کے لیے چھوڑ دیا۔

جناب ڈی پی اسپیکر: زیارت وال صاحب!

عبد الرحیم زیارت وال ایڈ ووکیٹ: آپ کے اچنڈے کا پانچواں نقطہ ہے قرارداد پر بحث یہ اصل میں انہوں نے بھی کہا تھا ہم نے بھی ان کو کہا تھا کہ دونوں کو ایک کر کے اس پر آج کا دن بحث کے لیے رکھا تھا پر لیں والے بھی آپ چکے ہیں آپ اگر ریکارڈ کو چیک کرنا چاہتے ہیں اس میں ہے جناب اسپیکر! تو میرے کہنے کا مقصد یہ ہے کہ ان دونوں پر بحث ہی ہو یہ ایک دوسرے سے ملتے ہیں واسع صاحب نے بھی یہی کہا تھا۔

جناب ڈیپی اسپیکر: میرے خیال میں زیارت وال صاحب میری گزارش ہے آپ سے یہ جو ہم نے پہلے ڈسکس کی ہے یا انہی سے متعلق ہے اور پارائم منستر نے بھی recently ایک پکج اناؤنس کیا ہے۔  
عبد الرحیم زیارت وال ایڈو وکیٹ: جناب اسپیکر! خشک سالی میں ہم وہاں تک چلے گئے ہیں آپ کہتے ہیں کہ یہاں سے -----

جناب ڈیپی اسپیکر: ابھی تک یہ تو پیش ہی نہیں ہوئی ہے۔

عبد الرحیم زیارت وال ایڈو وکیٹ: اگر آپ کہتے ہیں میں پڑھ لیتا ہوں لیکن بات یہ ہے کہ یہ بحث کے لیے منظور ہے ہمارا کہنے کا مطلب یہ ہے۔

جناب ڈیپی اسپیکر: یہ ہمارے اچنڈے میں ہمارے ریکارڈ میں نہیں ہے جب نماز کا بریک ہو گا اسکو میں چیک کر لونگا اس کو اس لیے موئخ کر لیتا ہوں۔

عبد الرحیم زیارت وال ایڈو وکیٹ: پھر میں پیش کرتا ہوں جناب اسپیکر!

جناب ڈیپی اسپیکر: دیکھیں زیارت وال صاحب! سیکرٹریٹ مجھے inform کر رہے ہیں اس میں کوئی بحث کے لیے منظور نہیں ہوئی۔

جان محمد بلیدی: جناب اسپیکر! یہی تو سیکرٹریٹ کی کمزوری ہے واسع صاحب نے کہا سب نے agree کیا۔

جناب ڈیپی اسپیکر: اس کو ہم بریک کے بعد کیھے لیں گے کہ اسکی کیا پوزیشن ہے؟  
سردار محمد عظم موئی خیل: جناب اسپیکر صاحب! آپ ہماری بات کو ذرا سمجھنے کی کوشش کریں مولانا صاحب نے کہا تھا کہ یہ مشترکہ تحریک الٹوا ہے نیوز پیپر میں آیا ہوا ہے جناب اسپیکر صاحب اس پر بولنے کا موقع دے دیں ہمارے علاقے تباہ ہو گئے ہیں یہ بہت ہی اہم معاملہ ہے۔

جناب ڈیپی اسپیکر: او کے زیارت وال صاحب آپ پیش کریں please

مشترکہ تحریک الٹوا نمبر ۱۳۸

عبد الرحیم زیارت وال ایڈو وکیٹ: ہم اسمبلی کے قواعد انضباط کا مجریہ ۱۹۷۴ء کے قاعدہ نمبر ۰۷ کے تحت تحریک الٹوا کا نوٹس دیتے ہیں تحریک یہ ہے کہ گزشتہ کئی سالوں کی مسلسل خشک سالی اور سال روائی کی

بدترین خشک سالی نے لورالائی اور قلعہ سیف اللہ، پشین، قلعہ عبداللہ، ثوب، سبی، کوئٹہ مستونگ، قلات اور خضدار کے علاوہ صوبے کے اکثر اضلاع کے لوگوں کو نقل مکانی پر مجبور کر دیا ہے لیکن افسوس اس بات کا ہے کہ آج تک صوبائی یا مرکزی حکومت نے صورتحال کا سدباب نہیں کیا اور نہ ہی متاثرہ علاقوں کے عوام کی صوبائی اور مرکزی حکومت نے صورتحال کی کوئی مدد کی ہے یہاں تک کہ ملکی پرنٹ یا الیکٹرونک میڈیا پر اس کا کوئی حال احوال بھی پیش نہیں کیا گیا لہذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس اہم نوعیت کے مسئلے پر بحث کی جائے۔

جناب ڈپٹی اسپیکر: تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ گزشتہ کئی سالوں کی مسلسل خشک سالی اور سال رواں کی بدترین خشک سالی نے لورالائی اور قلعہ سیف اللہ، پشین، قلعہ عبداللہ، ثوب، سبی، کوئٹہ مستونگ، قلات اور خضدار کے علاوہ صوبے کے اکثر اضلاع کے لوگوں کو نقل مکانی پر مجبور کر دیا ہے لیکن افسوس اس بات کا ہے کہ آج تک صوبائی یا مرکزی حکومت نے صورتحال کا سدباب نہیں کیا اور نہ ہی متاثرہ علاقوں کے عوام کی صوبائی اور مرکزی حکومت نے صورتحال کی کوئی مدد کی ہے یہاں تک کہ ملکی پرنٹ یا الیکٹرونک میڈیا پر اس کا کوئی حال احوال بھی پیش نہیں کیا گیا لہذا اسمبلی کی کارروائی روک کر اس اہم نوعیت کے مسئلے پر بحث کی جائے۔ زیارت وال صاحب! آپ اپنی تحریک التواء پہ بولنا چاہیں گے؟

عبد الرحیم زیارت وال ایڈوکیٹ: شکریہ! جناب اسپیکر! بنیادی طور پر یہ جو تحریک التواء ہے اس وقت صوبے میں جاری جو خشک سالی اور قحط سالی ہے اور اسکے نتیج میں جناب اسپیکر! صوبے کو اسکے بیشتر اضلاع کو جس تباہی اور بر بادی کا سامنا ہے اسکو مد نظر رکھ کر ہم یہ تحریک التواء لاچکے ہیں اور اسکی کچھ فگر ز ہم آپ کو بتانا چاہیں گے اور ان فگر کے حوالے سے ہم کہنا یہ چاہیں گے کہ یہ جو ہمارا ایوان ہے یہ تحریک التواء کو قرارداد کی شکل دے کر اسکو منظور کریں اور باقاعدہ مرکزی گورنمنٹ سے ڈوزرا جگہ نیوں سے اور دنیا کی توجہ اپنی تباہی اور بر بادی کی طرف مبذول کرائے تو جناب اسپیکر! بنیادی طور پر جو مسئلہ ہمیں درپیش ہے خشک سالی کی حوالے سے اس میں جو جو اضلاع ہمارے متاثر ہوئے ہیں اس میں متاثر تو یہاں تک ہو چکے ہیں کہ بعض علاقوں میں پینے کا پانی آپ کو نہیں ملے گا بالکل پینے کے لیے پانی نہیں مل رہا ہے اور بہت سے لوگ مائیگریٹ ہو کے اس جگہ سے دوسری جگہ جا رہے ہیں اور اس میں میں مثال یہ پیش

کروں گا کہ آپ کے شہروں کی آبادی جس تسلسل سے بڑھ رہی ہے اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ آپ کے جو علاقے ہیں دیہات ہیں وہاں سے لوگ پانی نہ ملنے کی وجہ سے مائیگریٹ ہو کے شہروں کی طرف آرہے ہیں تو جناب اپیکر! اس میں میں آپ کو گزارش کرنا یہ چاہون گا کہ کوئی نہ سے ٹوپ ب تک جو سالانہ اوسط بارش ہوا کرتی تھی تقریباً ۲۰۰۔ گزشتہ ۸ سالوں کے دوران ۲۰۰ ملی میٹر بارش نہیں برسی ہے اور اسکے علاوہ جناب اپیکر! ہمارے پاس جو کاریزیں تھیں یہ ہے ۱۹۰ دس اضلاع میں اور باقی ہمارے ساتھی پھر آپ کو بتا دیں گے ان میں سے ۱۲۵۲ خشک ہو گئی ہیں اور باقی اس وقت جو بچے ہیں اس میں بھی تقریباً ۷۰، ۸۰ فیصد پانی ختم ہو گئے ہیں ۲۰، ۳۰ فیصد پانی ان کاریزوں میں رہ گیا ہے تو اس کے معنی یہ ہے کہ ہمارے کاریزات تقریباً خشک ہو گئے ہیں اور یہی پوزیشن ہمارے چشموں کی ہے جناب اپیکر! ہمارے پاس اس وقت ان اضلاع میں جو پشتون اضلاع میں جو چشمے تھے ۱۲۵۱ اور ان میں جو خشک ہو گئے ہیں ۱۲۵۰ اس وقت جو رہتے ہیں وہ ۸۲۶ ہیں اور اس کا بھی ۵۷ فیصد پانی کم ہو گیا ہے اور اسی طرح جناب اپیکر! ہمارے پاس جوان اضلاع میں ٹیوب ویلز ہیں ان ٹیوب ویلز میں ۱۱۳۳۲ ٹیوب ویلز تھے اور اس میں ۱۲۸۸ خشک ہو چکے ہیں ۴۰۲۲ ٹیوب ویلز جو جاری ہیں ان میں بھی پانی کی سخت کمی اور قلت کا انہیں سامنا ہے اور اسکے علاوہ جناب اپیکر! ہمارے پانی کی جو سطح گرگئی ہے پورے صوبے میں اگر اسکا اوسط نکالا جائے تو ۳۳۵ فٹ ہمارا پانی نیچے چلا گیا ہے جو کہ بہت زیادہ مقدار ہے اس کی زیریز میں جانے کی۔ ہمارے علاقوں میں سب سے بڑی فصل ہوا کرتا تھا جس کی پیداوار تھی بیالیس لاکھ بیتیں ہزار ٹن اور یہ پیداوار گھٹ کر رہ گئی ہے۔

جناب ڈپٹی اپیکر: شکریہ زیارت وال صاحب۔ آپ نے مجموعی خاک تو پیش کر دیا ہے اب ذرا گورنمنٹ کو بھی سن لیں۔

عبد الرحیم زیارت وال ایڈوکیٹ: جناب! میں اور تفصیل بھی پیش کرتا ہوں اور آگے جاتا ہوں اس میں یہ ہے کہ اس وقت ہمارے پاس جو مال مویشی تھے صوبے میں بیالیس لاکھ پینتیس ہزار۔ اور جو اس وقت ضائع ہو گئے یا مر گئے وہ ہیں ان تیس ہزار آٹھ سو اسی۔ اور ہمارے پاس بچے ہیں بارہ لاکھ سینتیس ہزار تو جناب! یہ صورتحال اور ہمارے پاس صوبے میں جوان اضلاع میں جنگلات ہوا کرتے تھے وہ بھی بڑی

مقدار میں ضائع ہو گئے ہیں اور ہماری جڑی بوٹیاں تھیں اور جوز مین کا قدرتی آس فنچ تھا کامل تباہ ہو گیا ہے اور اس میں آج تک ان مدت میں ان حوالوں سے مصنوعی جو طریقے استعمال ہوتے ہیں ہمارے علاقوں میں یا صوبے میں اس کے لئے کوئی منصوبہ بندی نہیں کی گئی ہے اور ہمارے پاس بعض اضلاع ایسے ہیں جہاں سالانہ اوسط بارش اکیس انچ تک ہوتی ہے چودہ انچ سے اکیس انچ تک جس میں ژوب، موسیٰ خیل، بارکھاں اور سبی ہرنائی کا علاقہ شامل ہے یہ ہمارے مال مویشی کے علاقے تھے اور ہر ایک مالدار کے پاس دو ہزار تین ہزار کے ریوڑ ہوا کرتے تھے جو ختم ہو کر رہ گئے ہیں۔ اسی طرح جو ہمارے آپاشی کا اریکیشن کا نظام تھا ہمارے کاریزموں ٹیوب دیل اور چشموم کا وہ نظام تقریباً ختم ہو گیا ہے اور جو زیرِ کاشت رقبہ تھا چھپن لاکھ وہ اب گھٹ کر بمسئلہ تیس لاکھ تک آگیا ہے خشکا بے تو سارے چلے گئے۔ تو اس صورتحال میں میں کہنا یہ چاہوں گا کہ آپاشی کے لئے ہماری حکومت سے مکمل اریکیشن نے ستاؤن ارب روپے مانگے ہیں کہ ہم ستاؤن ارب روپے سے صوبے کے تھتر بڑے basin پر جو catchment ہے اس پر ڈیم بنائے کر صوبے کو پانی کی قلت سے ہم بچا سکیں گے لیکن جناب ہمیں وہ پیسے بھی نہیں ملے ہیں اور اسی طرح میں یہ کہنا چاہوں گا جو قدرتی زمین کا آس فنچ تھا وہ بر باد ہو گیا ہے اس کو بحال کرنے کے لئے دنیا نے ایک طریقہ نکالا ہے اس کے لئے چیک ڈیم اور ٹرنسپر ہوا کرتے ہیں اس کو چیک ڈیم اور ٹرنسپر کے ذریعے کھاس اور دوسری چیزیں اگاتے بھی ہیں اور پانی کو اسٹوئر کیا جاتا ہے لیکن آج تک ہمارے ہاں وہ نہیں ہوا ہے اور اس طریقے سے ہماری جو جڑی بوٹیاں تھیں جو ضائع ہو گئی ہیں اور اسی طریقے سے فارن کی ایسی جڑی بوٹیاں ہیں جو یہاں سے جاتی تھیں جو ہمارے مختلف اضلاع میں آب ہوا کی مناسبت سے اُگ سکتے ہیں ہم اس کو اگاسکتے ہیں اس کو لانے کی ضرورت ہے اور اس کے علاوہ ڈیموں کی ہمیں ضرورت ہے اس کے ساتھ ساتھ ہمارے کچھ اضلاع ہیں اس تحریک التوا کے حوالے سے میں کہنا یہ چاہوں گا کہ ان اضلاع کے لئے ایک باقاعدہ کمیٹی ہو جو بھی مانیٹرنگ کا سسٹم بنائیں گے ان علاقوں کو آفت زدہ قرار دیا جائے۔ نمبر دوان علاقوں میں جوز مینداروں پر مالیہ کے پیسے بقا یا ہیں بشوں بجلی کے بلزان کو زرعی بینک کے ہیں یا دیگر مالیاتی اداروں کے ہیں یا بجلی کے ہیں وہ ان کو معاف کئے جائیں۔ نمبر تین میں یہ کہوں گا کہ ستاؤن ارب روپے صوبے میں جو ڈیموں کے لئے مرکز

سے مانگے ہیں ہماری صوبائی حکومت یہ اسمبلی اس کو قرارداد کی شکل میں پاس کرتے ہوئے صوبے کے لئے ڈیمانتڈ کرے اور اس کے ساتھ ساتھ پانی کے بہاؤ کو روکنے کے لئے جو چیک ڈیم جو جڑی بوٹیاں جو یا مصنوعی جو طریقے ہیں تجویز کرتے ہیں اس کی منصوبہ بندی کی جائے اس پر کام کیا جائے جناب اپسیکر! زمین کا حسن جو جڑی بوٹیوں اور قدرتی جنگلات پر مشتمل تھا جو ضائع ہو گیا ہے اس کے لئے مصنوعی طریقے سے اس کو بحال کرنا اس پر کام کرنا۔ اس کے علاوہ جو ہماری مالداری ختم ہوتی ہے ان کے لئے جو علاقے میں آپ کو بتاچکا ہوں جہاں پر اکیس انج تک او سط سالانہ بارش ہوتی ہے ان علاقوں میں کام کیا جائے اور ان میں جدید چرگا ہیں بنائی جائیں اس کے لئے فنڈ زمہیا کئے جائیں اور اس طریقے سے مالدوں کی حوصلہ افزائی کی جائے اور ان کو نئی نسلیں وہاں متعارف کرانی چاہئیں۔ ان کی حفاظت کرنی چاہئے اور اس طریقے سے جتنے ہمارے مالدار ہیں یا زمیندار ہیں جن کی مالداری یا زمینداری بالکل تباہ ہو گئی ہے میری گزارش ہے کہ اس قرارداد کے حوالے سے یہ مطالبہ کیا جائے کہ اس وقت تک ان کی مسلسل مدد کی جائے۔ جب تک یہ آفت ان علاقوں سے ٹل نہیں جاتی۔ وہ مدد مالدار کی شکل میں ان کو غذائی اجناس کی شکل میں بھی ان لوگوں کو دی جائے تاکہ وہ اپنی زندگی بسر کر سکیں۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل: جناب! میں بھی محرك ہوں محرك کے حوالے سے میرا حق بتتا ہے مجھے بھی موقع دیا جائے۔

جناب ڈیپی اپسیکر: زیارت وال صاحب! تحریک التوانہ ۱۵ اس کو بھی اس بحث میں شامل کر لیا جائے سنئیر منستر سے بھی رائے لے لیتے ہیں کہ کیا کیا جائے؟

مولانا عبدالواسع (سنئیر وزیر): تحریک التوانہ ۱۵ کیا ہے؟

جان محمد بلیدی: ٹھیک ہے اس کو تحریک التوانہ ۱۵ کے ساتھ منسلک کر کے ایک ساتھ بحث کے لئے منظور کریں۔

جناب ڈیپی اپسیکر: اس کے لئے ووٹگ ہوگی۔

It will go for voting. it will be put before the assembly. yes minister revenue.

میر محمد عاصم کرد گیلو (وزیر مال): جناب زیارت وال، سردار محمد اعظم موسیٰ خیل اور نسیم تریاں کی تحریک التوانہ

نمبر ۱۲۸ جو آج اس اسمبلی میں پیش کی گئی ہے جناب! یہ ایک حقیقت ہے کہ بلوچستان گزشتہ تین سالوں سے نہیں آٹھ سالوں سے بالکل قحط سالی کی لپیٹ میں ہے آپ کو علم ہے جن اضلاع کا زیارت وال صاحب نے ذکر کیا ہے اس میں لورالائی، قلعہ سیف اللہ، پشین، قلعہ عبداللہ، ژوب، سبی، کوئٹہ، مستونگ، قلات اور خضدار اس کے علاوہ کئی اور اضلاع ہیں جیسے خاران، چاغی، گواڑ اور پسندی ہے جی ہاں سارے بلوچستان اس خشک سالی کی لپیٹ میں ہے۔ گزشتہ آٹھ سال سے قحط سالی نے اس سارے ریجن کو لپیٹ میں لے رکھا ہے کچھ افغانستان کے علاقے ہیں کچھ ایران کے علاقے ہیں یہ سارا ریجن اس سے متاثر ہے۔ یہاں ہمارے کچھ اضلاع کے لوگ دوسرے اضلاع کو migrate ہو کر چلے گئے ہیں جیسے خاران ہے چاغی ہے وہ سارے migrate ہو کر چلے گئے ہیں جیسے ہمارے بھاگ میں پینے کے لئے پانی نہیں ملتا ہے وہاں پر پچاس روپے فی ڈرم پانی کا ملتا ہے وہاں سے سارے لوگ ٹمپل ڈیرہ اور دیگر نہری علاقوں کی طرف شفت ہو گئے ہیں۔ جوزیارت وال صاحب نے کہا ہے کہ اس سے تقریباً اسی لاکھ مال مویشی متاثر ہوئے ہیں اور ہمارے باغات جنگل بانی ان تمام پر اس کا اثر پڑا ہوا ہے۔

جناب اسپیکر صاحب! آپ کو معلوم ہے جو ہمارے صدر صاحب نے تین ہزار ڈب ویل دینے تھے اس خشک سالی کی مد میں دینے نہ کہ بلوچستان میں جو قحط سالی ہے اس کا اثر ختم کرنے کے لئے لگائے جائیں جس میں سے بارہ سو install ہوئے ہیں جیسے قلعہ سیف اللہ میں ہوئے ہیں یہ صرف ڈراوٹ کو ختم کرنے کے لئے لگے ہیں۔

جناب ڈیپی اسپیکر: منظر صاحب آپ اپنا موقف بتائیں اور اس کے لئے تحریک ۱۵۱ آگے آ رہی ہے۔

میر محمد عاصم کرد گیلو (وزیر مال): جناب! آپ کو علم ہوا کہ جب ہمارے پرائم منظر میر ظفر اللہ جمالی صاحب آئے تھے تو اس میں بھی ہم لوگوں نے یہ مسئلہ اٹھایا تھا کہ ڈراوٹ کی مد میں کچھ دے اسی ٹائم پر ائم منظر نے اعلان کیا کہ دوارب روپے دیں گے ایک ارب روپے اسی ٹائم دینے تو اس سے ہمارے پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ نے ڈیم وغیرہ روڈ اور پیکشنس ڈیبوں میں لگا رہے ہیں۔ ابھی اس دفعہ جو ہمارے پرائم منظر شوکت عزیز صاحب آئے تھے انہوں نے وعدہ کیا ہے کہ جو ہمارے ایک ارب روپے رہتے تھے تو انہوں نے کہا میں بھیج دوں گا۔ اور وہ بھی آ جائیں گے اور جو اس کے لئے ہمارا

پی ایڈڈی ڈیپارٹمنٹ پلانگ کرے گا۔ لگ جائیں گے۔ جناب! آپ ہمیں سن لیں بعد میں رائے لے اور اب قحط سالی کی مد میں بھی مرکز سے درخواست کی گئی ہے۔ اور یو این ڈی پی سے بھی ہولوگوں نے درخواست کی ہے ہماری جتنی foreigner donor agency ان سے بھی ہم لوگوں نے درخواست کی ہے کہ ہمیں قحط سالی کی مد میں جو بلوچستان میں ہے اس کی مد میں ہمیں دیں۔ ہم نے ساروں سے روکنیست کی ہے اور صوبے کے مسائل اور وسائل آپ کو اچی طرح معلوم ہیں کہ ہمارا صوبہ کس طریقے سے چل رہا ہے۔

جناب ڈی پی اسپیکر: او کے جب ۱۵ اجت کے لئے آئے گی اس وقت آپ اپنا موقوف بیان کرنا۔  
کیا گورنمنٹ favour کرتی ہے کہ اس تحریک کو ۱۵ اکے ساتھ ملا کر بحث کی جائے۔

میر محمد عاصم کر دیگلو (وزیر مال): جناب اسپیکر صاحب! اس کو اس تحریک اتو کے ساتھ ملا کر بحث کے لئے منظور کریں تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب ڈی پی اسپیکر: او کے۔ اس تحریک کو بھی تحریک اتو نمبر ۱۵ کے ساتھ ملا کر دو گھنٹے کی بحث کے لئے منظور کی جاتی ہے۔ شکریہ!

The house is adjourned for zohor prayer and will meet again at 3:00 PM.

اجلاس کی کارروائی ایک بجکر بیا لیں منٹ پر ظہر کی نماز کے لئے ماتوی کر دی گئی۔  
(اسپلی کا اجلاس دوبارہ تین بجکر پچیس منٹ پر زیر صدارت جناب اسپیکر الحاج جمال شاہ کا کڑشروع ہوا)

جناب اسپیکر: کورم پورا ہے؟  
سیکرٹری اسپلی: جی۔

### قانون سازی

جناب اسپیکر: بِسَمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ - وزیر قانون و پارلیمانی امور مسودہ قانون نمبر ۳۳ کی بابت تحریک پیش کریں۔

میر عبدالرحمن جمالی (وزیر قانون و پارلیمانی امور): بِسَمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ - میں وزیر قانون و پارلیمانی

امور تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی افسران قانون کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ ۲۰۰۳ء کو فی الفور زیر غور لایا جائے۔

جناب اسپیکر: سوال یہ ہے کہ صوبائی افسران قانون کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ ۲۰۰۳ء کو فی الفور زیر غور لایا جائے؟ (تحریک منظور ہوئی) وزیر متعاقہ اگلی تحریک پیش کریں۔

میر عبدالرحمن جمالی (وزیر قانون و پارلیمانی امور): بسم اللہ الرحمن الرحيم۔ میں وزیر قانون و پارلیمانی امور تحریک پیش کرتا ہوں کہ صوبائی افسران قانون کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ ۲۰۰۳ء کو منظور کیا جائے۔

جناب اسپیکر: سوال یہ ہے کہ صوبائی افسران قانون کا ترمیمی مسودہ قانون مصدرہ ۲۰۰۳ء کو منظور کیا جائے۔

جان محمد بلیدی: ہم اسکی منظوری کے حق ہیں لیکن یہ ہے کہ یہ آج سے جو منظور ہے پرانے اس طرح نہ ہو یہ آج سے ہی effective ہو۔

جناب اسپیکر: اس میں کیا ہے؟

میر عبدالرحمن جمالی (وزیر قانون و پارلیمانی امور): آپ نے اس بل کے statement اور objects and regions point clear کر لیں گے۔ آپ ذرا اپنا automatically کر لیں گا۔ وہ آج سے ہی ہوتا ہے۔

جناب اسپیکر: نہیں اس میں دو سال پرانے acts ہیں۔ آپ اس کو check کریں۔

میر عبدالرحمن جمالی (وزیر قانون و پارلیمانی امور): اس بل میں بھی Calls the provincial law officers amendment bill 2004۔ اس میں ہے جی ہے۔

It will come into force at once and shall be deemed to have taken effect on the first day of December 2002.

جناب اسپیکر: صحیح ہے ۲۰۰۳ء کا ہے۔

کچوں علی ایڈوکیٹ (قائد حزب اختلاف): جتنے appointments اس سے قبل کیئے ہیں وہ

null and void ہوں گے۔ آپ سر! دیکھیں یہاں ایک conflict ہے۔ یہ law کا معاملہ ہے اس پر کچھ توجہ دیں یا یہ ہے کہ it shall come into force at once. اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ ابھی قابل نافذ ہوگا۔ اس کے بعد یہ ہے shall be deemed to have taken effect on first day of December, 2002۔ یہ پھر یہاں conflicted ہے۔

جناب اسپیکر: جمالی صاحب! کیا position ہے اسکا؟ ابھی یہ اُدھر۔۔۔۔۔

جان محمد بلیدی: اس کو سر! آج ہی سے کر دیں۔

چکول علی ایڈووکیٹ (قائد حزب اختلاف): آج ہی سے کر دیں at once جب ہوا ہے تو باقی جو وہ delete کر دیں۔

میر عبدالرحمن جمالی (وزیر قانون و پارلیمانی امور): یہ سر! آج ہی سے کر دیں اُس میں فرق کوئی نہیں۔

چکول علی ایڈووکیٹ (قائد حزب اختلاف): آج ہی سے کر دیں۔

میر عبدالرحمن جمالی (وزیر قانون و پارلیمانی امور): اب کوئی پچھھا تو نہیں جائے گا۔

چکول علی ایڈووکیٹ (قائد حزب اختلاف): ہاں۔ and کے بعد shall deemed وغیرہ کو ۲۰۰۳ء سے ختم کیا جائے۔

میر عبدالرحمن جمالی (وزیر قانون و پارلیمانی امور): میں ایک منٹ عرض کرتا ہوں۔

جناب اسپیکر: اُس میں پھر تھوڑا سا ابھی سے آپ لکھ کر دیدیں کہ ایسا ہوگا۔ کیونکہ وہ اُدھر پہلے تو ۲۰۰۲ء کا جمع ہوا ہے۔

جان محمد بلیدی: ۲۰۰۲ء کی بجائے ۲۰۰۳ء کر دیں۔

میر عبدالرحمن جمالی (وزیر قانون و پارلیمانی امور): جناب! اسی میں ایک مجھے گزارش کر لینے دیں۔ اگر ۲۰۰۳ء سے ہی ہم کر رہے ہیں تو پرانی تقریبیوں پر اس کا کوئی اثر نہیں پڑے گا۔

چکول علی ایڈووکیٹ (قائد حزب اختلاف): جناب! بات یہ ہے کہ ہو گانا۔ کہ یہ آپ یہ کہیں گے کہ اس کی جو۔۔۔۔۔

میر عبدالرحمن جمالی (وزیر قانون و پارلیمانی امور): جناب! نہیں ہو گا میری آپ سے گزارش ہے۔ زیادہ سے زیادہ آپ اس کو ۲۰۰۷ء کرنا چاہتے ہیں تو جو۔۔۔۔۔

کچوں علی ایڈوکیٹ (قائد حزب اختلاف): جناب! ہم کہتے ہیں کہ اس کو آپ اس طرح لے جائیں کچوں علی ایڈوکیٹ (قائد حزب اختلاف): جناب! ہم کہتے ہیں کہ اس کو آپ اس طرح لے جائیں کچوں علی ایڈوکیٹ (قائد حزب اختلاف): It shall come into force at once. باقی جو full stop لگا دیں۔ باقی جو

ہے اُس کو stanza omit کیا جائے۔

جان محمد بلیدی: وہ خود بخود آج ہی سے ہو گا۔

جناب اسپیکر: جی۔

کچوں علی ایڈوکیٹ (قائد حزب اختلاف): وہ at once جب ہو گا ۲۰۰۷ء پھر conflict ہو گا۔

میر عبدالرحمن جمالی (وزیر قانون و پارلیمانی امور): کچوں صاحب اسوقت اگر تمہیں پیش نہ کریں تو بہتر ہی ہے کیونکہ پرانی کسی چیز پر وہ لا گو نہیں ہوتا ہے۔

کچوں علی ایڈوکیٹ (قائد حزب اختلاف): جناب والا! بات یہ ہے ہم لوگوں نے لکھا ہے یہاں کہ ہو گا کا مطلب یہ ہے کہ اس date سے یہ تو بھی ہوا اور retrospective بھی ہوا۔ یعنی آج بھی ہے اور دو سال قبل بھی ہے اسلئے ہم کہتے ہیں کہ یہ جو جملہ ہے یہ آپس میں اس میں تضاد ہے بہتر یہی ہو گا اس کو at once کے بعد جو باقی جو جملے ہیں انہیں حذف کیا جائے۔

میر عبدالرحمن جمالی (وزیر قانون و پارلیمانی امور): چلیں جی دیکھتے ہیں پھر میں۔۔۔۔۔

کچوں علی ایڈوکیٹ (قائد حزب اختلاف): ٹھیک ہے جناب!

جناب اسپیکر: تو اس کا اب کیا کریں؟

کچوں علی ایڈوکیٹ (قائد حزب اختلاف): ہاں! اس کو جناب! یہ جو جملہ ہے بقايا اس کو حذف کیا جائے۔ یہ تو پھر ridiculous ہو گا۔ ایک طرف تو ہم یہ کہتے ہیں کہ آج سے ہی نافذ اعمال ہو گا۔ اور اسکے بعد پھر ہم کہتے ہیں کہ دو سال قبل سے اس کے وہ اثرات ہوں گے۔ یہ کیا ہے؟

میر عبدالرحمن جمالی (وزیر قانون و پارلیمانی امور): اصل میں اس وقت problem یہ ہے کہ اس میں ترمیم نہیں ہو سکتی۔ آپ کا point بالکل valid ہے۔ میں مانتا ہوں۔ اس میں تھوڑی سی اگر رعایت کر جائیں تو۔۔۔

کچوں علی ایڈوکیٹ (قائد حزب اختلاف): جناب! ہم رعایت آپ کے ساتھ کر دیں گے لیکن ایسا نہیں ہے یہ پھر جائے گا۔

جناب اسپیکر: اس وقت position کیا ہے؟ وہی ترمیم آپ لاں گے کیا کریں گے آپ؟  
کچوں علی ایڈوکیٹ (قائد حزب اختلاف): اسیں جناب! ہم لوگ ایک ترمیم لے آئیں گے۔ وہ بھی ایس اینڈ جی اے ڈی۔۔۔ دیکھیں جناب! پہلے بھی ہم لوگوں نے کچھ ایسے غلط جملہ چھوڑ کر اس Bill کو قانون کی شکل میں بنادیا یہ پھر ہمارے لئے اچھی باتیں نہیں۔ ہم لوگ دیکھیں قانون کا نفاذِ عمل کب ہوگا؟ یہ آج سے جو table ہو گایا اس کے بعد عمل لوگ retrospective کہہ دیں گے جو یہاں دیدیا ہے دسمبر ۲۰۰۷ء۔ یہاں ہم لوگوں نے بہ یک وقت کہہ دیا ہے کہ آج سے بھی یہ کیا effective ہو گا اور دوسال قبل سے conflict ہو گا۔ یہ جو ہوگی اس کو کسی طرح آپ renew کر دیں۔

میر عبدالرحمن جمالی (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی): conflict نہیں ہو گا کچوں صاحب اس قانون میں ترمیم کرنے کی وجہ یہ ہے کہ جب سے جمہوریت بحال ہوئی ہے۔ enforcement اُس کی اب ہوگی جب اسیبلی سے pass ہوگی۔

کچوں علی ایڈوکیٹ (قائد حزب اختلاف): جناب! میں آپ کی خدمت میں کہہ رہا ہوں یہ ٹھیک ہے اس حد تک ہم اتفاق کر لیں گے یہ جو It shall be deemed to have been taken what is the meaning of the head-sentence? head-sentence mean it is آپ تو اپنی سن کے استوڈنٹ ہیں آپ ان چیزوں کو ہم سے بہتر جانتے ہیں۔ retrospective effect. Retrospective effect mean سال کے بھی جو Order ہوئے ہیں یا جو قانونی action ہوا ہے وہ بھی اس قانون کی زد

میں آئیں گے۔

میر عبدالرحمٰن جمالی (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی): جناب! قانون کا ایسے ہی ہوتا ہے It shall come into force at once and shall be deemed to have that meaning .taken effect on the first day of democratic setup کہ جس دن سے آیا ہے اُس دن سے یہ یا ہے۔ مطلب پرانی۔ میری گزارش سن لیں آپ You might be having your own point of view , I might agree, I might disagree with you. مگر وہ ٹھیک ہے صرف یہی ہے کہ جب سے جمہوریت آئی ہے اُس وقت سے جو ہے یہ قانون لاگو ہوگا، ہوگا ابھی مطلب پرانی تقریبوں پر اُس کا کوئی after affect نہیں ہوگا۔ اب جو آپ اس کے ----

شیخ جعفر خان مندوخیل: Honourable Law Minister سے ویسے ہی اس کی وضاحت چاہوں گا پھر اس دو سال میں اس کو کون چلاتا رہا ہے؟ مطلب یہ کہ اگر Governor چلاتے رہے ہیں اس بھلی نے amend نہیں کیا ہے تو آج ہی سے آپ amend کر رہے ہیں تو آج ہی سے لاگو کریں۔ اور اگر Chief Minister چلاتے رہے ہیں تو میں سمجھتا ہوں the rules وہ چلاتے رہے ہیں یہ دو سال۔ آج آپ اُس کی retrospective approval دے رہے ہیں اُس کو جو کچھلی اُس نے کارروائی کی ہے اس کی وضاحت آجائے کہ یہ دو سال کے درمیان اس Authority کو Governor چلاتے رہے ہیں یا Chief Minister چلاتے رہے ہیں؟ اگر Governor چلاتے رہے ہیں تو آج کے بعد اُس کو Chief Minister چلاتے رہے تاکہ آگے وہ چلائے۔ اگر Chief Minister چلاتے رہے ہیں جب اس بھلی نے منظور ہی نہیں کیا under what Authority چلاتا رہا ہے؟ اس کی تھوڑی اگر وضاحت کر دیں۔

میر عبدالرحمٰن جمالی (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی): اس کی وضاحت جی میں کر دیتا ہوں۔ یہ اس کا

number two. In the Provincial Law Officers Ordinance 2001

and Section 213 for the word

Governor where-ever occurring the word Chief Minister shall

اس کا مطلب پہلے یہ Governor صاحب ہی چلاتے رہے ہیں ٹھیک be substituted.

ہے جی۔ Constitutionally Advocate General وہ اُن کا کام ہے

کرنا۔ اور Additional Advocate General nomination ایک اور جو

Chief Minister کرتے رہے ہیں۔ اب یہ تجویز کہ ہماری کوتا ہی ہے یا ابھی تک یہ قانون

کیوں نہیں پاس ہوا مطلب Governor صاحب ہی کرتے رہے ہیں۔ ابھی یہ بھی نہیں کہ جی

Governor اور Governor Chief Minister میں کوئی conflict ہے۔ مگر جو

Governor یہ جو Constitutional Powers exercise Governor ہے تو صاحب کو ملے

تھے پہلے وہ ہم چاہتے ہیں جیسے پہلے پاور Chief Minister صاحب کو ملے ویسے اب اُن کو ملنے

چاہئیں۔ یہ آپ کا point ٹھیک ہے میں مانتا ہوں کہ پہلے وہ کر رہے تھے from this day جو

ہے جس دن قانون پاس ہو تو Chief Minister کریں جی۔

کچوں علی ایڈوکیٹ (قائد حزب اختلاف) : جناب! جہاں تک Governor اور CM کا ہے ہم

یہ کہتے ہیں Assembly Executive Power اس وقت CM صاحب کے پاس ہونے

چاہیئے ہم اس چیز کے favour میں ہیں۔ لیکن ہم صرف یہ کہتے ہیں کہ اس کی جو Section No.

2 ہے یہاں جو retrospective effect والی بات جو sentence اُنہوں نے

construct کی ہے اُس میں یہ آتا ہے اس میں جو past میں جتنے proceedings ہو گئے

ہیں اور جتنے وہ پھر اپنے جو arbitrate power ہوں گے کسی کے قانوناً وہ انہیں استعمال کر دیں

گے جناب! اور یہاں یہ بھی نہیں لکھا ہے کہ اس سے پہلے جتنے بھی Orders ہیں کہ اُن آرڈروں کو یا

وہ جو proceedings ہیں اُن کو ہم لوگ protect کر لیں گے کوئی ایسا clause بھی نہیں۔

اس لئے ہم کہتے ہیں کہ بہتر یہی ہے جیسا کہ مندو خیل صاحب نے فرمایا وہ ہماری کوتا ہی رہی ہے اسمبلی کی

کو تاہی رہی ہے مذکورت کے ساتھ کہ ہم لوگوں نے دوسال تک وہ قانون پیش نہیں کیا ہے۔ لیکن ابھی یہ نہیں کہ ہم لوگوں نے دوسال وہ قانون پیش نہیں کیا ہے ہمارے اختیارات نہیں ہوئے ہیں ابھی ہم لوگ *technical irregularity* حوالے سے کہتے ہیں کہ انہیں ہم exercise کر لیں۔ یہ تو ایک *shall deemd to have effect on* ہوگی بلکہ جناب! آج سے کر دیں۔ یہ

first day of december, 2002 اس جملے کو حذف کیا جائے جناب!

عبدالرحیم زیارت وال ایڈ ووکیٹ: جناب اسپیکر! اس میں ہم پہلے بھی بتاچکے ہیں کہ اگر ان چیزوں کو پہلے زیر غور کر ٹھیک کریں گے یہ خود بخوبی ٹھیک ہونے لیکن جب اس کو دونوں سے مستثنی قرار دینے کے لئے تحریک لاتے ہوں تو اس قسم کی خامیاں اس میں آ جاتی ہیں۔ پھر اگر ہم روز روز کھڑے ہو کر آپ کے سامنے ان باتوں کو دھرائیں تو ہمیں اچھی نہیں لگتی کیونکہ اس وقت اس بل کی کلاز (۲) میں جو صورتحال ہے۔ یعنی کہ آپ اسے آج پاس کر اکر ۲۰۰۲ء سے عملدرآمد کروائیں گے۔ کہنے کا مقصد یہ ہے کہ ہمارے بہت سے قوانین ایسے ہیں جن پر ہم نے آج تک کام ہی نہیں کیا ہے اور بہت مشکل سے ہیں جیسا کہ جعفر خان نے کہا کہ یہ جو آج تک یہ چلاتے رہے وہ کس قانون کے تحت جب ہم اس کو implement کریں گے دسمبر ۲۰۰۲ء سے تو واقعتاً بیچ میں جو کام ہوئے ہیں جس نے بھی کئے ہیں۔ جس نے بھی execution کئے ہیں جس طریقے سے بھی کئے ہیں اس کا کیا بنے گا تو سیدھی سیدھی بات یہ ہے کہ اس کو آج سے نافذ اعمال قرار دے۔

جناب اسپیکر: ان الفاظ کو نکالنے کا طریقہ کیا ہوگا؟

عبدالرحیم زیارت وال ایڈ ووکیٹ: جناب اسپیکر! سمبلی کا طریقہ کاریہ ہے کہ ہم اس میں تراجمم لاائیں گے۔ اگر دوستوں کو منظور ہو تو ابھی فوری طور پر بھی ہم تراجمم لاائیں گے اور وہ الفاظ کمال سکتے ہیں۔

میر عبدالرحمن جمالی (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی): اب بالکل صحیح کہہ رہے ہیں کہ کلاز (۲) جس میں آپ کا مقصد ہے یہاں پر فل اسٹاپ ہونا چاہئے باقی جو چیزیں ہیں وہ delete ہو جائے۔ تو ہمیں اس میں کوئی اعتراض نہیں۔

عبدالرحیم زیارت وال ایڈ ووکیٹ: جب اپوزیشن اور ٹریشری پنجر دونوں کو منظور ہے۔ تو اس میں اسی طرح

ترمیم کی جائے۔

جناب اسپیکر: رحیم صاحب! آپ اسمبلی سیکرٹریٹ کو تحریری صورت میں ترمیم لکھ کر دے دیں۔ آپ اس کوکس شکل میں پاس کریں گے؟

عبدالرحمن زیارت وال ایڈ ووکیٹ: چکول صاحب لکھ کر دے رہے ہیں۔

جناب اسپیکر: چکول صاحب! جو ترمیم آپ لانا چاہتے ہیں وہ جمالی صاحب کو بھی دیکھادے۔ لیکن یہ ترمیم اب اس وقت نہیں ہو سکے گی۔ بلکہ یہ بل کمیٹی کے حوالے ہو گا۔

میر عبدالرحمٰن جمالی (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی): جناب اسپیکر! اس کو رہنمے دے آئندہ اجلاس میں دوبارہ پیش ہو۔

جناب اسپیکر: اس پر میں رو انگ دیتا ہوں۔ کہ مسودہ قانون مصدرہ ۲۰۰۷ء میں موجود قانون کو وزیر غور لانے کے لئے حتیٰ رپورٹ آئندہ اجلاس تک پیش کرنے کی ہدایت کے ساتھ ساتھ اسمبلی قواعد و انضباط کار مجریہ ۱۹۷۳ء کے قاعدہ ۹۷ (۲) کے تحت ذیل اراکین پر مشتمل خصوصی کمیٹی کے سپرد کرتا ہوں۔

۱۔ وزیر محکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی ۲۔ وزیر قانون ۳۔ ڈپٹی اسپیکر اور ایڈ ووکیٹ جزل  
۴۔ شیخ جعفر خان مندو خیل ۵۔ وزیر قانون اور وزیر محکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی تو ایک ہے جناب یعنی اس میں ڈپٹی اسپیکر اور ایڈ ووکیٹ جزل۔

جناب اسپیکر: رو لنگی requirement ہے کہ اس میں درج ذیل اراکین ہونے چاہئیں۔

### سرکاری کارروائی

عبدالغفور لہڑی، میر جان محمد جمالی، میر طارق مگسی، سید متاز حسین شاہ میں سے کوئی بھی محرك اپنی مشترکہ قرارداد نمبر ۲۵ پیش کریں۔

### مشترکہ قرارداد نمبر ۲۵

میر جان محمد خان جمالی: یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے۔ کہ صوبے کے اضلاع جعفر آباد، نصیر آباد اور جمل گسی کے علاقے کوٹ مگسی میں لاکھوں ایکڑ اراضی پر کاشت ہونے والے روئی چاول کا

معیار کسی طرح بھی پنجاب کے باسمی چاول سے کم نہیں دوسری جانب یہ چاول جو صوبے کی زرعی پیداوار میں ریڑھ کی ہڈی جیسی حیثیت حاصل کر چکا ہے حکومت کی عدم دلچسپی کی وجہ سے پیروںی مارکیٹ میں متعارف نہ ہونے کے باعث اپنا مقام نہیں بن سکے۔ اس سے نہ صرف زمینداروں کی حوصلہ شکنی ہو رہی ہے بلکہ قومی خزانے کو بھی زر مبادلہ سے محرومی کی صورت میں تقابل تلافی نقصان پہنچ رہا ہے۔ لہذا قومی مفاد میں روئی چاول برآمدات کی فہرست میں فوری طور پر شامل کیا جائے تاکہ مقامی زمیندار صوبہ اور ملک کیساں طور پر معاشری ثمرات سے مستفید ہو سکیں۔

جناب اسپیکر: قرارداد جو پیش کی گئی یہ ہے۔ کہ یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے۔ کہ صوبے کے اصلاح جعفر آباد، نصیر آباد اور جhel مگسی کے علاقے کوٹ مگسی میں لاکھوں ایکڑ اراضی پر کاشت ہونے والے روئی چاول کا معیار کسی طرح بھی پنجاب کے باسمی چاول سے کم نہیں دوسری جانب یہ چاول جو صوبے کی زرعی پیداوار میں ریڑھ کی ہڈی جیسی حیثیت حاصل کر چکا ہے حکومت کی عدم دلچسپی کی وجہ سے پیروںی مارکیٹ میں متعارف نہ ہونے کے باعث اپنا مقام نہیں بن سکے۔ اس سے نہ صرف زمینداروں کی حوصلہ شکنی ہو رہی ہے بلکہ قومی خزانے کو بھی زر مبادلہ سے محرومی کی صورت میں تقابل تلافی نقصان پہنچ رہا ہے۔ لہذا قومی مفاد میں روئی چاول برآمدات کی فہرست میں فوری طور پر شامل کیا جائے تاکہ مقامی زمیندار صوبہ اور ملک کیساں طور پر معاشری ثمرات سے مستفید ہو سکیں۔ جی جمالی صاحب اس کی admissibility پر بولیں۔

میر جان محمد خان جمالی: جناب اسپیکر! میری گزارش ہے کہ اسلام آباد سے ہر ثمر اور ثمرات بہت لیٹ اس صوبے میں پہنچتے ہیں۔ دریا سندھ میں جب پانی آتا ہے۔ پنجاب سندھ استعمال کرنے کے بعد پھر بلوجستان کو ملتا ہے۔ اسوقت چاول کی بوائی کا سیزن ہوتا ہے جس میں چاول کی پیپری کو پری ٹرانسپلانت کر کے زمین میں لگایا جاتا ہے وہ بہت limited time ہوتا ہے تو اسی اثناء میں روئی چاول اس ساخت کا ہے جس سردي کے اثرات جو بھی آجکلی ہے اس میں بھی وہ نفع جاتا ہے۔ تو بلوجستان میں خاص طور پر اکثر زمیندار اس کو اگاتے ہیں پانی لیٹ آنے کی وجہ سے میں ایوان کو اعتماد میں لے رہا ہوں کہ یہ ایک نئی چیز ہے اکثر ایوان کے دوستوں کے لئے تو اس لئے ہم چاہتے ہیں کہ پنجاب والے تمبر

میں اپنی فصل کی کتابی کر دیتے ہیں اور سندھ والے ستر کے آخری ایام میں ہم بلوچستان والے نومبر میں جا کر اپنی فصل کا لٹتے ہیں تو اس کی مارکیٹ میں کوئی خاص اسٹینڈنگ نہیں ہے پنجاب کی باسمتی کا شت کرنے والے حافظ آباد کا ہو یا گوجرانوالہ کا یاسیالکوت ڈسکنٹ ان کا تھوک سے چاول باسمتی ہندوستان کے خریداروں کی لے جاتے ہیں اس کو ری پیک کر کے انڈیں باسمتی بنانے کا انٹرنشنل مارکیٹ میں فروخت کرتے ہیں۔ وہاں تو پنجاب کے بیوپاری کو کوئی تکلیف نہیں ہوتی کیونکہ تھوک مال انڈیں لے جاتے ہیں وہاں ان کو یہ بات قبل قبول ہے لیکن جہاں ہماری بلوچستان کی اس جنس کی باری آتی ہے ادھر نج اسٹریکل کر کے رکاوٹیں پیدا کر لیتی ہیں۔ یہ موٹی سی بات تھی میں امید کرتا ہوں آپ کے توسط سے ایوان سے پوری sport مانگنا چاہوں گا۔ کہ اس قرارداد کی حمایت کرے اور یہ پاس ہو جائے۔

جناب اسپیکر: سوال یہ ہے کہ قرارداد منظور کی جائے؟۔ (قرارداد اتفاق رائے سے منظور ہوئی)

حافظ حسین احمد شروعی، میر عاصم کرد گیلو، پچکوں علی ایڈو وکیٹ، جعفر خان مندوخیل، میر جان محمد جمالی، میر طارق مگسی، محمد نیم تریائی جمعہ خان بگٹی اور شفیق احمد خان میں سے کوئی بھی محرک اپنی مشترکہ قرارداد نمبر ۲۶ پیش کریں۔

### مشترکہ قرارداد نمبر ۲۶

شفیق احمد خان: یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے رجوع کرے کہ وفاقی اداروں میں بلوچستان کی ملار متوفی کا کوٹہ ۱۹۸۴ء کی مردم شماری کے تحت ۳۵۶ فیصد مقرر تھا۔ جبکہ ۱۹۹۸ء کی مردم شماری کے مطابق یہ حصہ ۲۷۵ فیصد ہونا چاہئے تھا لیکن آئینی تقاضوں کو پامال کرتے ہوئے موجودہ آبادی کے حساب سے حصہ دینے کی بجائے ابھی تک وفاقی ملازموں میں پرانے کوٹہ پر عملدرآمد کیا جا رہا ہے۔ جس کی وجہ سے بلوچستان کے CSS امتحان ۲۰۰۲ء میں کامیاب ہونے والے ۱۲۷ امیدواروں کو ملازمت نہیں دی جاسکتی۔ لہذا ۱۹۹۸ء کی مردم شماری کے تحت وفاقی ملازموں میں بلوچستان کا کوٹہ موجودہ آبادی کی شرح سے ۴۵ فیصد کیا جائے۔

جناب اسپیکر: قرارداد جو پیش کی گئی یہ ہے کہ یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ وہ وفاقی حکومت سے رجوع کرے کہ وفاقی اداروں میں بلوچستان کی ملار متوفی کا کوٹہ ۱۹۸۴ء کی مردم شماری کے

تحت ۵ءے ۲۰۰۳ءے کی مردم شماری کے مطابق یہ حصہ اب ۲۰۰۵ءے فیصد ہونا چاہئے تھا لیکن آئینی تقاضوں کو پامال کرتے ہوئے موجودہ آبادی کے حساب سے حصہ دینے کی وجہے ابھی تک وفاقی ملازمتوں میں پرانے کوٹہ پر عملدرآمد کیا جا رہا ہے۔ جس کی وجہ سے بلوچستان کے امتحان ۲۰۰۳ءے میں کامیاب ہونے والے ۱۷۰ امیدواروں کو ملازمت نہیں دی جاسکتی۔ لہذا ۱۹۹۸ءے کی مردم شماری کے تحت وفاقی ملازمتوں میں بلوچستان کا کوٹہ موجودہ آبادی کی شرح سے ۲۰۰۵ءے فیصد کیا جائے۔ جی محکمین میں سے کوئی اس کی admissibility پر بولنا چاہیے۔

شفیق احمد خان: جناب اسپیکر صاحب! اس میں تو ہم نے ۲۰۰۵ءے فیصد کہا ہے کہ ساڑھے تین فیصد بھی ہمیں بلوچستان کوٹہ نہیں دیا جا رہا ہے وہ مرکزی ملازمتیں ہیں بلوچستان کو جو پہلے کوٹہ ملتا تھا اس کے حساب سے بھی آج تک ہماری جن ملازمتیں مرکزی گورنمنٹ کے ذمے بقايا ہیں اگر وہ آج ہمیں مل جائیں تو ہمارے تمام بیروزگار لوگ وہ روزگار پر لگ سکتے ہیں اب جو موجودہ پوزیشن ہے اس میں اگر ۲۰۰۵ءے فیصد کے حساب سے ہمیں کوٹہ ملتا تو یہ ہمارے چودہ سی الیس آفیسر جواہری پاس کر کے آئے ہیں ان کو بھی ملازمتیں مل سکتی تھیں تو ہماری گزارش ہے کہ اس قرارداد کو کو متفقہ طور پر منظور کر کے مرکز سے یہ ڈیمانڈ کی جائے کہ وہ ہمیں ہمارا پورا کوٹہ دیں اور تمام لوگوں کو ملازمتیں دی جائیں۔

جناب اسپیکر: سوال یہ ہے کہ آیا قرارداد کو منظور کیا جائے؟ (قرارداد منظور کی گئی)

مولانا عبدالواسع، حافظ محمد اللہ، عبد الرحیم زیارت وال، چکول علی ایڈووکیٹ، عبدالمحیمد خان آچکزی، سردار محمد اعظم موسیٰ خیل، محمد نسیم تریالی، محمد اکبر مینگل، رحمت علی بلوچ اور شفیق احمد خان صاحب میں سے کوئی ایک اپنی مشترکہ قرارداد نمبر ۲۷ پیش کریں۔

#### مشترکہ قرارداد نمبر ۲۷

عبدالمحیمد خان آچکزی: یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کوئی چن شاہراہ شالا باعث کے مقام پر ایف سی کی چیک پوسٹ قائم ہے یہ چیک پوسٹ رات دس بجے سے صبح دس بجے تک عوام الناس کے لئے بند کر دی جاتی ہے جس کی وجہ سے لوگوں کو صوبائی دار الحکومت کوٹہ آنے جانے میں نہ صرف دشواری پیش آتی ہے بلکہ چن کا پورا ملک سے رابطہ منقطع ہو جاتا ہے جو انسانی حقوق کے صریحًا خلاف ورزی

ہے۔ لہذا کوئی چن شاہراہ عوام کے لئے حسب سابق کھولا رکھا جائے۔

جناب اسپیکر: قرارداد جو پیش کی گئی یہ ہے یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کوئی چن شاہراہ  
شا لا باغ کے مقام پر ایف سی کی چیک پوسٹ قائم ہے یہ چیک پوسٹ رات دس بجے سے صبح دس بجے  
تک عوام الناس کے لئے بند کر دی جاتی ہے جس کی وجہ سے لوگوں کو صوبائی دار الحکومت کوئی آنے جانے  
میں نہ صرف دشواری پیش آتی ہے بلکہ چن کا پورا ملک سے رابطہ منقطع ہو جاتا ہے جو انسانی حقوق کے  
صریحًا خلاف ورزی ہے۔ لہذا کوئی چن شاہراہ عوام کے لئے حسب سابق کھولا رکھا جائے۔ جی محکمین  
میں سے کوئی اس کی admissibility پر بولنا چاہیے۔

عبدالجید خان اچزنی: جناب اسپیکر! اس کے بارے میں اس دن پہلے بھی ہمارے ایوان میں یہ  
امن و امان کی صورتحال کے بارے میں اس پر بات کی تھی اس میں بولنے کی کوئی چیز بھی نہیں ہے میرے  
خیال میں اس پر رائے شماری ہونی چاہیے۔

جناب اسپیکر: سوال یہ ہے کہ آیا قرارداد منظور کیا جائے؟ جو منظوری کے حق میں ہے ہاتھ اٹھائیں۔  
(قرارداد منظور کی گئی)

میر عاصم کرد، عبدالجید خان اچزنی، کچوں علی ایڈو و کیٹ، عبدالرحیم زیارت وال، سردار محمد اعظم موسیٰ خیل  
محمد نسیم تریائی، میر جان محمد جمالی، رحمت علی بلوج، محمد اکبر مینگل، اور شفیق احمد خان صاحب میں سے کوئی  
اپنی مشترکہ قرارداد نمبر ۲۸ پیش کریں۔

### مشترکہ قرارداد نمبر ۲۸

محمد نسیم تریائی: یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ ضلع قلعہ عبداللہ میں جنگل پیر علیزی کے  
مقام پر افغان مہاجر کمپ بنایا گیا تھا لیکن اب افغان مہاجرین کے اپنے وطن جانے کے بعد جنگل پیر  
علیزی، سرخاب، روغانی اور نورک سلیمان خیل و دیگر کمپ جرام پیشہ اذوں میں تبدیل ہو رہے ہیں جس سے  
مستقبل میں کوئی بڑا سانحہ جنم لے سکتا ہے ان اذوں کو مکمل طور پر ختم کر کے یہاں کے افغان مہاجرین کو  
سرانان کمپ منتقل کیا جائے تاکہ جرام کو نظرول کیا جاسکیں۔

جناب اسپیکر: تحریک جو پیش کی گئی یہ ہے کہ یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ ضلع قلعہ عبداللہ

میں جنگل پیر علیزی کے مقام پر افغان مہاجر کیمپ بنایا گیا تھا لیکن اب افغان مہاجرین کے اپنے وطن جانے کے بعد جنگل پیر علیزی، سرخاب، روغانی اور نورک سلیمان خیل و دیگر کیمپ جرامم پیشہ اڈوں میں تبدیل ہو رہے ہیں جس سے مستقبل میں کوئی بڑا سانح جنم لے سکتا ہے ان اڈوں کو مکمل طور پر ختم کر کے یہاں کے افغان مہاجرین کو سرانان کیمپ منتقل کیا جائے تاکہ جرامم کو نظرول کیا جاسکیں۔ جی محکین میں سے کوئی اس کی admissibility پر بولنا چاہیے۔

عبدالجید خان اچھزی: جناب اسپیکر! اس پر امن و امان کے دوران میں نے ایک تحریک التوا جمع کرائی تھی یہ آج آپ کی مہربانی سے اس قرارداد کی صورت میں پیش کر رہے ہیں اس پر کافی بحث ہو چکی ہے پہلے بھی ایک لفظ اس میں آیا ہے سرخاب روغانی یہ سرخاب اور روغانی دونوں کیمپ ختم ہو چکے ہیں سارے ساتھیوں کو بھی پتہ ہے ان کو ہم نے سرانان منتقل کرنے کے لئے کہا ہے کہ سرانان منتقل کیا جائے پہلے تو یہ ہے کہ یہ دو لفظ سرخاب اور روغانی اس میں سے نکلا جائے کیونکہ یہ جو اس دن امن و امان پر بحث ہو رہی تھی وہ ڈسٹرکٹ قلعہ عبداللہ کے حوالے سے تھی یہ دونوں کیمپ جو ہے پشین میں ہے قلعہ عبداللہ میں میں نہیں ہے۔

جناب اسپیکر: مনظر نے خود اپنے ہاتھ سے لکھا ہوا ہے اس پر-----

عبدالجید خان اچھزی: صحیح ہے ان کو پتہ نہیں ہے گیلو صاحب اگر یہاں ہوتے اس کو بتا دیتے اس کو پتہ نہیں ہے یہ دونوں کیمپ پہلے سے جا چکے ہیں۔

محمد نسیم تریالی: یہ آل ریڈی ختم ہے اس سے دو لفظ نکال دیں تاکہ وہ قرارداد صحیح آجائے ہم لوگوں نے یہ نشاندہی کی تھی کہ دو کیمپ جو ہے وہ خطرناک ہے جنگل پیر علی زی اور نورک سلیمان خیل ہے۔

عبدالواحد صدیقی (وزیر تعلیم): جناب اسپیکر صاحب! سرخاب کیمپ بھی وجود رکھتا ہے ختم نہیں ہوا ہے سرخاب کیمپ بھی وجود رکھتا ہے کیوں ختم ہوا ہے؟

عبدالجید خان اچھزی: اس میں ہم نے یہ کہا ہے کہ اس کو ہم سرانان منتقل کرتے ہیں کیونکہ سرانان کیمپ واحد کیمپ ہے۔ تو جناب اسپیکر! بنیادی طور پر بات یہ تھی کہ ہم کہہ رہے تھے کہ ڈسٹرکٹ قلعہ عبداللہ میں امن و امان کا جو مسئلہ پیدا ہوا ہے یا جو مسائل ہمارے لئے پیدا ہوئے ہیں ڈسٹرکٹ قلعہ عبداللہ میں وہ یہ

دوفغان مہاجر کیمپوں کی وجہ سے ہیں۔

جناب اسپیکر: اب مسٹر صاحب نے خود۔۔۔۔۔

عبدالجید خان اچھزی: ٹھیک ہے ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے رائے شماری کے لئے۔۔۔۔۔

جناب اسپیکر: سوال یہ ہے کہ آیا قرارداد منظور کی جائے؟ جو منظوری کے حق میں ہے ہاتھ اٹھائیں۔

(قرارداد منظور کی گئی)

جناب اسپیکر: جب میں گیا تھا تو آپ لوگوں نے ایک تحریک التواجث کے لئے منظور کی تھی۔

جان محمد بلیدی: جناب! وہ جو آپ نے پہلے کہا تھا اس کے ساتھ ہی شامل کیا جائے۔

جناب اسپیکر: میں نے اس وقت کہا تھا کہ چونکہ آج کسی کو بھی بحث کے لئے منظور نہیں کر سکتے کیونکہ آج

آخری دن ہے پھر بعد میں آپ نے ہاؤس نے آج شام کے لئے already منظور ہے اس کے ساتھ

بحث کے لئے منظور کیا تھا باقی سارے ختم ہوئے، جی مورخہ ۱۵ اکتوبر ۲۰۰۷ء اور مورخہ ۱۸ اکتوبر ۲۰۰۷ء

کے صحیح کی نشست کے اجلاس میں باضابطہ اور انضمام شدہ تحریک التوانگر ۱۹۸۸ اور ۱۹۸۹ اپردو گھنٹے عام بحث،

اور جس نے بحث میں حصہ لینا ہے وہ نامنوٹ کرائیں، جی سردار عظم صاحب آپ شروع کر دیں۔

سردار محمد عظم موسیٰ خیل: شکریہ جناب اسپیکر صاحب! کہ جناب نے مجھے تحریک التوانگر ۱۹۸۸ اور ۱۹۸۹ پر کچھ

بولئے کا موقع دیا جناب اسپیکر صاحب! جیسے کہ آپ اور ہم سب کو معلوم ہے کہ ہمارے صوبے میں تقریباً

۱۹۹۴ء سے خشک سالی کا مسئلہ رہا ہے۔ ہمارے شمالی اضلاع ہو چاہیے ہمار جنوبی اضلاع ہو دونوں خشک

سالی کی وجہ سے متاثر ہوئے ہیں جناب اسپیکر صاحب! جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ ۱۹۹۴ء سے پہلے

یہاں کی کھجور کی تقریباً پانچ لاکھ تن پیداوار ہوتی تھی اسی طرح آپ اگر سیب کو لے لیں پورے صوبے میں

سیب کی پیداوار پانچ لاکھ تن تھی خشک سالی سے پہلے اسی طرح آپ لائیوٹاک کو لے لیں ہمارے

علاقے کی لائیوٹاک ہماری اس صوبے کے تمام لائیوٹاک بر باد ہو گئی ہے ایک مثال کے طور پر جناب

اسپیکر صاحب! ہمارے علاقے موسیٰ خیل میں تقریباً صوبے سے زیادہ مال مویشی وہاں پالے جاتے ہیں

تمیں لاکھ کے لگ بھگ مال مویشی وہاں پالے جاتے تھے ابھی وہاں پر ایک تھائی حصہ مال مویشی کا رہ گیا

ہے۔ جناب اسپیکر! الیہ یہ ہے کہ ہماری حکومت منصوبہ بندی نہیں کرتی ہے۔ جب کسی چیز کی منصوبہ

بندی نہیں ہوگی تو بربادی یقینی بن جاتی ہے اسی طرح آپ لورالائی ڈسٹرکٹ کو لے لیں زراعت کے حوالے سے لورالائی جو ہے ٹاپ کا ضلع رہا ہے عبدالواہاب نامی ہماری پارٹی کا ایک بندہ ہے اس کا ایک باغ تھا اس میں چوبیس ہزار درخت تھے سب کے اس سے سالانہ پچاس ہزار کریٹ سیب برآمد ہوتا تھا ابھی اسی باغ میں ایک کریٹ سیب بھی آپ کو نہیں ملے گا ٹوب کی مالداری کو لے لیں جناب اسپیکر صاحب! خشک سالی کی وجہ سے ہمارے تمام حضرات کو بہت نقصان پہنچا ہوا ہے تمام صوبے میں خشک سالی چھائی ہوئی ہے خصوصاً بعض اضلاع خشک سالی کی نظر ہو چکے ہیں اسی طرح اگر آپ جنگلات کو لے لیں ہمارے علاقے میں ۱۹۹۶ء سے پہلے جو جنگلات پائے جاتے تھے اس کا مختصر ساڑیٹا میں آپ کو پیش کروں موسیٰ خیل جنگلات سے مالا مال ڈسٹرکٹ ہے طور غرا اور سور غر جو ہے جنگلات کے مشہور نلا قہ ہیں زیتون پلوسہ اس کے بڑے جنگلات ہیں سطح سمندر سے نو سو سے لیکر تین ہزار چھ سو فٹ بلندی پر واقع ہے بارش سالانہ تین سو پچاس ملی میٹر ہوتی ہے نباتات سروے کے مطابق ۱۰۹ فتحم کے جنگلات ہیں جو دوائی کے طور پر استعمال ہوتی ہے درختوں میں زیتون پلوسہ، انزرو، توت، چلغوزہ، شنے گرگہ، ہیلنی، کرکن کے درخت پائے جاتے ہیں بوٹیوں میں لغوئی، اومنہ، مزری، برہڑی، زیریانخی، سمسوک، خونخی، سپاندہ، خمازوڑہ، اسپغول کے درخت ہوتے ہیں جناب اسپیکر صاحب! ایک اندازے کے مطابق ایک ڈیٹا ہے میں اپنے آپ سے کچھ نہیں بول رہا ہوں جبار نامی ایک شخص ریجنل ہیڈ کوارٹر میں ہے اس کی یہ رپورٹ ہے، WWF رپورٹ اس کا خاکہ میں آپ کو پیش کر رہا ہوں۔

حافظ محمد اللہ (وزیر صحت): پوائنٹ آف آرڈر، یہ WWF رپورٹ کی ذرا وضاحت کریں یہ کس چیز کی مخفف ہے۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل: جناب اسپیکر صاحب! قاعدہ نمبر ۲۲۰ کے تحت کوئی رکن دوسرے کی تقریر میں مداخلت نہیں کر سکتا ہے۔ اسمبلی کی کارروائی میں رکاوٹ پیدا نہیں کریگا۔ ابھی جو سزا آپ آزیبل منستر کو دینا چاہیے وہ آپ کے رحم و کرم پر ہے۔ تجارت کے اعتبار سے جناب اسپیکر صاحب! پکن، مارموٹ، نام میں نے بھی سیکھا ہے مارموٹ کہتے ہیں اس کوارڈ میں مارموٹ جانتے ہیں منسٹر ایجوکیشن صاحب۔

جناب اسپیکر: سردار صاحب! آپ اپنی تقریر جاری رکھیں۔

سردار محمد اعظم موسیٰ خیل: جناب اسپیکر صاحب! یہ پشتو جانتا ہے نہ اردو عربی میں میں اس کو سمجھا ہوں گا پھر ماموت اردو کا لفظ ہے میں نے پشتو میں کہا ہے گرگر، کرکن، ہیلنئی، شنسے، زتیون، اہمیت کے حامل ہے ایک اندازے کے مطابق پندرسو سے دو ہزار تک بوری پنجاب کو شمالی پشتو نخواہ برآمد کرتے ہیں فروخت کرنے کی غرض سے زتیون اور شنسے سالانہ تین ہزار سے پانچ ہزار ٹن ہوتے ہیں جناب! قبائلی رسم و رواج کی وجہ سے جناب اسپیکر صاحب! ہم نے اپنے جنگلات کو تحفظ دیا ہے حکومت کی طرف سے ان کا کوئی تحفظ نہیں ہے محکمہ کا نام و نشان تک موسیٰ خیل ڈسٹرکٹ میں نہیں ہے اسی وجہ سے ہمارے جنگلات لوگ بے دریغ کاٹ رہے ہیں ضلع موسیٰ خیل اس اعتبار سے ایک اہم علاقہ ہے پرندوں میں کون، بازاور تلوار یہ ایک گزرگاہ ہے جانوروں میں سلیمان، مارخور، چیتا، لیوہ، خرگوش، گدڑ، لومڑی یہ جانور ہے جو ہمارے جنگلوں میں پائے جاتے ہیں قبیلی جانور ہے پرندوں میں چکور، تیر، خرگشی، کبوتر ان جنگلات میں پائے جاتے ہیں جنگلات کو بچانے کے لئے جناب اسپیکر صاحب! سماں راغہ کے مقام پر گیس نکلی تھی کمپنی کے توسط سے لیکن اس کو بند کیا گیا اس ایوان سے ہماری گزارش ہے کہ اس کو قرارداد کی شکل میں منظور کیا جائے اور اس پر عمل کیا جائے شکریہ جناب اسپیکر صاحب!

جناب اسپیکر: رحمت علی بلوچ صاحب!

رحمت علی بلوچ: بسم اللہ الرحمن الرحیم، شکریہ جناب اسپیکر صاحب! اس پر میرے خیال میں سردار صاحب نے تفصیلی بحث کی قحط سالی کی جہاں تک بات ہے تو میرے خیال میں قحط سالی نے پورے بلوچستان کو پیٹ میں لے لیا ہے اسی حوالے سے ایک تحریک میں نے بھی جمع کی تھی لیکن ایک تحریک منظور ہونے کی وجہ سے وہ تحریک پیش نہیں ہو سکی اور قحط سالی کی وجہ سے میرے ڈسٹرکٹ میں جس طرح تباہی پھیلی ہوئی ہے ضلع پنجکور میں خاص طور پر مکران میں خاران، چانگی اور نوشکی یہ سارے علاقوں میں آپ جائے میرے خیال میں بدترین قحط سالی کے دور سے گزر رہے ہیں اور اس حوالے سے میں آپ کو بتاتا چلوں کہ ضلع پنجکور میں وہاں ذریعہ معاش صرف زمینداری پر ہوتا تھا اپر اعلاء بارانی علاقہ ہے اور وہاں پر ذریعہ معاش کھجور کے درختوں پر ہوتی تھی اور زمینداری لوگ اپنی مدد آپ کرتے تھے اس میں گورنمنٹ کی طرف سے کوئی سپورٹ کوئی اور مدد میسر نہیں تھی لیکن ابھی حالت اس حد تک پہنچی ہے کہ جس علاقے

سے اعلیٰ کو اٹی کی کھجور پیدا ہوتی تھی اب اسی علاقے کے لوگ ایک دانہ کھورد کیکھنے کے لئے ترس رہے ہیں جناب والا! اس حوالے سے پنجگور کے عوام الناس پنجگور میں یا بلوچستان میں جتنی سیاسی پارٹیاں ہیں ہم لوگوں نے فلور پر بار بار اخباروں میں اسٹینٹ جاری کیے ہیں کہ پنجگور کے لوگوں کو جو وہاں ایک تباہی پھیلی ہوئی ہے ذریعہ معاش کوئی اور نہیں ہے کھجور کے درخت تباہ ہو رہے ہیں ہیں لوگوں میں ایک مایوسی پھیلی ہوئی ہے لیکن کسی نے کوئی بھی دلچسپی نہیں لی لیکن اسی دوران گورنر صاحب نے پنجگور کا دورہ کیا تھا تو اس نے ایک وعدہ کیا تھا لوگوں سے کہ میں ٹیم بھیجنگا اور اسپرے کرواؤں گا لیکن قحط سالی اتنی شدید ہے اور درختوں پر واڑس کا اتنا شدید حملہ ہوا ہے گورنر صاحب نے ایک ٹیم بھیجی تھی اس نے ایک دو جگہوں پر جو کھجور کے باغ ہے باغات میں گئے اور اسپرے کیا اس پر کچھ اثر نہیں پڑا بھی پورے ڈسٹرکٹ کے جتنے باغات ہیں وہ قحط سالی کی وجہ سے تباہ ہو چکے ہیں اور یہ واڑس پورے درختوں کو اپنے لپیٹ میں لے لیا ہے دوسری جانب اگر دیکھا جائے تو مالداری کے حوالے سے مکران میں مالداری بالکل ختم ہو چکی ہے قحط سالی کی وجہ سے جو کہ اگر وہاں دیکھا جائے نہ انڈسٹریز ہے نہ لوگوں کے پاس ملازمتیں ہیں کہ وہ اپنا گزر بسرا کر سکتا تو میرے خیال میں ایک وسیع اور عربیض علاقہ ہے جو کہ وہاں صرف لوگ مال مویشی پالتے ہیں اور یہی زمینداری کرتے ہیں اور بارانی علاقے ہیں تو اس حوالے سے اس اہم تحریک التواجو پیش ہوئی ہے میں اس معزز ایوان سے گزارش کرتا ہوں کہ اس کو قرارداد کی صورت میں لا یا جائے تاکہ پورے صوبے میں ایک شدید ترین قحط سالی آئی ہے اس حوالے سے ہماری حکومت وقت وفاقی گورنمنٹ سے کوئی گرانٹ لے لیں اور خود اپنی گورنمنٹ کی طرف سے یہاں صوبائی گورنمنٹ کوئی پیچ کا اعلان کرے۔ اور خاص طور پر جناب اسپیکر صاحب! اسپیشلی میں گزارش کرتا ہوں اس ایوان سے اس میں یہ ترمیم کیا جائے کہ جن زمینداروں نے زرعی بینک سے قرضے لئے ہیں اس شدید قحط سالی کی وجہ سے ان کے قرضے معاف کر دیے جائے۔ شکریہ!

جناب اسپیکر: جی شفیق احمد خان!

شفیق احمد خان: کوئی کا حال یہ ہے کہ پانی کی مد میں آٹھ ارب روپیہ ہمیں ملا اس پر کوئی کارروائی نہیں ہو رہی ہے وہ تمام کا تمام پیسہ ختم ہو جائے گا اور واسا والے کبھی کہتے ہیں ہمارے انڈر میں ہے اور کبھی

کہتے ہیں چیف منٹر کے اندر میں ہے بھی کہتے ہیں مولا ناشر و دی صاحب کے اندر میں ہے اور یہ معلوم نہیں ہے کہ یہ روپیہ کون استعمال کرے گا اور یہاں پانی کی قلت کو کیسے دور کیا جائے گا جعفر مندو خیل صاحب نے آپ کو ہند جھیل کے متعلق بتایا آپ وہاں جا کر دیکھیں ہند جھیل کے اندر موڑ سائکلیں چلا رہے ہیں مٹی وہاں پر پڑی ہے اس کو نکالنے کے لئے بھی کچھ کام نہیں ہو رہا ہے ڈیم کی جو حالت ہے جو کہ سرہ خلا سرہ غرگئی علاقہ جو ہے یہاں نام باغات تھے اور اب یہ باغات اجڑ کر رہ گئے ہیں کلی الماس میں تھے سریاب میں میرے باغ تھے میرے حلقات میں جو باغ تھے پانی نہ ہونے کی وجہ سے ان تمام کے تمام کو کاٹ کر ختم کر دیا کہ۔ ٹیوب ویل جو ہمارے کوئی شہر کو پچاس بور ملے تھے ایم پی اے کو پانچ ملے تھے ان پر بھی اب تک عمل درآمد نہیں ہوا وہ بور بھی ابھی تک install نہیں کئے گئے ہم یہ چاہتے ہیں کہ یہ جو اخیریک التوا ہے اس کو قرارداد کی شکل میں پیش کر کے بنایا جائے اور اس کے لئے مرکز سے پیسہ لیا جائے۔ کیونکہ مرکز جب آتا ہے اور جب وزیر اعظم صاحب آئے انہوں نے تین کروڑ روپے صرف کوئی شہر کے لئے اعلان کیا آپ خود اندازہ لگائیں میں لاکھ کی آبادی اور تین کروڑ روپے تو اونٹ کے منہ میں زیرہ کے برابر ہے۔ ہم یہ چاہتے ہیں کہ جو ہماری ٹیوب ویل ہیں جو ہمارے لوگوں پر بینکوں کے زرعی قرضے ہیں ان کو ختم کیا جائے اور ہمارے کوئی شہر کے حوالے سے جو ٹیوب ویل ہیں وہ ہمیں دیئے جائیں اور جو کنیشن ہمیں دس دیئے تھے وہ دیئے جائیں۔ یہ خالی مرکز نے اعلان کیا ہے وہ آج تک ہمیں ملا ہم آج اٹھارہ ارب روپے بینک کے مقر وض ہیں ہمیں یہ جو بجٹ پیش کیا جا رہا ہے اور منٹر فناں صاحب موجود نہیں ہیں ہم اس سے پوچھتے کہ جو آپ کہہ رہے ہیں کہ تین ارب روپے وزیر اعظم صاحب دیں گے وہ سابقہ adjust کر لیا جائے گا جیسے drought کا پیسہ انہوں نے adjust کر لیا ہم یہ چاہتے ہیں اس ایوان کے توسط سے کہ جو چیز اعلان کی جائے جس چیز پر بات کی جائے اس کے پیچے تگ دو بھی کی جائے ہمارے منٹر صاحبان خود یہاں موجود نہیں ہوتے ہیں جس کی وجہ سے اس تمام ایوان کو لوگوں کے سامنے شرمندہ ہونا پڑتا ہے۔ میری آپ کے توسط سے گزارش ہے کہ اس کو قرارداد کی شکل میں مرکز کو بھیجا جائے اور وہاں سے اس کا پیچھا بھی کیا جائے اور اس کے لئے پیسے جو ہمارا حق ہے این ایف سی ایوان روڈ کا پیسہ ہمیں نہیں ملتا گیس کا پیسہ ہمیں نہیں ملتا۔ ہم در پدر ہیں ہمیں

نوكرياں بھي نہیں ملتیں ہماری نوکریوں کا کوٹھی کھا جاتے ہیں تو اس وجہ سے یہ ضروری ہے کہ مرکز سے  
ہمارے حقوق دلوائے جائیں۔ بہت شکریا!

جناب اپیکر: مہربانی۔ شیخ جعفر خان مندوخیل!

شیخ جعفر خان مندوخیل: شکریہ جناب اپیکر! آج کی جو تحریک التوا ہے میں اس کے متعلق یہ ذکر کروں گا  
کہ واقعی خشک سالی سے بلوچستان یہ ایریا جو ہے خاص طور پر آپ جنوب کی طرف جائیں یا فلات کی  
طرف جائیں یہ ایریا کافی خراب اور برباد ہوا ہے اس کی طرف صحیح توجہ دینے کی ضرورت ہے میں اگر یہ  
کہوں یہ آپ کا بھی علاقہ ہے ژوب کے قریب میرے حلقے میں ایک نیا علاقہ کا کٹھرا سان۔ اس کو اگر  
آپ دیکھا جائے وہاں سے لوگ نقل مکانی کر کے کوئی لورا لائی چلے گئے کوئی دکی چلے گئے کوئی  
قلعہ سیف اللہ چلے گئے کوئی کہاں چلے گئے۔ تو ان کی حالت اگر دیکھا جائے تو وہاں پر بہت کام کرنے  
کی ضرورت ہے کیونکہ لوگوں کے ساتھ وہاں گزر برسر کے لئے کوئی جگہ بھی نہیں رہ گئی ہے اور جو ہم لوگوں کو  
اس بلوچستان کو خشک سالی کی مد میں ٹیوب ویل ملے تھے کوئی بارہ سو کے قریب ملے تھے کچھ تو لگ گئے  
کچھ تو گورنمنٹ نے خود لگائے۔ کچھ سنیٹر منستر نے لگائے۔ کچھ چیف منستر نے لگائے لیکن کچھ ہم  
ایم پی اے کو بھی ملے جس میں ہم اور آپ بھی شامل ہیں وہ بھی ابھی تک گورنمنٹ اس پر serious  
نہیں آ رہی ہے کہ اس کو کب تک لگایا جائے گا جب وہ ٹیوب ویل لیں گے ان پر آبادی ہو گی شاید اس کا  
کوئی ازالہ ہو جائے تو خشک سالی آئے ہوئے تین سال گزر گئے اور ان تین سالوں میں ابھی تک  
میرے حلقے میں تین ٹیوب ویل لگے ہوئے ہیں آپ کے حلقے میں بھی یہی حالت ہو گی بلکہ تمام کے  
حقوق میں یہی پوزیشن بن رہی ہے تو میں سمجھتا ہوں اس چیز کو منظر رکھنا چاہئے اور اس چیز کی بھی انکوڑی  
ہونی چاہئے کہ کس نے خشک سالی کی مد میں جو فیڈرل گورنمنٹ نے گرانٹ دی تھی کس نے اس کو ایسے  
ٹھیکہ داروں کو ایسے ٹھیکہ دینے دے جو اس قابل ہی نہیں ہیں وہ یہ کرسکیں ی جس کی وجہ سے آج تک ہم  
روتے ہیں کبھی ایکسین اریکشن کے پاس دوڑتے ہیں کبھی سکرٹری کے پاس دوڑتے ہیں کبھی کس کے  
پاس دوڑتے ہیں وہ بھی کہتے ہیں کہ ہمارے بھی ہاتھ بند ہے ہوئے ہیں اگر ہم اس موقع پر اس کے اگر  
کنٹریکٹ کنسل کر لیں اور legation or court کر لیں شاید ان چیزوں میں

وہ چلے جائیں میں سمجھتا ہوں اس کے لئے جس نے بھی طرف داری کی ہے یا جس نے ایسے ٹھیکہ داروں کو یہ کام دیا ہے جن کے پاس نہ مشینری ہے نہ بور کی کوئی ڈرائیگ مشینری ہے نہ کوئی دوسری capacity ہے ان کو اٹھا کر بہت بہت علاقے الٹ کر دیئے ہیں جو کہ آج لوگ اس سے suffer کر رہے ہیں ہم تو اس وجہ سے ہیں کہ ہم لوگوں نے کچھ ایریا زکی نشان دہی کی تھی ان ایریا ز میں اگر ٹیوب ویل لگ جائیں تو اس سے وہ لوگ خوش ہونگے اور ہم کو ووٹ دیں گے یا شاید ہم علاقے میں پھرتے رہتے ہیں ہم کو زیادہ تکلیف والے علاقے کا زیادہ پتہ ہوتا ہے یا ان علاقوں کا جن میں زیادہ بتا ہی آئی ہوئی ہے اس کو چھوڑ کر آپ کوئی سے لے کر ہنہ تک جائیں جب ہم استوڈنٹ تھے کالج پڑھتے تھے یا اس کے بعد آج تک صرف کوئی سے نکلنے کا ایک ہی پوائنٹ تھا اب کوئی سے نکلے ہنہ لیک تک چلے گئے شفیق صاحب نے اس کا ذکر کیا ہے یا وہ تک چلے جائیں ابھی کسی سلسلے میں میں ادھر گیا تھا آدھے سے زیادہ باغات کٹ گئے ہیں۔ پھر کل صبح میں نے چیف منٹر سے یہ بات کی بابا ہم لوگوں نے تو اپنے علاقوں کے مطابق رگز قسم کر لئے ہیں ان علاقوں کا کیا ہو گا جو سب سے زیادہ اہمیت کے حامل ہے جہاں کھڑے باغات اور کھڑی فصل تباہ ہو گئی ہے جہاں لوگوں نے درخت کاٹ لئے ہیں اور باغبانی کے علاوہ انہیں کوئی اور مزدوری بھی نہیں آتی ہے ہمارے ژوب والے تو پھر بھی اچھے ہیں کوئی ٹھیکہ داری کے لئے چلا جاتا ہے کوئی ٹھیکہ دار کے ساتھ منتظر ہو جاتا ہے کوئی دوسرے کام میں چلے جاتے ہیں ان لوگوں کو کوئی دوسرا کام بھی نہیں آتا ہے اس وجہ سے میں سمجھتا ہوں اس چیز پر غور کرنا چاہئے کہ یہ ایریا جو ہے specialy ژوب کا تو میں نے ذکر کیا ہے کہ کا کڑخ اسان کا ایریا ہے کہ سمجھنہیں آتی کہ اس کو اس مشکل سے کس طرح نکالا جائے اور جو لوگ نقل مکانی کر رہے ہیں میرے مندوخیل یا آپ کے علاقے کے لوگ یا دوسرے علاقے نقل مکانی کر رہے ہیں خنک سالی تو ادھر بھی آئی ہے لیکن نقل مکانی ہو رہی ہے کا کڑخ اسان سے جو لوگ ہے یا مردانہ تھی ہے وہ نقل مکانی کر رہے ہیں ہمارے لئے بھی شرم کی بات ہے میں سمجھتا ہوں اس گورنمنٹ اس اسٹبل کے لئے نہیں دیکھتے ہیں کہ چار میل کے فاصلے پر آپ کا جو best ایریا تھا سیر کا علاقہ تھا وہاں greenery بھی یہی تھی وہاں لوگوں کا ذریعہ معاش بھی یہ تھا اور اس کے فروٹ تو پورے پاکستان

میں مشہور ہیں اگر آپ دیکھ لیں سب کی کوائی۔ کان کی کی ہے ہند کی ہے یا سپرژ آغاز روڈ کی ہے یہ دو تین جگہ کا سب بہت مشہور ہے وہ اس حالت تک پہنچ گئے ہیں اور اوڑک کا چشمہ دیکھ لیں اس سے ایک ٹیوب ویل جتنا پانی آتا ہے۔ وہ دس میں یاسات میل علاقے میں کس طرح پورا ہو گا۔ میری تجویز ہو گی کہ جو میں نے چیف منستر سے بات کی ہے یہ تو پیک کے نوٹس میں ہے اس بیلی کے نوٹس میں ہے۔ تحریک التوا کا مقصد بھی یہی ہوتا ہے کہ جو ایک قصہ چھپا ہوتا ہے یا کسی چیز کی وضاحت کرنی ہے آج اس کو یاد کرنے کا میرا مقصد یہ ہے کہ یہ ضروری امر ہے ضروری کام ہے بدستی سے یہاں سے جو بھی ایم پی اے آ تارہ ہے وہ کمزور ایم پی اے آ تارہ ہے۔ آج کل جو کمزور ایم پی اے ہوتا ہے اس کے ایریا میں کام نہیں ہوتا ہے یا خود اس نے توجہ نہ دی ہو یا ووٹ بینک کی شاید اس کو وہاں سے امید نہ ہو، ہر حال یہ اس بیلی سے میری رکوئست ہے گورنمنٹ سے میری رکوئیٹ ہے چیف منستر نے پہلے اس کو agree کر لیا ہے کہ specialy کوئی شہر میں جو ہماری ناک کے نیچے جو مسئلہ ہے جو بیس چھپس ٹو یو ڈبلس سے حل ہو سکتا ہے کوئی اتنے بڑے بڑے باغات بھی نہیں ہیں نمبرون پر ائرٹی اس کو دیا جائے اور جو صوبے میں ایسے حالات بنے ہیں اس کے کنٹرول کرنے کے لئے ہنگامی بنیادوں پر کام کیا جائے ابھی وزیر اعظم صاحب آئے تھے ایک ارب روپے اس کے لئے دیئے ہیں پہلے بھی دیئے ہیں اس کو بھی صحیح طریقے سے استعمال میں لا یا جائے ہم لوگوں کو بھی دے دیتے ہیں ہماری بھی کمزوریاں ہوتی ہیں ہم لوگوں کو بھی کچھ وعدے دیتے ہیں۔ اور کئی کاموں سے جو ایسے دیتے ہیں جس سے پیک کو کم فائدہ ہوتا ہے میں کہتا ہوں اس سے واٹر سورس ڈویلپ کرنے چاہئیں ایریا زکو ہم لوگوں کو کور کرنا چاہئے اس طرف توجہ دے دینی چاہئے یہ جو پیسے آئے ہیں اس کو بھی اس پر لگانے چاہئیں اور جو نیچے ہوئے ٹیوب ویل ہیں اس سے بھی جو ہند کے باغات خراب ہو گئے ہیں یا وہاں خشک سالی آگئی ہے آدھے سے زیادہ توکٹ گئے ہیں اور آدھے پھر بھی کٹ رہے ہیں اس کی طرف ہنگامی بنیادوں پر توجہ دے دیں۔ ادھر ہم بیٹھے ہوتے ہیں کوئی آ جاتے ہیں ہم سے چٹ لے جاتے ہیں مجھے پتہ ہے مجھے خود بتا رہے تھے کہ میں نے لوگوں کو ٹیوب ویل دیئے ہیں لوگوں نے نیچ دیئے ہیں۔ اس نیچنے سے بہتر ہے انسان جا کر ایریا مختص کر لے دیکھ لے واقعی اس سے فائدہ ہو گا جیسے ہم لوگوں سے لوگ بلڈوزر کھٹے لے جاتے ہیں آگے نیچ دیتے ہیں

آج کل ٹیوب ویل کا بھی وہ مسئلہ ہو گیا ہے اس سے بہتر ہے کہ اس کے صحیح استعمال کے لئے ایریاڈ کیکر کے ایریا پر ایک پراجیکٹ بنادیا جائے جیسے نسائی میں پہلے حکومت نے پراجیکٹ بنادیا آج تک وہاں کے لوگ بھی خوشحال ہیں مشترکہ طور پر وہ کیبوٹی سنہال بھی رہی ہے اور ایک ٹیوب ویل چار چار گھر انوں میں پانچ پانچ چھپھر انوں میں جتنی land holding رہتی ہے وہاں پانی بھی دے رہے ہیں آبادی ہے۔ اور آبادی ہے اس طریقے سے جو بھی ان کے پاس وہ آئے ہیں ڈراؤٹ افیکٹ کے لیے آئے ہیں سرے سے نکال دیں ایم پی اے کو تو ویسے کروڑ کروڑ روپے یہ لوگ دیتے ہیں ۳۵ کروڑ کروپے تو ویسی نج جاتے ہیں اس ایم پی اے سے کاٹے یا اس ۳۵ کروڑ میں سے ہندے کے لیے ۵ کروڑ کا پروجیکٹ اگر یہ بنادیں تو میں سمجھتا ہوں یہ تمام علاقہ سربراہ اور شاداب ہو سکتا ہے ہمارے بیٹھنے کے لیے او رپھوں کے نکنے کے لیے کوئی جگہ ہوگی اور اس سے زیادہ اس علاقے کے مکینوں کا حق ہے جو کہ ساری زندگی بڑی مشکل سے ندی کو کنولڈ کر کے مٹی اس میں بھر کر کے باغات بناتے ہیں باغات میں تیس سال سے بڑے ہو گئے اب پانی کی وجہ سے خشک ہو گئے ہیں thank you

جناب اسپیکر: مہربانی جی جان محمد بلیدی صاحب!

جان محمد بلیدی: جناب اسپیکر! اہم تحریک انتو ہے بحث کے لیے ۱۹۸۸ اور ۱۹۸۵ خشک سالی پر بحث اور اس کی انتہائی اہم ضرورت ہے کیونکہ ایک تو خشک سالی نے بلوچستان کی پوری معیشت کو تباہ کر دیا ہے اور اپر سے ہماری غیر دانشمندانہ پالیسیوں میں جس طرح جعفرخان مندوخیل نے کہا کہ جو وسائل ہمیں دستیاب ہیں یا جو امداد ہمیں ملتی ہیں، ہم اسکا غلط استعمال کرتے ہیں اسکی بھی ایک بڑی وجہ ہوتی ہے کہ وہ دن بہ دن مشکلات میں اضافے کا باعث بتتا ہے یہ تمام چیزیں اپنی جگہ جناب اسپیکر! بلوچستان میں گزشتہ ۸ سالوں سے اس قحط اور خشک سالی میں متلا ہے گزشتہ سال جو بارشیں ہوئیں قدرے لوگوں نے سکون کا سانس لیا اور بعض خوش فہمیاں بھی ہوئیں کہ قحط سالی مل گئی لیکن خشک سالی اور قحط کی جو بوبلوچستان میں منڈلارہی ہے وہ ابھی تک اسی شکل میں موجود ہے ایک سال کی ایک بارش سے کئی بھی قحط سالی ختم نہیں ہوتی اور بلوچستان میں بھی اگر ایک بارش پچھلے سال ہوئی اس نے قحط سالی کو ختم نہیں کیا بلکہ قدرے لوگوں کو سانس لینے کا موقع دیا لیکن اسکا جو عذاب بلوچستان پہ ہے جس نے بلوچستان کی پوری معیشت کو پوری

لائیو اسٹاک کو پورے جنگلات کو تھس نہیں کر دیا ہے اور لوگ دن بدن غربت کی لکیر سے نیچے کی طرف جا رہے ہیں جناب والا! بلوچستان کے قومی اخبار میرے ہاتھ میں ہے انتخاب جو بلوچستان میں بہت زیادہ پڑھا جاتا ہے گزشتہ دنوں اس میں ایک مضمون اسماعیل ھوسہ کا چھپا ہے ان سے عنوان دیا ہے اس سے قحط سالی کا اندازہ ہوتا ہے اس نے دیا ہے بلوچستان ہتھوپیا سے چند قدم کے فاصلے پر اور اس نے جو منظر کشی کی ہے اور اس مضمون میں بلوچستان کے مسائل کو جستر اجاگر کرنے کی کوشش کی ہے وہ ہمارے لیے انتہائی اہم ہے جناب اسپیکر! بلوچستان میں اس قحط نے جہاں ہمارے تمام علاقوں کو متاثر کیا وہاں گوادر کو بھی اس نے نہیں چھوڑا بھی گوادر کی میں ایک دو مثالیں آپ کو دوں گاہ میں خود وہاں گیا آپ حیران رہ جائیں گے کہ گوادر ۵۱ ہزار ۲ سو کلومیٹر پر پھیلا ہوا وہ ضلع ہے جس پر ہم فخر کرتے ہیں اور ہمارے حکمران ترقی کے گن گار ہے ہیں لیکن آپ دیکھیں گے اخبارات کو اچھی دیکھے تو پچھلے میئنے گوادر کے حوالے سے ناظم گوادر نے تین چار اشتہار دیئے کہ گوادر میں پانی کا نگین مسئلہ ہے اس نے صوبائی حکومت اور مرکزی حکومت کی توجہ وہاں دلانے کی کوشش کی ہے جہاں ہم ترقی کی بات ہے جہاں ہم ایک بین الاقوامی منڈی قائم کرنے کی بات کر رہے ہیں جہاں ہم لوگوں کو سبز باغ دکھار ہے ہیں لیکن آپ حیران ہونگے جناب! ایک خبر ہے کہ گزشتہ دنوں ایک گاؤں میں ایک بچی کی ہلاکت ہوئی تو اس کو غسل دینے کے لیے پانی نہیں تھا اور وہ پانی گاؤں میں جو مختلف گھر ہیں ان سے تھوڑا تھوڑا لیکر یہ عمل پورا کر دیا گیا جناب اسپیکر! میں ایک اور بات آپ کو کہوں جب مجھے یہ خبر ملی تو میں نے کہا یہ جھوٹ ہے شاید اسی طرح آپ بھی سمجھے لیکن میں نے خود لوگوں سے پوچھا کہ گوادر واحد ضلع ہے جہاں پینے کا پانی پیٹیوں میں بند کر دیا جاتا ہے کہ بنچے اسکو خراب نہ کریں ہاتھ نہ لگائے اس سے آپ کو اندازہ ہو گا کہ پانی کی وہاں کیا صورت حال ہے اور ہمارے حکمران دیگر تمام بڑے گن گار ہے ہیں کہ گوادر ترقی کے دہانے پر اور ابھی یورپ بننے والا ہے یہاں کار و بار ہو گا بلوچستان خوشحال ہو گا ہم رو رہے ہیں کہ باہر کی آبادی آئیگی جناب والا! یہ گوادر کی جو مثال تھی وہ پورے بلوچستان کی بنیادی طور پر نمائندگی کرتا ہے کہ خشک سالی نے بارشوں کے نہ ہونے اور ہماری غلط حکمت عملی نے کیا کیا مسائل جنم دیئے ہیں ابھی آپ دیکھیں گے کہ مستونگ، خاران، چاغی، آواران، بیله، قلات، خضدار، کراں، اور پشتون علاقے تمام اسکی زد میں ہے

بیلہ خپدار کے لوگ دادا اور لاڑکانہ کی طرف جا رہے ہیں لیکن ہم جب یہاں دیکھتے ہیں تو ڈراؤٹ کی حوالے سے جو ہمیں ملا آیا ہم نے اسکا کیسے استعمال کیا اور آپ دیکھیں جو غربت کی لکیر ہے آپ کو حیرانگی ہو گئی کہ پورے پاکستان میں بلوچستان میں زیادہ ہے۔ کل رات ٹی وی پا ایک خبر تھی ایک مذکورہ چل رہا تھا تو اس نے اس میں کہا کہ ۳۵ فیصد ہے اس وقت آبادی غربت کی لکیر سے نیچے لیکن بلوچستان میں یو این اور دوسرے دیگر اداروں کی جوئی روپورٹس ہیں اس میں ۵۰ فیصد سے تجاوز کر چکا ہے۔

جناب والا! ہمارے سابقہ وزیر اعظم ظفر اللہ جمالی جب کوئی تشریف لائے تو گورنر ہاؤس میں انہوں نے وضع طور پر کہا کہ قحط سالی کے حوالے سے بلوچستان کے جو مطالبات ہیں یا صوبائی حکومت نے جس پیشیج کام مطالبه کیا ہے ان کو اس صورتحال میں اس دور میں ہم بلوچستان کو اکیلانہیں چھوڑیں گے جناب ظفر اللہ جمالی کیسا تھا کیا ہوا اسکا افسوس لیکن اگر بلوچ کئی بہتر سوچتا ہے تو اسکو مشکلات کا سامنا کرنا پڑے گا یہ تو ایک حقیقت ہے اپنی جگہ لیکن وفاقی حکومت نے اس وقت ہم دیکھیں گے ہمیں ایک ارب روپے دیا دوارب کا اعلان ہوا ایک ارب کا اعلان ابھی دوبارہ جو دوسری ارب تھا جو ہمیں ملے گا اسکا ابھی اعلان ہوا ہے۔

جناب اسپیکر: ذرا مختصر کریں۔

جان محمد بلیدی: جناب! بالکل مختصر کروں گا ابھی کچھ نہیں رہ گیا ہے ابھی آپ دیکھیں گے یہ جو دوارب ہیں آج ایک ارب کی جو بات ہو رہی تھی وہ تو ہمارے سامنے آگئی کہ اس کا کس قدر نے صحیح اور منصفانہ انداز میں انصاف کے ترازو کو ہاتھ میں رکھتے ہوئے اسکی تقسیم کی ہے اور لوگوں کو خشک سالی کی وجہ سے جو مشکلات درپیش تھیں کس قدر ہم نے انکو کم کر دیا ہے اس پر تو تقدیم ہر اجلاس میں ہوتی ہے اور ہم آپ سب سنتے چلے آ رہے ہیں اور اس پر آپ نے کافی بار رونگ دی تھی کہ اسکو بہتر کیا جائے لیکن اسکے علاوہ آپ دیکھیں گے۔ کہ میں الاقوامی دیگر اداروں کی طرف سے بھی خشک سالی اور جو قحط سالی بلوچستان کو اپنی لپیٹ میں لے رہی ہے اس سنجیدہ مسئلے کو حل کرنے کے لئے اس کو کم کرنے کے لئے جو امدادی جارہی ہے جو سپورٹ ملی ہے مختلف شکلوں میں۔ اس کا کہاں تک ہم لوگوں نے صحیح استعمال کیا ہے ابھی بات صرف یہ نہیں ہے کہ ہم کس طرح امداد دیں گے ہم سمجھتے ہیں کہ بلوچستان کو اس آفت سے نجات

دلانے کے لئے ایک ارب روپے کا جو نیا اعلان کیا ہے وہ کچھ بھی نہیں ہے وہ اونٹ کے منہ میں زیرہ کے مصدقہ کے برابر ہے ہمیں چاہئے کہ ہم اس کا زیادہ مطالبہ کریں اور اس قرارداد کے ذریعے ہم وفاقی حکومت کو یہ بات پہنچائیں کہ بلوچستان جس مشکلات میں ہے ہماری آپس میں اپنی کشمکش کے علاوہ جو بلوچستان کے عوام بلوچستان کے چروہے بلوچستان کے مزدور بلوچستان کے کسان جس مشکلات اور کرب میں مبتلا ہیں اس کو نکالنے کے لئے ہمیں یہ آواز اور پر تک لے جانی چاہئے۔ اور ایک ارب سے کچھ نہیں ہو گا اس کو مزید زیادہ بڑھا کر بلوچستان کے مسائل کو حل کرنے کے لئے ایک سنجیدہ کوشش کی جانی چاہئے اس کے ساتھ ساتھ میری اپنے حکمرانوں سے بھی یہی التجاہ ہے کہ وہ بہتر پلانگ کریں اور جو یہ آپس میں کشمکش ہے اس کو اقرار با پروری اور اس قسم کے دیگر مسائل سے اپنے آپ کو چھکا را دلائیں ایک بلوچستانی کی حیثیت سے ایک انسان کی حیثیت سے وہ سوچیں اور جہاں مشکلات ہیں مسائل ہیں ان کو حل کرنے کی کوشش کریں اور ایسا نہ ہو کہ آٹھ ارب روپے کوئی کے لئے آجائیں وہ بھی نظر نہ آئیں اور ایک ارب روپے جو بلوچستان کی خشک سالی کے لئے آئیں وہ بھی آپ کو کہیں دور بین لگا کر بھی نظر نہ آئیں۔

جناب اپسیکر: اس وقت جناب نسیم تریاںی صاحب، شاہ زمان رند صاحب اور چکوں صاحب ہے۔

زیارت وال صاحب بھی ہو گئے ہیں چار ہو گئے۔ آذان بھی ہو گئی ہے۔ نسیم تریاںی صاحب!

محمد نسیم تریاںی: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ شکر یہ جناب اپسیکر! آپ نے مجھے تحریک التوانہ نمبر ۱۳۸۱ اور ۱۵۱ پر بولنے کا موقع دیا، ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ آج جس اہم تحریک التوانہ پر بحث ہو رہی ہے اس ایوان میں منسٹرا گیر لیکچر منسٹر لائیو سٹاک اس طرح اریکیشن ہوتے۔

جناب اپسیکر: بھائی کورم کم ہے مولوی نور محمد صاحب نے کہا ہے۔ نسیم صاحب آپ تشریف رکھیں۔ گنتی کی گئی۔

محمد نسیم تریاںی: اپسیکر صاحب! پندرہ میں منٹ تک جاری رکھیں نماز کے وقت تک۔

جناب اپسیکر: کیا کیا جائے جمالی صاحب؟

میر عبدالرحمن جمالی (وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی): نماز کا وقفہ کر لیں۔

جناب اسپیکر: پندرہ منٹ نماز کا وقفہ ہے۔ اس کے بعد آپ کورم پورا کریں ورنہ اجلاس ختم کر لیں گے۔  
 (اجلاس کی کارروائی نماز کے وقفہ کے لئے ملتوی ہو گئی اور دو بارہ چار بجکر پچھپن منٹ پر زیر صدارت  
 جناب اسپیکر شروع ہوئی)

جناب اسپیکر: پانچ منٹ کورم بل بجائی جائے۔ (کورم بل بجائی گئی)  
 اس دفعہ بھی بلوچستان اسمبلی نے سب سے پہلے اپنے جو اجلاس کے دن تھے وہ پورے کئے گئے آج اے  
 دن ہے۔ جی۔ یہ جو اعداد و شمار ہیں آپ پر لیں کو دے دینا۔ اب گورنر صاحب کا حکم پڑھ کر سنائیں۔

محمد خان مینگل (سیکرٹری اسمبلی):

### Order

In exercise of the powers conferred on me by clause (b) of article 109 of the constitution of the Islamic Republic of Pakistan, 1973 I, Owais Ahmed Ghani, Governor of Balochistan hereby prorogue the session of Provincial Assembly of Balochistan on Monday 18th October 2004, after the session over.

Sd/-

(Owais Ahmed Ghani)

Governor Balochistan.

جناب اسپیکر: اب اسمبلی کا اجلاس غیر معینہ مدت کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔  
 (اسمبلی کا اجلاس پانچ بجے شام غیر معینہ مدت کے لئے ملتوی ہو گیا)

